WATTAN
The Urdu Daily

روزنامہ

وطن

بڈگام

منگلوار
28 اکتوبر 2025
TUESDAY
28 OCTOBER - 2025

صفحہ 08 سڈنی میں آسٹریلیائی گیند باز رو۔کو کو روکنے میں ناکام

صفحہ 08 روینہ ٹنڈن، حسن، عزم اور فن کی درخشاں داستان

The Urdu Daily WATTAN Budgam ■ RNI No. JKURD/2011/37141 ■ ■ جلد: 15 ■ شمارہ نمبر: 252 ■ صفحات: 08 ■ قیمت: 02 روپے ■

لیفٹننٹ گورنر نے گرلز ہائیر اسکنڈری کوٹھی باغ میں ''ڈریم سکول پروجیکٹ'' کا کیا افتتاح

پروجیکٹ کشمیر اور کیرالہ کے درمیان فاصلہ کو کم کرے گا

جموں وکشمیر کی تقدیر اس کے نوجوانوں کے ہاتھ میں وجوانوں کی تخلیقی صلاحیتیں اور ہمت خطے کی ترقی کا تعین کرے گی/منوج سنہا

سرینگر،27 اکتوبر،سی این آئی،جموں وکشمیر کی تقدیر اس کے نوجوانوں کے ہاتھ میں ہے کا اعلان کرتے ہوئے لیفٹنٹ گورنر منوج سنہا نے کہا کہ نوجوانوں کی تخلیقی صلاحیتیں اور ہمت خطے کی ترقی کا تعین کرے گی۔انہوں نے بچوں پر زور دیا کہ وہ بڑا سوچیں، بڑے خواب دیکھیں، اور اپنے تعلیمی سفر میں جرات مندانہ قدم اٹھائیں۔سی این آئی کے مطابق لیفٹنٹ گورنر منوج سنہا نے گرلز ہائیر اسکنڈری اسکول کوٹھی باغ سرینگر میں ڈریم سکول پروجیکٹ کا افتتاح کیا جو سال 2023 میں گورنمنٹ گرلز ہائی اسکنڈری کوٹھی باغ میں فضل اور شبانہ فاؤنڈیشن کے

تعاون سے شروع کیا گیا تھا۔اس موقعہ پر منتظمین کو مبارک باد پیش کرتے ہوئے لیفٹنٹ گورنر منوج سنہا نے اپنے خطاب میں کہا کہ یہ ہر بچے کے لیے عالمی معیار کی تعلیم کو یقینی بنانے اور ان کے لیے بڑے خواب دیکھنے کے لیے ترقی پسند ماحول کے لیے ہمارے عزم کا ثبوت ہے۔انہوں نے کہا/102

قوم کسی سیاسی پارٹی کی محتاج نہیں ہے

نیشنل کانفرنس لوگوں کے جذبات اور احساسات کی قدر کرنے میں ناکام/آغا روح اللہ

سرینگر،27 اکتوبر،اے پی آئی،قوم کسی سیاسی پارٹی کا محتاج نہ ہونے اور اپنے وجود کی لڑائی خود لڑنے کا عندیہ دیتے ہوئے سرینگر گاندربل، بڈگام حلقے کے ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ کشمیر کے لوگوں نے اپنے مسائل کے حل کے لئے ایک پارٹی کو واضح اکثریت دیکر منتخب کیا تھا تاہم یہ پارٹی لوگوں کے جذبات احساسات کی قدر کرنے میں ناکام ثابت ہوگئی ہے۔اے پی آئی نیوز کے مطابق سرینگر، گاندربل، بڈگام/101

چیف سیکریٹری کی سربراہی میں قائم کی گئی کمیٹی کی رپورٹ ملنے کے بعد مستقل نوکریاں فراہم کی جاسکتی ہیں

ذات اور مذہب کی بنیاد پر معاوضہ فراہم نہیں کرینگے بلکہ نقصان کو دیکھ کر مدد کی جائیگی/ وزیر اعلیٰ

سرینگر،27 اکتوبر،اے پی آئی،عارضی ملازمین کو چیف سیکریٹری کی سربراہی میں قائم کی گئی 6 رکنی کمیٹی کی رپورٹ مکمل ہونے اور سرکاری کو پیش کرنے کے بعد اس کا جائزہ لینے کے بعد اقدامات اٹھانے کا عندیہ دیتے ہوئے جموں وکشمیر کے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ سیلاب سے متاثرہ کنبوں کو مذہب یا ذات کی بنیاد پر امداد فراہم نہیں کیا جائے گا بلکہ نقصان کی بنیاد پر ان کی مدد کی جائے گی۔مرکزی سرکار کے پیکیج کا انتظار کر رہے ہیں اور متاثرہ کنبوں کو امداد فراہم کرنے میں ایک منٹ بھی ضائع نہیں کیا جائیگا۔اے پی آئی نیوز کے مطابق اسمبلی اجلاس کے حاشیے پر پُرہجوم پریس کانفرنس کے دوران جموں وکشمیر کے وزیر اعلیٰ نے مختلف سوالوں کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ سرکار لوگوں/103

ہوائی اڈے کی تجویز کا جائزہ لینے کیلئے مرکز کی اعلیٰ سطح کی ٹیم منگل کو کشتواڑ پہنچے گی

جائزہ مکمل کرنے کے بعد، ٹیم اپنی رپورٹ پیش کرنے کیلئے نئی دہلی واپس آئے گی/ جتندر سنگھ

سرینگر،27 اکتوبر،سی این آئی،ہوائی اڈے کی تجویز کا جائزہ لینے کیلئے مرکزی شہری ہوا بازی کی اعلیٰ سطح کی ٹیم منگل کو کشتواڑ پہنچے گی کی بات کرتے ہوئے مرکزی وزیر جیتیندر سنگھ نے کہا کہ جائزہ مکمل کرنے کے بعد، ٹیم اعلیٰ حکام کو اپنی رپورٹ پیش کرنے کیلئے نئی دہلی واپس آئے گی، جس کے بعد اس منصوبے کے لیے اگلے اقدامات کو حتمی شکل دی جائے گی۔سی این آئی کے مطابق مرکزی وزیر جیتندر سنگھ نے کہا کہ شہری ہوا بازی کی وزارت اور ایئر پورٹ اتھارٹی آف انڈیا

کی ایک 5 رکنی اعلیٰ سطحی ٹیم منگل کو کشتواڑ کے دو روزہ دورے پر پہنچے گی تاکہ مرکز کی اڑان (اُڑے دیش کا کا) اسکیم کے تحت مجوزہ ہوائی اڈے کے منصوبے کا جائزہ لے سکے۔ایکس پر ایک پوسٹ میں انہوں نے لکھا'' ٹیم کے دورے کا

مقصد ہوائی اڈے کی تجویز کی فزیبلٹی اور موجودہ صورتحال کا جائزہ لینا ہے''۔انہوں نے کہا'' اپنا جائزہ مکمل کرنے کے بعد، ٹیم اعلیٰ حکام کو اپنی رپورٹ پیش کرنے کے لیے نئی دہلی واپس آئے گی، جس کے بعد اس منصوبے کے لیے اگلے اقدامات کو حتمی شکل دی جائے گی''۔انہوں نے کہا کہ یہ اقدام دور دراز اور دور دراز علاقوں کی ترقی کو یقینی بنانے پر وزیر اعظم مودی کی خصوصی توجہ کی عکاسی کرتا ہے۔انہوں نے کہا'' دور دراز علاقوں/104

ملک بھر میں ووٹر لسٹ کی ’خصوصی گہری نظر ثانی‘ کی تیاری مکمل، الیکشن کمیشن کا اعلان

سرینگر،27 اکتوبر،وی او آئی،الیکشن کمیشن ایک اہم پریس کانفرنس میں ووٹر لسٹ کی خصوصی گہری نظر ثانی (ایس آئی آر، اسپیشل انٹینسیو ری ویژن) کے آغاز کا اعلان کیا۔کمیشن کے مطابق، یہ عمل ملک بھر میں ووٹر لسٹوں کو شفاف بنانے کے مقصد سے کیا جا رہا ہے۔تاہم، ابھی تک یہ واضح نہیں کہ ایس آئی آر پورے ملک میں بیک وقت شروع ہوگا یا ابتدائی طور پر صرف ان ریاستوں میں جن/105

چیف سیکرٹری نے ویجی لنس بیداری ہفتہ کے موقعہ پر دیانتداری کا عہد کروایا

سرینگر،انفو،چیف سیکرٹری اٹل ڈولو نے نیشنل ویجی لنس بیداری ہفتہ 2025 کے سلسلے میں سول سیکرٹریٹ کے افسران اور ملازمین کو دیانتداری کا عہد کروایا۔سینٹرل ویجی لنس کمیشن (سی وی سی) کی طرف سے اعلان کردہ ملک گیر مہم 27 اکتوبر سے 2 نومبر 2025 تک منائی جارہی ہے جو سردار ولبھ بھائی پٹیل کی یوم پیدائش کے موقع سے ہم آہنگ ہے۔اس برس کا موضوع ''جوابدہی: ہماری مشترکہ ذمہ داری''، سرکاری انتظامیہ میں دیانت داری، شفافیت اور جوابدہی کو فروغ دینے میں اجتماعی کوششوں کی اہمیت کو اُجاگر کرتا ہے۔تقریب باضابطہ طور پر آج صبح 11 بجے شروع ہوئی جس میں ملک بھر کے تمام سرکاری محکموں، پبلک سیکٹر انڈر ٹیکنگز (پی ایس یوز)، خود مختار اداروں اور دیگر تنظیموں کے تمام ملازمین نے ایمانداری کا عہد لیا۔عہد نامہ لے کر، افسران اور ملازمین نے اخلاقی معیارات کو برقرار رکھنے اور عوامی خدمت میں رشوت سے پاک ماحول کو فروغ دینے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔ویجی لنس بیداری مہم کے تحت ہفتہ بھر کی سرگرمیوں کا مقصد ملازمین اور شہریوں کو حکمرانی میں ایمانداری اور دیانتداری کی اہمیت کے بارے میں یکساں طور پر آگاہ کرنا۔اس موقعہ پر مختلف بیداری پروگراموں، ورکشاپوں/106

ہائی وے بند ہونے سے زراعت ومنسلک شعبوں کو

209 کروڑ کا نقصان۔جاوید ڈار

سرینگر،انفو،وزیر برائے زراعت جاوید احمد ڈار نے ایوان کو بتایا کہ حالیہ لینڈ سلائیڈز اور اچانک سیلاب کے باعث قومی شاہراہ بند ہونے سے زراعت ومنسلک شعبوں کو تقریباً 209 کروڑ روپے کا نقصان ہوا ہے۔انہوں نے ایوان کو بتایا کہ ''ری سٹرکچرڈ ویدر بیسڈ کراپ انشورنس سکیم'' کے تحت سیب، زعفران، آم اور لیچی فصلوں کو بیمہ کور فراہم کرنے کے لئے مطلع کیا گیا ہے دیا گیا ہے اور بیمہ کمپنی کے انتخاب کا عمل جاری ہے۔جاوید ڈار نے مزید بتایا کہ

جموں وکشمیر میں اس وقت 2.92 لاکھ میٹرک ٹن کنٹرولڈ ایٹماسفیئر (سی اے) سٹوریج کی صلاحیت ہے جبکہ ضرورت 6.00 لاکھ میٹرک ٹن کی ہے۔آئندہ پانچ سال میں اس صلاحیت میں اضافہ کیا جائے گا۔انہوں نے کہا کہ ''پلوامہ اور راجپورہ فروٹ/110

وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے 2025 کے سیلاب سے متاثرہ لوگوں کیلئے

مساوی اِمداد کی فراہمی کے عزم کا اعادہ کیا

اِمداد کی تقسیم میں کوئی سیاست یا علاقائی جانبداری نہیں ہوگی۔وزیر اعلیٰ

سری نگر،انفو،وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے جموں وکشمیر قانون ساز اسمبلی کے جاری خزاں سیشن کے وقفہ سوالات کے دوران مداخلت کرتے ہوئے بے زمین افراد کے لئے زمین کی الاٹمنٹ اور مختلف خطوں میں حالیہ نقصانات کے ازالے کے لئے امداد کی تقسیم کے بارے میں اپنی حکومت کے موقف کو دہرایا۔رُکن قانون ساز اسمبلی شیام لال شرما کی جانب سے ممبر اسمبلی پون کمار گپتا کی طرف سے اُٹھائے گئے/109

ڈوڈہ کے ممبر اسمبلی معراج ملک کی پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت گرفتار

جموں وکشمیر قانون ساز اسمبلی میں ہنگامہ آرائی، نظر بندی پر بحث کا کیا گیا مطالبہ

سرینگر،27 اکتوبر،سی این آئی،جموں وکشمیر کی قانون ساز اسمبلی میں سوموار کو اس وقت ہنگامہ آرائی دیکھنے کو ملی جب پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت نظر بند ڈوڈہ کے ممبر اسمبلی معراج ملک کا معاملہ گونج اٹھا۔سی این آئی کے مطابق جموں وکشمیر کی قانون ساز اسمبلی میں پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت عام آدمی پارٹی کے ممبر اسمبلی معراج ملک کی نظر بندی کے معاملے پر ہنگامہ ہوا۔بانہال سے نیشنل کانفرنس کے ممبر اسمبلی سجاد شاہین نے ڈوڈہ کے ممبر اسمبلی کی گزشتہ ماہ سخت ایکٹ کے تحت حراست پر ایک گھنٹے کی بحث کا مطالبہ کیا۔تاہم اودھم پور ایسٹ سے بی جے پی ممبر اسمبلی آر ایس پٹھانیا نے کہا کہ پی ایس اے کی درخواست کرنا ضلع مجسٹریٹ کا اختیار ہے۔اس کی وجہ سے ٹریژری بنچوں کے بہت سے ممبران اور لنگیٹ سے عوامی اتحاد پارٹی کے واحد ممبر اسمبلی شیخ خورشید نے ہنگامہ کیا۔اراکین اپنی نشستوں پر کھڑے تھے۔اسپیکر عبدالرحیم راتھر اپنی کرسی سے اٹھے اور ارکان کو اپنی نشستوں پر بیٹھنے کی ہدایت کی۔اسی دوران شوپیان سے آزاد ممبر اسمبلی شبیر کلے نے احتجاج کیا اور ایوان کے کنویں میں گھسے/108

ہندوستان کی ترقی کے ثمرات ہر گھر تک پہنچیں گے/نرملا سیتارامن

سرینگر،27 اکتوبر،سی این آئی،ہندوستان کی ترقی کے ثمرات ہر گھر تک پہنچیں گے کا اعلان کرتے ہوئے وزیر خزانہ نرملا سیتا رامن نے کہا کہ وکست بھارت کا راستہ ہمارے دیہاتوں سے ہوکر گزرے گا۔سی این آئی کے مطابق وزیر خزانہ نرملا سیتارامن نے کہا کہ وکست بھارت کا راستہ نہ صرف شہروں یا صنعتی مرکزوں میں بنایا جائے گا بلکہ ہمارے دیہاتوں میں بنایا جائے گا۔سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر پوسٹس کی ایک سیریز/107

100 کروڑ لاگت والے پہلگام گنڈولا پروجیکٹ کے کام میں دہشت گردانہ حملہ ہوا حائل

NIA کی منظوری کے بعد کام دوبارہ شروع ہوگا

آف بیٹ سیاحتی مقامات کو فروغ دینے کیلئے مرکز سے کوئی خصوصی گرانٹ مختص نہیں: وزیر سیاحت

سری نگر،۲۷ اکتوبر،جے کے این ایس،جموں وکشمیر حکومت نے پیر کو کہا کہ پہلگام میں مجوزہ گونڈولا پروجیکٹ کو روک دیا گیا ہے کیونکہ عمل کرنے والی ایجنسی کو زمینی سروے اور تکنیکی مطالعہ دوبارہ شروع کرنے کے لیے قومی تحقیقاتی ایجنسی (این آئی اے) کی اجازت کا انتظار ہے۔جے کے این ایس کے مطابق وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ جن کے پاس وزارت سیاحت کا چارج بھی ہے، نے ایوان کو بتایا کہ جموں وکشمیر کیبل کار کارپوریشن (JKCCC) نے ٹینڈرز کو

حتمی شکل دی ہے اور تفصیلی پروجیکٹ رپورٹ (ڈی پی آر) کی تیاری اور متعلقہ کام کیلئے ایک کنسلٹنٹ کے ساتھ ایک معاہدے پر دستخط کیے ہیں۔انہوں نے کہا کہ 22 اپریل کے پہلگام دہشت گردانہ حملے کے بعد پابندیوں کے بعد یہ عمل رک گیا تھا۔وزیر سیاحت نے کہا کہ 1.4 کلومیٹر کے روپ وے پراجیکٹ کیلئے صف بندی کی پہلے ہی نشاندہی کی جا چکی ہے، جس میں یاتری نواس کے قریب نچلا ٹرمینل پوائنٹ اور اوپری ٹرمینل پوائنٹ بایسران ہے۔تقریباً 9.13 ہیکٹر اراضی، جو محکمہ جنگلات کی ہے، اس منصوبے کے لیے مختص کی گئی ہے، جس کی لاگت کا تخمینہ 100 سے 120 کروڑ روپے کے درمیان ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ ایجنسی نے ٹپوگرافیکل/111

اہم اداروں کی جانب سے فراہم کی گئی رقومات خرچ نہ کرنے کے

باعث لوگ پریشانیوں میں مبتلا

پینے کے پانی کی قلت، بجلی کی عدم دستیابی، سڑکوں کی خستہ حالت انتظامیہ کی کارکردگی پر سوالیہ نشان

سرینگر،27 اکتوبر،اے پی آئی،بنیادی سہولیات کی فراہمی کے حوالے سے وادی کشمیر میں لوگ سراپا احتجاج اور انتظامیہ کی غفلت اور لاپرواہی پر غم وغصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ سڑکوں کی خستہ حالت پینے کے پانی کی قلت، طبی سہولیت کا فقدان شباب پر ہے اور متعلقہ اداروں کی جانب سے لوگوں کو بہتر سہولیات فراہم کرنے کے لئے اقدامات نہ اٹھانا حیران کن ہے۔اے پی آئی نیوز کے مطابق وادی کشمیر میں رواں سال کے مالی بجٹ پاس ہونے کے بعد عوامی حلقوں نے اس بات پر اطمنان کا اظہار کیا تھا کہ سرکار نے تمام اداروں کے لئے اچھی خاصی رقومات مختص کی ہے اور زمینی سطح پر ان رقومات کو خرچ کرنے سے عوام کو بہتر سے بہتر سہولیات دستیاب ہونگی۔ماضی کی طرح لوگوں کو نہ تو سڑکوں پر آنا پڑیگا اور نہ ہی بنیادی سہولیات کی عدم دستیابی جاری رہے گی۔رواں برس کے دس ماہ مکمل ہونے جا رہے ہیں اور ان دس ماہ کے دوران صوبائی انتظامیہ کی جانب سے عوام کو بہتر سے بہتر سہولیات فراہم کرنے کے لئے کس حد تک اقدامات اٹھائے گئے ہے یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔حال ہی میں گورنمنٹ ویب سائٹ سے جو تفصیلات سامنے آئے ان کے مطابق رواں برس کے آٹھ ماہ کے دوران اداروں نے فراہم کی گئی رقومات کا تیس سے چالیس فیصد خرچ کیا ہے اور ساٹھ سے ستر فیصد رقومات خرچ کرنا ابھی باقی ہے۔اگرچہ سرمائی راجدھانی جموں میں تعمیر وترقی کے کام نومبر کے بعد بھی جاری رہ سکتے ہے تاہم وادی کشمیر میں درجہ حرارت میں کمی آنے کے بعد تعمیراتی سرگرمیاں جاری رکھنا مشکل ہی نہیں ناممکن بن جاتا ہے۔جل جیون مشن اسکیم کے تحت جموں وکشمیر میں بھی ہر گھر تک جل اور نل پہنچانا تھا تاہم وادی کشمیر کی ایک تہائی آبادی پینے کے پانی سے محروم ہے یا انہیں دن میں صرف ایک بار پانی فراہم کیا جاتا ہے، جب کہ آبادی کی ایک بڑی تعداد آلودہ پانی استعمال کرنے پر مجبور ہورہی ہیں۔جل شکتی محکمہ کس حد تک عوام کو پینے کا صاف پانی فراہم کرنے میں ناکام ثابت ہوا ہے اس پر پردہ ڈالنے کی گنجائش نہیں ہے۔اب وادی کشمیر میں آلودہ پانی استعمال کرنے کے باعث ہیپاٹائٹس کا مرض تیزی کے ساتھ بڑھ رہا ہے پہلے یہ مرض جنوبی کشمیر کے کولگام ضلع کے کئی علاقوں تک محدود تھا اب شمالی کشمیر بانڈی پورہ کے ارن علاقے میں بھی اس مرض نے کئی لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہیں اور اس کی بنیادی وجہ آلودہ پانی استعمال کرنا بتایا جا رہا ہے/112

The Urdu Daily
WATTAN
وطن

اخلاقیات کا جنازہ:

جواب دہ کون؟ حل کیا ہے؟

ملک میں جنسی تشدد اور زیادتی کے بڑھتے واقعات لمحہ فکریہ ہیں

تحریر....
عابدہ فرحین

نظریاتی مملکت ہے جس کو اگست **2021** میں وجود میں آئے ہوئے **74** سال گزر چکے ہیں۔ اس مملکت کے باسیوں کو اچھی طرح معلوم ہے کہ اس ملک کی بنیادیں مٹی اور پتھر سے نہیں بلکہ ان کے آباء واجداد کی قربانیوں اور بہت عظیم جذبوں سے سینچی گئی ہیں۔ یہ ملک اس کرہ ارض پر ایک منفرد حیثیت کا حامل ہے اور یہ جس نظریے پر قائم ہوا، اس نے آج سے چودہ سو سال پہلے اس نوع انسانی کو بلا صنفی امتیاز کے انسانیت کی معراج پر فائز کر دیا تھا۔

اس مملکت کی تعمیر و تخلیق میں دونوں اصناف نے یکساں طور پر حصہ لیا۔ اس مملکت کو بنانے والوں میں صرف مرد ہی ہیرو نہیں بلکہ خواتین بھی شامل ہیں، جنہوں نے نہ صرف اس وقت بلکہ بعد میں بھی شانہ بشانہ اپنا کردار ادا کیا۔ ''بی اماں'' کو کون نہیں جانتا؟ محترمہ فاطمہ جناح، بیگم محمد علی، بیگم سر شاہنواز جیسے اور بہت سے نام شامل ہیں۔ محترمہ فاطمہ جناح تو اپنے بھائی کے ساتھ شانہ بشانہ تھیں اور بعد میں بھی ان کے مشن کو لے کر چلتی رہیں۔ قائد اور اقبال کے خواب کو پورا کرنے کی اس جدوجہد سے ہی ہماری تاریخ مزین ہے۔

لیکن یہ کیا ہوا کہ آج **74** سال بعد بھی ان کے اس خواب کی تعبیر کو ہم پاکستان کی سرزمین پر ہی سبوتاژ کرتے چلے جا رہے ہیں اور اس صورتحال کی گواہی میں نہ صرف زینب کیس، نہ صرف موٹر وے پر خاتون کے ساتھ زیادتی جیسے حادثات بلکہ اس جیسے بہت سے واقعات چیخ رہے ہیں۔

یہ بات عقل سے ماورا ہے کہ ایک عظیم نظریے کی بنیاد پر کھڑی ہونے والی قوم کی اگلی نسل نے کیسے اس کی اقدار و روایات، اس کی تہذیب اور اس کی اخلاقیات کا جنازہ نکال دیا۔ حالانکہ یہ ناممکن ہے کہ بیج کسی اور چیز کے ڈالے جائیں اور فصل کسی اور چیز کی نکلے۔ لیکن ہماری روبہ زوال صورتحال نے اس ناممکن کو بھی ممکن کر دیا۔ اگر ہم ایک دردمند دل رکھتے ہیں اور اپنی قوم کو وینٹی لیٹر سے واپس لانا چاہتے ہیں تو ہمیں اس کی وجوہ ڈھونڈنی ہوں گی، اس کا حل سوچنا ہوگا اور آگے بڑھ کر اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔

ممکنہ وجوہات

اگر ہم اس صورتحال کی وجہ جہالت اور ناخواندگی کو گردانتے ہیں تو یقیناً یہ بھی ایک وجہ ہو سکتی ہے۔ قائداعظم نے اپنے ابتدائی فرمان میں کہا تھا:

''تعلیم ہر ایک کیلئے لازمی قرار دی جائے گی۔''

لیکن حکومتیں آتی رہیں اور جاتی رہیں، نہ ہی تعلیم ہر ایک کیلئے لازم ہوئی، نہ ہی شرح خواندگی میں تیز رفتاری آئی۔ ورلڈ بینک کے مطابق پاکستان میں شرح خواندگی کا تناسب درج ذیل ہے:

اس وقت ہمارا خواندگی کا تناسب **60** فیصد تک پہنچا ہے اور یہ سب اچھی طرح جانتے ہیں کہ اس میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو صرف اپنا نام لکھنا جانتے ہیں۔

مزید افسوسناک صورت حال یہ ہے کہ سرکاری سطح کے اسکول، کالجز، جامعات اور تعلیمی بورڈ سب کا انفرااسٹرکچر نہ صرف تباہ حال ہے بلکہ سال بہ سال روبہ زوال ہے (کہیں کم کہیں زیادہ لیکن اس سے انکار ممکن نہیں) تو تعلیم سے پیدا ہونے والے شعور، تہذیب اور اخلاق کا تقاضا کس سے کیا جائے؟

لیکن صرف غیر تعلیم یافتہ ہونے کو بھی موردالزام نہیں ٹھہرایا جا سکتا، کیونکہ ان واقعات میں نہ صرف تعلیم یافتہ بلکہ اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ بھی ملوث ہیں۔

مغرب کے دانشور بھی یہی کہتے ہیں:

''اقدار کے بغیر تعلیم، خواہ وہ کتنی ہی مفید کیوں نہ ہو، انسان کو مکار شیطان میں بدل دیتی ہے۔'' (سی ایس لیوس، برطانوی مصنف و دانشور)

اب میرا سوال ان لوگوں سے ہے جنہوں نے ملک کے طول و عرض میں اپنے اسکولوں کی کئی کئی شاخیں کھول رکھی ہیں۔

ان کا دعویٰ ہے کہ ان کی تعلیم مہنگی اس لیے ہے کہ وہ بہت معیاری تعلیم دیتے ہیں اور پچھلے تیس سال کے عرصے میں ان اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کی نمایاں تعداد ہے جہاں تعلیم کی اہمیت سمجھنے والے والدین اپنا پیٹ کاٹ کر بھی اپنے بچوں کو وہاں تعلیم کیلئے بھیجتے ہیں۔ اس معاشرے کی کم و بیش دو نسلیں بہت بڑی تعداد میں ان اسکولوں سے نکل چکی ہیں۔

تو پھر معاشرے میں بہتری کیوں نہیں؟ زوال کیوں ہے؟ کیا ان اداروں کی انتظامیہ جواب دہ نہیں؟ کیا اس سسٹم کے معیاری ہونے کے دعویداروں کے سامنے بہت سے سوالیہ نشان نہیں؟

ایک بہت بڑا پہلو جو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا، وہ ہمارے دینی مدارس ہیں۔ مدارس کی تو بہت بڑی چین اس ملک میں پائی جاتی ہے، بلکہ شاید اسکولوں سے بھی زیادہ۔ تو کیا مدارس کے منتظمین اور اساتذہ بھی اس معاملے میں جواب دہ نہیں؟ کیا اس ملک وقوم کے معلمین قوم کی اس حالت پر جواب دہ نہیں؟ کہاں گئے وہ اساتذہ جو انبیاء ؑ کے جانشین کہلاتے ہیں؟ جو اپنے شاگردوں کیلئے رول ماڈل ہوا کرتے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ سب کچھ کمرشلائزیشن اور بزنس اسٹریٹیجی کی دھول میں کہیں گم ہو گیا ہے۔

علامہ اقبالؒ اور قائداعظمؒ نے بھی تعلیم کے حصول کو اچھے عمل اور اچھے رویوں سے جوڑا ہے۔ بقول اقبال:

وہ علم نہیں زہر ہے احرار کے حق میں
جس علم کا حاصل ہے جہاں میں دو کف جو

آج ہماری قوم اور ہمارے تعلیم داں اپنے ان بزرگوں کو کیا کوئی جواب دے سکتے ہیں؟ حتیٰ کہ اگر اس صورتحال میں مفلسی اور غربت کو موردالزام ٹھہرایا جائے تو یہاں تو اچھے خاصے دولت مند گھرانوں کے افراد بھی ملوث ہیں اور اگر ہم دیگر ہسٹری دیکھیں تو شاید ان میں کوئی ایسا نہ ہو جو دو وقت کی بھوک کی وجہ سے مجبور ہو۔

اب ہم ذرا گھروں کے ماحول اور والدین کی بات کرتے ہیں۔ ہمارے والدین شاید کسی درجے میں اپنا کردار بھول چکے ہیں۔ رستم و سہراب اور خلیفہ ہارون رشید جیسے ہیروز کی کہانیوں سے ہماری تاریخ مزین ہے جنہیں ہم بھول چکے ہیں۔

ہماری مائیں حضرت عائشہؓ و حضرت خدیجہؓ جیسی ہستیوں کو، عبدالقادر جیلانیؒ کی والدہ اور بی اماں جیسی ماؤں کو بھول چکی ہیں۔

ہمارے ہاں والدین بچوں کو اسکولوں کے حوالے کر کے اور پھر ان اسکولوں کی فیسوں سمیت دیگر معاشی بھاگ دوڑ میں مصروف ہو کر وقت ہی نہیں دے پاتے اور اگر دیتے بھی ہیں تو بچوں کی تربیت کی ترجیحات کو بہت کم والدین ہی مدنظر رکھ پاتے ہیں۔

اب ہم ریاست کے چوتھے ستون کے بارے میں بھی بات کر لیتے ہیں۔ دل کو روؤں یا پیٹوں جگر کو میں؟ میڈیا کی طالب علم ہونے کے باوجود مجھے یہ کہنے میں عار نہیں کہ آج کے دور کا اور بالخصوص ہمارے معاشرے کا ایک بہت بڑا المیہ میڈیا بھی ہے۔

یہ ایک بین الاقوامی حقیقت ہے کہ میڈیا ہر معاشرے میں عوامی سطح پر رائے سازی کا کردار ادا کرتا ہے، جہاں بھی کوئی تبدیلی یا انقلاب آیا ہے اس میں ہمیشہ میڈیا کا کردار بنیادی رہا ہے۔

معاشرے کو مثبت سوچ اور فکری رہنمائی دے کر معاشرے کی تربیت کرنے کا کام کم از کم ہمارے میڈیا نے کبھی نہیں کیا۔

ریکارڈ کے مطابق پاکستان میں ٹی وی دیکھنے والوں کی تعداد ساڑھے تیرہ کروڑ سے تجاوز کر چکی ہے۔ ان ناظرین کا **25** فیصد، یعنی ساڑھے سات کروڑ سیٹلائٹ اور کیبل ٹیلی وژن دیکھنے والے ہیں۔ پاکستان میں ٹیلی وژن چلانے کیلئے اب تک لائسنسوں کی تعداد **92** ہے، جن میں **85** چینلز نشریات دکھا رہے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ میڈیا ایک جادوئی اثر رکھنے والی طاقت ہے، جسے فروغ علم، تعلیم و تربیت، معاشرتی ترجیحات اور سماجی اصلاحات کے ذریعے عوام کی زندگیوں میں تبدیلی لانے کیلئے ایک ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے میڈیا کے تقریباً سب ہی ادارے پرائیویٹ اسکولوں کی طرح کمرشل ماڈل ہیں اور یہ اپنی اسکورنگ، ریٹنگ اور اشتہارات کی بھرمار کیلئے جدوجہد سے اوپر ہی نہ اٹھ سکے۔

اس ساری صورتحال کے بڑھتے جانے میں سوشل میڈیا کے کردار پر بہت بات ہوتی ہے۔ لیکن میرے خیال میں سوشل میڈیا تو دراصل ہمارے سوشل فیبرک کی نمائندگی کرتا ہے۔ یہ ضرور ہے کہ **PTA** کو اس میڈیم کو تعمیری بنانے میں اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔

سوشل میڈیا تو ہماری قوم کا ایک عکس ہے، اس کے ذریعے بہت سے مثبت کام بھی ہوئے ہیں اور یہی ہے جو قوم کو پاتال میں بھی گرا دیتا ہے۔ اصل کردار تو متذکرہ بالا افراد اور اداروں کا ہے۔ اب تو وہ زمانہ بھی نہیں کہ کوئی یہ کہے

میں کس کے ہاتھ پہ اپنا لہو تلاش کروں
تمام شہر نے پہنے ہوئے ہیں دستانے

مگر یہاں تو کسی کو ان دستانوں کی بھی ضرورت نہیں۔ اب تو وہ بے حسی اور ڈھٹائی ہے کہ ہاتھ پر لگا خون سرعام ہے۔ اس پر کسی کو پشیمانی بھی نہیں۔

ہمارے معاشرے میں لوگ دھڑلے سے جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں اور پھر دندناتے بھی پھرتے ہیں۔ اس کی بہت بڑی وجہ ہمارے عدالتی نظام کی کمزوری، سستے اور جلد انصاف کی عدم فراہمی ہے۔

ہماری عدالتیں، ہمارا انصاف کا نظام بھی ہمارے نظام تعلیم کی طرح ہی طبقاتی ہے، جو امیر کو چھوڑ دیتا ہے اور غریب کی گردن پکڑ لیتا ہے۔

عوام کو میڈیا کے ذریعے جرم کے ارتکاب کا اور اس مظلوم اور ملزم کا تو چیخ چیخ کر بتا دیا جاتا ہے لیکن پھر کیا ہوا؟ تو پھر کسی کو ضمانت پر چھوڑ دیا، کسی کیلئے کورٹ کا آرڈر آ گیا تو کوئی باہر چلا گیا؛ اور کوئی ابھی تک قید میں ہے۔ بس فیصلوں کا اور سزاؤں کا نہ ختم ہونے والا انتظار۔

تو اب کیا کیا جائے؟

ممکنہ حل

اب جو کچھ ہو چکا وہ ہو چکا، بہت سا پانی پلوں کے نیچے سے گزر گیا۔ اب تو جو کچھ بچ گیا ہے، اس کو محفوظ کرنے اور جو واپس لا سکتے ہیں اس کو واپس لانے پر سوچنا ہوگا۔

کسی ایک طبقے کو یا ایک دوسرے کو اس کا ذمے دار ٹھہرانے کے بجائے ہر فرد کو ذمے داری اٹھانی ہوگی کیونکہ ہر فرد اپنے عمل کا ذمے دار ہے۔

اگر عوام، حکومت، ادارے، سیاسی جماعتیں اور دیگر تنظیمیں سب اپنی ذمے داری سمجھتے ہوئے انفرادی کوشش بھی کریں اور اجتماعی طور پر بھی سر جوڑ کر بیٹھیں تو شاید بہتری کا کوئی امکان پیدا ہو سکے۔ وگرنہ ہماری داستان تک نہ ہوگی داستانوں میں۔

ہم اگر آج کے چیلنج کو قبول کریں تو کم از کم ہمیں درج ذیل کام فوری طور پر کرنے ہوں گے۔

قوانین بنانا اور پہلے سے موجود قوانین پر عملدرآمد کو ممکن بنانا۔

مقدمات کے فیصلے جلد نمٹائے جائیں، یعنی سستے، فوری اور حقیقی انصاف کی فراہمی کو ممکن بنایا جائے۔ بقول حضرت علیؓ ''کفر کا نظام چل سکتا ہے لیکن ناانصافی کا نظام نہیں چل سکتا''۔ اسے ممکن بنانے کیلئے ضرورت پڑنے پر عدالتی عملے اور اوقات کار، دونوں میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

پولیس اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی اصلاح کیلئے ضرورت پڑنے پر سخت فیصلے کیے جائیں۔ دیگر ممالک کے پولیس نظاموں سے بھی سیکھنے اور سمجھنے کی بھی کوشش کرنی چاہیے۔

تعلیم کو تربیت کے ساتھ عام کرنے کیلئے قلیل المیعاد (term Short) اور طویل المیعاد (term Long) منصوبہ بندی کی جائے۔ مثلاً

شارٹ ٹرم بنیاد پر تعلیمی ایمرجنسی نافذ کر کے تعلیم کو ہر ایک کیلئے لازم کیا جائے اور لانگ ٹرم میں اپنے نظام تعلیم پر سنجیدگی سے کام کر کے اپنی اقدار اور روایات کے مطابق ڈھالا جائے۔ اس میں سے تعلیم کے باوجود تربیت نہ ہونے کی کمی کو دور کیا جائے۔

اساتذہ کا انتخاب بہتر کرنے کے ساتھ ساتھ ٹیچر ٹریننگ کو بھی لازم کیا جائے۔

ماہرین تعلیم کے ساتھ مل کر نظام تعلیم میں درآمد شدہ تعلیمی ماڈیولز میں کچھ اضافی کورس شامل کیے جائیں، جن سے ہماری نئی نسل میں اپنی اقدار و روایات سے آگاہی اور محبت پیدا ہو، نیز بحیثیت ذمے دار شہری مرد یا عورت اس کو معاشرے میں اپنی حیثیت اور اپنے کردار کا علم ہو۔

میڈیا مالکان کو کم از کم بنیادی اخلاقی ضابطوں کا پابند کیا جائے کہ وہ اپنی ذمے داری کو محسوس کرتے ہوئے قومی ترجیحات کے مطابق اپنے پروگرامز کا مواد پیش کریں اور اخلاقی ضابطوں کو سبوتاژ کرنے پر سخت کارروائی کی جائے۔

علما اور مدارس کے مثبت اور موثر کردار کیلئے مدارس کے بورڈ اور علما کی تنظیموں کو اپنا کردار ادا کرنا چاہیے، تاکہ مسجد کا منبر و محراب قوم کی تعمیر و ترقی میں مزید بہتر کردار ادا کر سکے اور علما کا کھویا ہوا مقام بحال ہو سکے۔

آج ضرورت ہے کہ ہمارے صحافی دوبارہ سے اپنے مشن اور اپنی اصل کو مہمیز دیں۔ مشہور امریکی صحافی جوزف پلٹزر صحافتی اقدار کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں ''خوشحالی اور اصلاحات کیلئے ہمیشہ جنگ کیجیے، ناانصافی اور بدعنوانی کو کبھی برداشت مت کیجیے، ہمیشہ تمام فرقوں کے جذبات کا خیال رکھیں۔ کبھی کسی ایک پارٹی کے موقف کی حمایت نہ کیجیے، عوام کا حق غصب کرنے والے اونچے طبقات کی مخالفت کیجیے، غریبوں کے ساتھ ہمدردی کیجیے، ہمیشہ عوامی بہبود کیلئے خود کو وقف کر دیجیے۔ غلط پر تنقید کرتے ہوئے کبھی مت ڈریں، چاہے وہ امرا کی طرف سے ہو یا غربا کی طرف سے ہو۔''

بانی پاکستان نے بھی کہا ''صحافت کو کاروبار نہیں بلکہ قومی خدمت کا موثر وسیلہ سمجھا جائے۔ یہ ایک ایسا ہتھیار ہے جسے عالم انسانیت کی فلاح و بہبود اور معاشرے میں عدل و انصاف کیلئے استعمال ہونا چاہیے۔''

آج اگر ہمارا میڈیا جرات، بہادری، حق گوئی و سچائی، ایمانداری، غیر جانبداری اور ملکی سلامتی و فلاح کے مطابق ترجیحات کا تعین کرتے ہوئے قوم کی فکری تعمیر بحیثیت فکری معمار (**Opinion maker**) کام کرنا شروع کر دے تو اس قوم کی بیداری کو کوئی نہ روک سکے گا۔

اگر ہم متذکرہ بالا چند پہلوؤں پر بھی توجہ دے لیں تو پاتال سے بلندی تک جانے کے امکان پیدا ہوتے ہیں اور اگر ایک دوسرے کو ذمے دار ٹھہرانے کے بجائے ہر کوئی اپنی ذمے داری سمجھے اور انفرادی اور اجتماعی طور پر اس فرض کو نبھانے کیلئے اٹھ کھڑا ہو تو وہ وقت دور نہیں جب ہم زندہ و بیدار اور ترقی یافتہ ممالک کی صف میں کھڑے ہوں گے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ارادہ تو کریں اور قدم تو بڑھائیں۔

☆☆☆

یورپ میں گھڑیاں ایک گھنٹہ پیچھے، "ونٹر ٹائم" کا آغاز

اقوام متحدہ کے 80 ویں "یوم قیام" کے موقع پر رکن ممالک کا اصلاحات کا مطالبہ

نئی دہلی (ایم این این): جمعہ کو اقوام متحدہ کے ۸۰ ویں "یوم قیام" کے موقع پر، کئی رکن ممالک نے اس کی کامیابیوں اور ناکامیوں پر غور کیا، جبکہ سلامتی کونسل میں اصلاحات کے مطالبے کو دہرایا۔ اس بین الاقوامی ادارے کے قیام کے اغراض و مقاصد کے تعلق سے ہونے والے اس اجلاس میں اس کے بنیادی مقاصد کی تکمیل میں ناکامی پر متعدد رکن ممالک نے تشویش کا اظہار کیا۔ ساتھ ہی خدشہ ظاہر کیا کہ اقوام متحدہ کمسلسل ناکامی کے سبب غیر متعلق ہو کر نہ رہ جائے۔ مختلف خطوں کے سفیروں نے تعطل، ویٹو کے مسلسل استعمال، اور دنیا کے کئی دیرینہ بحرانوں کو حل کرنے میں کونسل کی ناکامی پر مایوسی کا اظہار کیا۔ روس کے اقوام متحدہ میں مستقل نمائندے واسیلی نیبنزیا نے کونسل سے کہا کہ گزشتہ ۸۰ سالوں میں، اقوام متحدہ نے کامیابیاں اور ناکامیاں دونوں دیکھی ہیں، شاید

اقوام متحدہ کے ایجنڈے کا سب سے پرانا مسئلہ، فلسطین کا مسئلہ ہے افسوس کہ یہ حل نہ ہونے والا مسئلہ ہے۔ تمام کوششوں کے باوجود، ہم نے اب تک ایک آزاد فلسطینی ریاست کے قیام، فلسطینی پناہ گزینوں کی واپسی اور اس طویل عرصے سے مصیبت زدہ زمین میں امن قائم کرنے میں کامیابی حاصل نہیں کی۔ یہ ضروری ہے کہ اس امید کو مٹنے نہ دیا جائے اور اسے دوسرے منصوبوں سے تبدیل نہ ہونے دیا جائے جو فلسطینیوں کو ان کی اپنی ریاست سے محروم کرتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ "ویٹو کبھی بھی وحشیانہ جرائم کو روکنے اور ختم کرنے کی کارروائی میں رکاوٹ نہیں بننا چاہیے۔ ڈنمارک کے اقوام متحدہ میں مستقل نمائندے سینڈرا جینسن لانڈی نے کہا کہ حالیہ برسوں میں، تنظیم کے مقاصد اور اصولوں کو درپیش مسائل سامنا اس سے قبل نہیں کیا گیا۔ لانڈی نے بڑے پیمانے پر مظالم کے دوران ویٹو کے استعمال پر روک لگانے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے غزہ، یوکرین اور سوڈان میں جاری تنازعات کو ہماری "انسانیت پر داغ" قرار دیا، اور کونسل کے ایسے مصائب کو روکنے میں ناکامی کو قابل مذمت قرار دیا۔ گیانا کی طرف سے بولتے ہوئے، مستقل نمائندے کیرولین روڈریگز برکیٹ نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ "کونسل بین الاقوامی امن و سلامتی برقرار رکھنے کی اپنی مقدس ذمہ داری میں ناکام ہوتی نظر آ رہی ہے۔" انہوں نیافریقہ اور لاطینی امریکہ اور کیریبین خطے کے لیے مستقل نمائندگی سمیت، مستقل اور غیر مستقل دونوں قسم کی رکنیت میں توسیع کے لیے اپنے ملک کی حمایت کا اعادہ کیا۔ برطانیہ کے اقوام متحدہ میں چارج ڈی افیئر زجیمز کیروگی نے کہا کہ لندن کونسل کو آج کی دنیا کی زیادہ نمائندہ بنانے کے لیے مستقل اور غیر مستقل رکنیت دونوں میں اصلاحات کی حمایت کرتا ہے۔ اس میں افریقہ کے لیے مستقل رکنیت، نیز جرمنی، جاپان، ہندوستان اور برازیل کے لیے مستقل نشستیں شامل ہیں۔

نئی دہلی (ایم این این): یورپ بھر میں اس ہفتے کے اختتام پر موسم سرما کے وقت (TimeWinter) کا آغاز ہو رہا ہے۔ ۲۵ اور ۲۶ اکتوبر کی درمیانی شب گھڑیاں ایک گھنٹہ پیچھے کر دی جائیں گی، یعنی اتوار کی صبح ۳ بجے گھڑی ۲ بجے پر لائی جائے گی۔ اس طرح دن کے اوقات نسبتاً چھوٹے اور شام میں جلد اندھیری ہونا شروع ہو جائیں گی۔ یہ نظام، جسے ڈے لائٹ سیونگ ٹائم (Daylight TimeSaving) کہا جاتا ہے، دنیا کے کئی ممالک میں برسوں سے رائج ہے۔ اس کا بنیادی مقصد قدرتی روشنی کا زیادہ سے زیادہ استعمال اور توانائی کی بچت ہے۔ موسم گرما میں گھڑیاں ایک گھنٹہ آگے کر دی جاتی ہیں تاکہ شام کے وقت روشنی زیادہ دیر تک برقرار رہے جبکہ سردیوں میں گھڑیاں پیچھے کر کے صبح کے اوقات میں روشنی کا بہتر استعمال ممکن بنایا جاتا ہے۔

جنگی ناکامیوں کے سبب نیتن یاہو امریکی دباؤ میں ہیں

نئی دہلی (ایم این این): گزشتہ دنوں اسرائیل میں اعلیٰ سطحی امریکی سفارتی دوروں سے واضح ہو چکا ہے کہ اسرائیلی وزیر اعظم امریکی دباؤ کے سائے میں ہیں۔ لہٰذا اب بنیامین نیتن یاہو خود کو امریکی دباؤ اور اپنی حکومت کے اندر موجود دائیں بازو کے انتہا پسندوں کے درمیان گھرا ہوا پا رہے ہیں۔ امریکی نائب صدر جے ڈی وینس اور وزیر خارجہ مارکو روبیو نے گزشتہ دنوں زور دیا کہ غزہ میں فائر بندی کو مستحکم کیا جائے اور امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی منصوبہ بندی کے دوسرے مرحلے پر عمل درآمد شروع کیا جائے۔ اس دوسرے مرحلے میں غزہ کی تباہ شدہ پٹی کی تعمیر نو اور اسلحے کے مکمل خاتمے کا عمل شامل ہے۔ وینس نے وضاحت کی کہ حماس کو غیر مسلح کرنے کا عمل وقت طلب ہے۔ ان کے مطابق اسے عرب و اسلامی ممالک کی مشترکہ فورس کے ذریعے عبوری مرحلے میں انجام دیا جائے گا، یہاں تک کہ فلسطینی فورسز خود یہ ذمہ داری سنبھال سکیں۔ یہ صورت حال نیتن یاہو کیلئے ایک مشکل موڑ ہے، کیونکہ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ حماس کم از کم وقتی طور پر غزہ میں موجود رہے گی۔ اگرچہ اسرائیلی وزیر اعظم گزشتہ دو برس سے بار بار اس عزم کا اظہار کرتے آئے ہیں کہ وہ اس تنظیم کو "کچل دیں گے" اور اس کی تمام جنگجو صلاحیتیں ختم کر دیں گے۔ یہ منظر نامہ نیتن یاہو کیلئے سیاسی طور پر بھی شرمندگی کا باعث بن رہا ہے، خاص طور پر ان کے انتہا پسند اتحادیوں کے سامنے جن سے انہوں نے بار ہا "مکمل فتح" کا وعدہ کیا تھا۔ تعمیر نو اور حماس کے اسلحے کے خاتمے کے علاوہ غزہ سے اسرائیلی فوج کے انخلا کی تفصیلات بھی اب تک غیر واضح ہیں۔

برطانیہ: پیٹر برو میں واقع الما روڈ مسجد میں گھس کر ایک شخص کی نمازیوں سے بدتمیزی

نئی دہلی (ایم این این): برطانیہ کے شہر پیٹر برو میں واقع الما روڈ مسجد میں گھس کر ایک شخص نے نمازیوں سے بدتمیزی کی، انہیں گالیاں دیں، اور ہنگامہ آرائی کی، پولیس کو تقریباً ۲ بج کر ۴۵ منٹ پر پیٹر برو میں واقع الما روڈ مسجد میں بلایا گیا، جس کے بعد اسے گرفتار کر لیا گیا۔ کیمبرج شائر پولیس کے مطابق، شہر کے ایک ۵۷ سالہ شخص کو نسلی بنیاد پر تعصب کے مبینہ جرم کے شبے میں گرفتار کر کے حراست میں رکھا گیا ہے۔ ایک ترجمان نے کہا کہ "اہلکاروں کا خیال ہے کہ یہ ایک الگ تھلگ واقعہ تھا اور تحقیقات جاری ہیں۔ ترجمان کے مطابق آنے والے دنوں میں مساجد کے قریب پولیس کی موجودگی میں اضافہ کیا جائے گا۔"

فلسطینیوں کو بے سر و سامانی کے عالم میں سخت سردی کا سامنا: انروا

نئی دہلی (ایم این این): فلسطینی پناہ گزینوں کے لیے اقوام متحدہ کی ایجنسی (یو این آر ڈبلیو اے) نے متنبہ کیا کہ غزہ میں موسم سرما کے قریب آنے کے ساتھ ہی بحران میں شدت آ رہی ہے، جہاں اسرائیل پناہ گاہوں اور دیگر امدادی سامان کی ترسیل میں رکاوٹ بنا ہوا ہے۔ امریکی سوشل میڈیا ایکس پر جاری ایک بیان میں، یو این آر ڈبلیو اے نے کہا کہ بے گھر ہونے والے خاندانوں کے لیے مختص پناہ گاہوں اور سردی سے بچاؤ کا سامان، اردن اور مصر کے یو این آر ڈبلیو اے کے گوداموں میں بھرا ہوا ہے، جس کی فراہمی روک دی گئی ہے۔ ایجنسی نے کہا، کہ "جیسے جیسے غزہ میں سردیوں کا موسم قریب آ رہا ہے، لوگوں کو پناہ گاہوں اور گرم اشیاء کی اشد ضرورت محسوس ہو رہی ہے، اور فوری طور پر رسائی بحال کرنے کا مطالبہ کیا۔ دریں اثنا، جمعرات کو، اسرائیل کے سرکاری نشریاتی ادارے نے ایک سینئر سرکاری اہلکار کے حوالے سے کہا کہ اسرائیل کا ارادہ یو این آر ڈبلیو اے کو غزہ میں دوبارہ کام پر واپس آنے کی اجازت دینے کا نہیں ہے، چاہے بین الاقوامی عدالت کا فیصلہ ہی کیوں نہ ہو۔" واضح رہے کہ یہ تبصرہ اس کے ایک دن بعد سامنے آیا جب بین الاقوامی عدالت انصاف نے کہا تھا کہ غزہ کے فلسطینیوں کو انسانی امداد کافی مقدار میں نہیں مل رہی ہے اور فیصلہ دیا تھا کہ اسرائیل کو امداد کی ترسیل کی اجازت دینی ہوگی اور اس میں آسانی پیدا کرنی ہوگی نیز بطور جنگ کے ہتھیار بھوک کا استعمال بند کرنا ہوگا۔ بعد ازاں یہ رائے عدالت کی جانب سے غیر پابند قانونی مشاورت کے طور پر جاری کی گئی تھی، جس میں ۲۰۲۴ء میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی درخواست پر غزہ اور مقبوضہ ویسٹ بینک میں اسرائیل کی ذمہ داریوں کا خاکہ پیش کیا گیا تھا۔ حماس کے ساتھ اس مہینے کی شروع میں ہونے والی تازہ ترین جنگ بندی کے معاہدے کے باوجود، غزہ میں سامان کی ترسیل پر اسرائیل کی پابندی جاری ہے۔ یہ معاہدہ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے ۲۰ نکاتی امن منصوبے پر مبنی ہے۔

ترکی کی اسرائیل کے ساتھ تجارت پر پابندی کے بعد اسرائیلی اسٹیل کمپنی دیوالیہ ہوگئی: رپورٹ

نئی دہلی (ایم این این): اسرائیلی روزنامہ "کلکلیسٹ" کی ایک رپورٹ کے مطابق، غزہ میں اسرائیل کی نسل کشی پر مبنی جنگ کے بعد ترکی کی جانب سے صیہونی ریاست کے ساتھ تجارت پر مکمل پابندی عائد کئے جانے کے بعد ایک اسرائیلی اسٹیل اور اسکریپ میٹل کمپنی دیوالیہ ہوگئی ہے۔ اشدود میں واقع "شاؤل گیٹا کمپنی" اپنے تقریباً ۷۰ فیصد برآمدات کیلئے ترکی پر انحصار کرتی تھی۔ غزہ میں اسرائیل کی وحشیانہ جنگی کارروائیوں کے بعد ۲ مئی ۲۰۲۴ء کو ترکی نے اسرائیل کے ساتھ تجارتی تعلقات مکمل طور پر منقطع کر لئے، جس کے بعد دونوں ممالک کے درمیان برآمدات، درآمدات اور ٹرانزٹ تجارت مکمل طور پر بند ہوگئی۔

غزہ میں 15 لاکھ افراد کو فوری امداد کی ضرورت

نئی دہلی (ایم این این): اقوام متحدہ کا کہنا ہے کہ غزہ میں کم از کم اس وقت ۱۵ لاکھ افراد کو فوری امداد کی ضرورت ہے۔ اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق غزہ میں اپنے تباہ شدہ گھروں کو لوٹنے والے فلسطینیوں کو ملبے اور بنیادی ضروریات جیسے کہ خوراک اور پانی کی کمی جیسی مشکلات کا سامنا ہے۔ لڑائی اور بمباری سے بے گھر ہونے والے لاکھوں فلسطینی ۱۰ اکتوبر سے شمالی غزہ واپس آ چکے ہیں۔ ان میں سے اکثر جنگ کی وجہ سے کھنڈر بن جانے والی عمارات میں اپنے گھر تلاش کرنے کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں۔ لیکن جیسا کہ اسرائیلی فوج باقاعدگی سے لوگوں سے علاقے میں تعینات فوجیوں سے دور رہنے کا مطالبہ کرتی ہے تو دوسری جگہوں پر ہزاروں دوسرے افراد اپنے گھروں کو واپس جانے سے قاصر ہیں۔ اقوام متحدہ کے ادارہ برائے انسانی ہمدردی اوچا نے ایک بیان میں کہا کہ غزہ کے اندر بے گھر ہونے والے صرف ۱۰ فیصد لوگ اجتماعی مراکز میں مقیم ہیں جن میں انروا کی نامزد ہنگامی پناہ گاہیں بھی شامل ہیں۔ نیز کہا گیا کہ اکثریت پرہجوم، عارضی جگہوں پر رہائش پذیر ہے جن میں سے کئی کھلے یا غیر محفوظ علاقوں میں اچانک بنائی گئی ہیں۔ حماس کے تحت کام کرنے والی غزہ کی سول ڈیفنس ایجنسی نے جمعہ کے روز بے گھر لوگوں پر زور دیا کہ وہ اپنے خیموں کو صحیح طریقے سے محفوظ بنائیں اور انہدام کے خطرے سے دوچار عمارات میں پناہ لینے سے گریز کریں۔ ایک بے گھر فلسطینی صنعا جہاد ابو عمر نے کہا کہ خیمے کسی کی حفاظت نہیں کرتے، یہ بیکار ہیں۔ یہ ہمیں سردی یا گرمی سے نہیں بچاتے۔ آپ تصور کریں کہ ۱۸ افراد کیلئے ایک خیمہ ہے۔ یہاں زندگی بہت مشکل ہے۔ اوچا نے کہا کہ جنگ بندی کے بعد فلسطینی علاقے میں روزانہ ۱۰ لاکھ سے زیادہ تازہ کھانے تقسیم کیے جا رہے ہیں۔ شمالی غزہ میں اقوام متحدہ کے تعاون سے چلنے والی ۹ بیکریوں نے روٹی کی پیداوار دوبارہ شروع کر دی ہے۔ اور گزشتہ چند دنوں میں تقریباً ۲ لاکھ ڈائپر، پانی بھرنے کیلئے ۱۱ ہزار پلاسٹک کین، ۵ ہزار ۸۰۰ گھریلو حفظان صحت کی کٹس اور ۳ ہزار بالٹیاں بے گھر لوگوں میں تقسیم کی گئیں۔ ابو عمر نے کہا کہ یہ درست ہے کہ کچھ سامان لایا گیا ہے

جنوب مشرقی ایشیائی ممالک کا ٹرمپ سے مشرق وسطیٰ میں منصفانہ، پائیدار حل کا مطالبہ

نئی دہلی (ایم این این): جنوب مشرقی ایشیائی ممالک نے ٹرمپ کے غزہ کے منصوبے کی حمایت کرتے ہوئے مشرق وسطیٰ کے لیے منصفانہ اور پائیدار حل کا مطالبہ کیا۔ "آسیان" اجلاس کے میزبان ملائشیا کے وزیر اعظم انور ابراہیم نے کہا کہ انتہائی پیچیدہ تنازعات میں بھی سفارت کاری اور عزم غالب آ سکتا ہے۔ ملائشیا کے دارالحکومت کوالالمپور میں امریکہ اور ایشیائی ممالک کے ادارے (آسیان) کے مشترکہ سربراہی اجلاس کے دوران ملائشیا کے وزیر اعظم انور ابراہیم نے ٹرمپ سے کہا، "ہم غزہ کے تنازعہ کو ختم کرنے کے آپ کے جامع منصوبے کا خیر مقدم کرتے ہیں۔" انور ابراہیم نے ۱۱ رکنی بلاک کے دیگر لیڈروں کے ساتھ بیٹھے ہوئے کہا، کہ "اس نے دنیا کو امید کی ایک کرن دکھائی ہے کہ یہاں تک کہ انتہائی پیچیدہ تنازعات میں بھی سفارت کاری اور عزم غالب آ سکتا ہے۔" ملائشیا کے ۷۸ سالہ لیڈر جو اس وقت آسیان کے موجودہ چیئرمین ہیں، نے کہا، "ہمیں آپ کی قیادت پر اعتماد ہے، کہ ہم ایک منصفانہ اور پائیدار امن حاصل کریں گے۔" واضح رہے کہ ۲۰ نکاتی امریکی منصوبے کے تحت، حماس اور اسرائیل کے درمیان مرحلہ وار غزہ جنگ بندی معاہدہ، جو علاقائی اور بین الاقوامی ثالثی کے ذریعے طے پایا، ۱۰ اکتوبر سے نافذ العمل ہوا۔ جس کے تحت پہلے مرحلے میں فلسطینی قیدیوں کے بدلے اسرائیلی یرغمالوں کی رہائی اور اسرائیل کی جزوی واپسی شامل ہے۔ اس میں غزہ کی تعمیر نو اور حماس کے بغیر ایک نئی حکومتی میکانزم قائم کرنے کا بھی تصور پیش کیا گیا ہے۔ واضح رہے

وینزویلا پر امریکی حملہ پورے جنوبی امریکہ میں آگ بھڑکا دے گا: برازیل

نئی دہلی (ایم این این): برازیل نے انتباہ دیا ہے کہ وینزویلا میں کسی بھی امریکی حملے سے پورا جنوبی امریکہ جنگ کے شعلوں میں تبدیل ہو سکتا ہے، ایک سینئر خارجہ پالیسی مشیر نے اے ایف پی نیوز ایجنسی کو بتایا ہے، کیریبین میں امریکی فوجی تعیناتی کے سبب اور واشنگٹن اور کراکس کے درمیان صورتحال کشیدہ ہوتی جا رہی ہے۔ سیلسو اموریم، جو صدر لوئز اناسیو لولا ڈا سلوا کے معاون ہیں، نے جمعہ کو کہا کہ "کیریبین میں تعینات امریکی جنگی جہازوں کے ساتھ جن کے بارے میں واشنگٹن کا کہنا ہے کہ وہ صرف منشیات لے جانے والی کشتیوں کو نشانہ بنا رہے ہیں، ہم بیرونی مداخلت کو قبول نہیں کر سکتے کیونکہ اس سے زبردست ناراضگی جنم لے گی۔ یہ جنوبی امریکہ کو بھڑکا سکتا ہے اور پورے براعظم میں سیاست میں انتہا پسندی کو جنم دے سکتا ہے۔"

اتر ریلوے

ای-ٹنڈر نوٹس

ٹنڈر نوٹس نمبر:- 433 - سگ- ٹی-26-25-51 مورخہ 27/10/2025

ٹنڈر بند ہونے کی تاریخ/وقت : 17/11/2025 کو 15:00 بجے

سینئر ڈویژنل سگنل و ٹیلی کام انجینئر، اتر ریلوے، فیروز پور صدر، جمہوریہ ہند کی جانب سے ٹنڈر نمبر 433-سگ-ٹی-26-25-51 ای-ٹنڈرنگ کے ذریعے سے مورخہ 17/11/2025 کو 15:00 بجے تک https://www.ireps.gov.in ویب سائٹ پر ٹنڈرز طلب کی جاتی ہیں۔ ٹنڈر دہندگان اپنی ٹنڈرز اصلی رز میں مقرر کیے گئے وقت اور تاریخ تک ضرور جمع کروائیں۔ اس ٹنڈر کے تحت مینوئل ٹنڈر منع ہیں اور اگر کوئی مینوئل ٹنڈر آتی ہے تو وہ مجاز نہیں ہوگی۔

ٹھیکیداروں کے ذریعے ٹنڈر ڈاکیومنٹ کی قیمت اور بیعانہ رقم جو کہ اس ٹنڈر کے لئے مجاز ہے وہ صرف آئی آر ای پی ایس پورٹل جیسے نیٹ بینکنگ، ڈیبٹ کارڈ، کریڈٹ کارڈ وغیرہ کے ذریعے ہی منظور کی جائے گی اس کے علاوہ ڈیمانڈ ڈرافٹ، بینکرس چیک، ڈپازٹ رسید، ایف ڈی آر وغیرہ کے ذریعے جمع کروائی گئی رقم مجاز نہیں ہوگی۔

این-آئی-ٹی۔

کام کا نام	ناردن ریلوے کے فیروز پور ڈویژن میں E-روٹ پر 20000 سے زیادہ TVU والے 18 LC گیٹس کا انٹرلاکنگ کی فراہمی "فیروز پور ڈویژن میں کنڈیشنل بیس پر۔

ٹنڈر بند کرنے کی تاریخ و وقت	17/11/2025 15:00	ٹنڈر کی اپلوڈ کرنے کی تاریخ و وقت	25/10/2025 22:14
تخمینہ لاگت	10002943.41	بولی شروع کرنے کی تاریخ (آئی آر ای پی ایس)	03/11/2025
بیعانہ رقم (روپے)	200000.00	کام پورا کرنے کی مدت	06 ماہ
نوٹ:	ٹنڈر دہندگان باقاعدہ طور سے ویب سائٹ کے رابطہ میں رہ کر ٹنڈر ترمیم، تصحیح نامہ وغیرہ کے بارے میں خود کو اپڈیٹ رکھیں۔		

3331/2025

صارفین کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

اتر ریلوے

ای-ٹینڈر نوٹس

ٹینڈر نوٹس نمبر:- 770-W/01/WA/JAT/2025-44-2025-26-DRM-JAT, 45-2025-26-DRM-JAT, 46-2025-26-DRM-JAT, 48-2025-26-DRM-JAT & 50-2025-26-DRM-JAT(to be opened on 14.11.2025)

بھارت کے راشٹرپتی کی جانب سے کام کرتے ہوئے نیچے دیے گئے عنوان والی ٹینڈروں کے خلاف کھلے ٹینڈرز (ای-ٹینڈرز) طلب کرتے ہیں اور www.ireps.gov.in پر دستیاب ہے جن کی آخری تاریخ 14-11-2025 کو 15.00 بجے تک ہے۔ بولی دہندگان اپنی اصل ترمیم شدہ بولیاں صرف اختتام کی تاریخ اور وقت تک ہی جمع کر سکیں گے۔ ان ٹینڈروں کے خلاف مینوئل آفر کی اجازت نہیں ہے اور موصول ہونے والے ایسے کسی بھی مینوئل آفر کو نظر انداز کر دیا جائے گا۔ ٹھیکیداروں کو اس ٹینڈر کے خلاف ٹینڈر دستاویز کی لاگت اور بیعانہ کی رقم کا بھگتان صرف آئی آر ای پی ایس پورٹل پر دستیاب بھگتان طریقوں جیسے نیٹ بینکنگ، ڈیبٹ کارڈ، کریڈٹ کارڈ وغیرہ کے ذریعے کرنے کی اجازت ہے۔

نمبر شمار	ٹینڈر نمبر	ٹینڈر کی تفصیلات		
1.	44-2025-26-DRM-JAT	اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر جموں توی کے تحت KTHU اور BDHY سٹیشن پر بور کے ساتھ پرانے خراب سٹیل اوور ہیڈ واٹر سٹوریج ٹینک کی جگہ پر 02 نمبر 100 کے ایل آر سی سی اوایچ واٹر ٹینک کا انتظام اور اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر پالم پور کے تحت JWLS سٹیشن کے ساتھ پرانے خراب سٹیل اوور ہیڈ واٹر سٹوریج ٹینک کی جگہ پر 01 عدد 100 آر سی سی اوایچ واٹر ٹینک کا انتظام۔		
		مشتہر قیمت (روپے)	آفر کی ویلڈیٹی	مدت تکمیل کام
		15597017.47	60 دن	06 ماہ
2.	44-2025-26-DRM-JAT	اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر پٹھانکوٹ کے دائرہ اختیار علاقہ میں (BPRS-MDPB, PTK-BAT کو چھوڑ کر) اور اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر جموں توی کے دائرہ اختیار علاقہ میں (MDPB-JAT) میں مختلف ٹرن آوٹس اس کی فیکنگز اور اسی متعلقہ سرگرمیوں کا ریتوبلش۔		
		مشتہر قیمت (روپے)	آفر کی ویلڈیٹی	مدت تکمیل کام
		40039650.26	60 دن	12 ماہ
3.	46-2025-26-DRM-JAT	اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر جموں توی کے تحت سینئر سیکشن انجینئر کٹھوعہ کے سیکشن میں مختلف ٹریک رکھ رکھاؤ کے کاموں کیلئے متفرق پی-وے زون ورکس۔		
		مشتہر قیمت (روپے)	آفر کی ویلڈیٹی	مدت تکمیل کام
		8999107.77	60 دن	12 ماہ
4.	48-2025-26-DRM-JAT	سینئر سیکشن انجینئر - ریلوے ٹریک / نیرو گیج کے سیکشن میں سیس مرمت، پل کے جل مارگ کی صفائی، سائڈ ڈرین کیچ واٹر ڈرین وغیرہ کی صفائی۔		
		مشتہر قیمت (روپے)	آفر کی ویلڈیٹی	مدت تکمیل کام
		39999894.66	60	06 ماہ
5.	50-2025-26-DRM-JAT	اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر پالم پور کے تحت PTK-JDNX سیکشن میں جنگل کی صفائی (ڈی واپڈنگ) اور بیملات کی باکسنگ کا کام۔		
		مشتہر قیمت (روپے)	آفر کی ویلڈیٹی	مدت تکمیل کام
		4469602.90	60 دن	06 ماہ

نوٹ: 1. ٹھیکیداروں کو صلاح دی جاتی ہے کہ وہ بولیاں پیش کرنے سے پہلے اس ٹینڈر کے خلاف جاری کسی بھی تصحیح نامہ کیلئے آئی آر ای پی ایس ویب سائٹ دیکھیں۔ 2. اگر ہندی کے اشتہار میں کوئی خامی پائی جاتی ہے تو انگریزی کا اشتہار جائز ہوگا۔

3329/25

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

یہاں شاعری بھی ملازمت دلا دیتی ہے

نشاط یاسمین خان

(ترکی کا سفرنامہ۔۔۔چودھواں پڑاؤ)

’’زندگی کاملیت کا نام ھے ہر واقعہ جو رونما ہوتا ھے، چاھے کتنا ھی بڑا ہو یا چھوٹا ہو۔ ہر تکلیف جو ہم اٹھاتے ھیں اس میں مشیت خداوندی کا کوئی پہلو ھے جو اپنے انجام کو پہنچ کر رہتی ھے۔ جدوجھد انسان کی فطرت کا حصہ ھے۔‘‘ مولانا رومیؒ

یہ کوئی نئی سی جگہ تھی۔ آس پاس صرف دکانوں اور ہوٹل کے علاوہ کچھ نہ تھا۔ عزیز نے گوگل سے اندازہ لگانے کی کوشش کی مگر وہاں بھی بے بسی تھی۔ وہ پولیس والے جو ہم سے پہلے گلی سے گزرے تھے وہ سڑک پار ایک کونے پر کھڑے تھے اور اب ان کے ساتھ ایک اور لڑکا کھڑا تھا۔ اس کی ہماری طرف Back تھی۔

ایک دم عزیز نے چونکتے ہوئے کہا اماں یہ تو ارحان ہے۔ اس کی بات سن کر میری تو جان میں جان آگئی کیوں کہ اب اندھیرا ہو رہا تھا۔ ارحان عزیز کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔ عزیز نے اسے بتایا کہ ہم کسی غلط گلی میں مڑ گئے تھے۔

لیکن ہم ان پولیس والوں کے ساتھ ہی گلی سے باہر آئے ہیں۔ ارحان نے بتایا ہے یہ دونوں میرے اسکول کے دوست ہیں۔ راستے میں مل گئے تھے تو میں بات کرنے رک گیا تھا۔ تم لوگ جہاں سے آئے ہو وہ بہت پرانا علاقہ ہے۔ ان کی وہاں ڈیوٹی ہوتی ہے۔ اب کوئی مسئلہ بھی نہ تھا۔ ہوٹل تھوڑا آگے تھا۔ ارحان بھی ہوٹل ہی جا رہا تھا۔

اس نے جو گلی رومیؒ کی طرف جانے کی بتائی تھی وہ سامنے کی طرف تھی اور بالکل سیدھ میں تھی۔ یہ ٹیڑھی میڑی گلی مڑ کر پیچھے چلی گئی تھی۔ حالاں کہ قونیہ بہت بڑا شہر نہیں ہے اور ہم نے صرف ایک چھوٹا سا حصہ دیکھا تھا مگر تجربہ بڑا ہوا تھا۔ کبھی کسی نئے شہر میں شارٹ کٹ مت لینا۔ میں چاہتی تھی کہ کم از کم آٹھ بجے تک آرام کرلوں پھر کھانا کھانے جائیں گے، مگر ہم جو سونے کے لیے لیٹے تو نو بجے آنکھ کھلی۔ موسم میں اچھی خاصی ٹھنڈ تھی۔

میں نے تو سویٹر پر چادر بھی لے لی تھی۔ ارحان ری سپشن پر موجود نہیں تھا، مگر وہ کام والا لڑکا موجود تھا۔ جب ہم باہر آئے تو تمام دکانیں بند ہو چکی تھیں۔ معلوم ہوا پورے قونیہ میں بازار آٹھ بجے بند ہو جاتے ہیں۔ صرف کھانے پینے کی دکانیں اور ہوٹل گیارہ بجے تک کھلے رہتے ہیں جدھر ہوٹل تھا اس طرف تو تمام دکانیں سونے اور گھڑیوں اور الیکٹرک گڈز کی تھیں۔

اس لیے نکلتے ہی ایک سناٹے کا احساس ہوا مگر ہم جب سڑک کراس کر کے دوسری طرف آئے تو رونق دیکھنے کے قابل تھی۔ سامنے ایک بہت بڑا شاپنگ مال تھا جو اس وقت مکمل روشنی میں نہایا ہوا تھا اور بہت خوب صورت لگ رہا تھا۔ پہلی نظر دیکھنے سے وہ مال نہیں کوئی یونیورسٹی لگ رہا تھا۔ اس کا طرز تعمیر کچھ ایسا ہی تھا۔ باہر کوئی بل بورڈ نہیں لگا ہوا تھا مگر اتنا روشن تھا کہ آنکھیں پکا چوند ہو رہی تھی اور مکمل روشنی میں نہایا ہوا تھا۔ مال میں نیچے کی طرف صرف ریسٹورنٹ اور بیکری اور اوپر کی طرف رہائشی ہوٹل تھے۔ کچھ دکانیں قیمتی فرنیچر کی بھی تھیں۔

یہاں سے مولانا رومیؒ کا مزار صاف نظر آتا تھا۔ یہ ایک دل فریب نظارہ تھا۔ یہ کافی مہنگے ہوٹل تھے۔ ہم جب ادھر آرہے تھے تو ایک بہت بہترین کھانے پینے کی جگہ نظر آئی تھی۔ ہم نے اپنے ہوٹل سے نکلتے وقت سوچ لیا تھا کہ واپس آکر ادھر سے کھانا کھائیں گے۔ چوں کہ مال والے ریسٹورینٹ بہت مہنگے تھے حالانکہ ہم نے ابھی تک کے سفر میں زیادہ اخراجات نہیں کیے تھے صرف کرائے اور کھانے میں خرچہ ہوا تھا جو کچھ زیادہ نہ تھا۔

کھانا کھانے کے بعد ہم لوگ ایک دکان پر آگئے جو قریب ہی تھی ادھر قونیہ کی مٹھائی اور قونیہ کی سوغات تھیں۔ ہم نے زیادہ مٹھائی نہیں خریدی تھی حالاں کہ دکان دار کہہ رہا تھا کہ آپ سب ٹیسٹ کر کے لیں مگر ہم نے اس سے کہا کہ ہمیں جو مٹھائیاں مناسب لگ رہی ہیں وہ تھوڑی تھوڑی لے لیتے ہیں۔ ہوٹل جا کر ٹیسٹ کریں گے جو اچھی لگیں وہ کل آکر لے لیں گے۔ ہمارا ہوٹل سامنے ہی ہے۔ ہم مٹھائی خرید کر باہر آکر بیٹھ گئے۔

یہاں بنچیں لگی ہوئی تھیں موسم ٹھنڈا ہونے کے باوجود خوش گوار تھا کیوں کہ ہم نے خاصی نیند لے لی تھی اس لیے ابھی نیند بھی نہیں آرہی تھی۔ خاصا پرسکون سا ماحول تھا یہ خاصی بڑی اور شان دار بنی ہوئی دکان تھی۔ باہر ایک آئسکریم پالر بھی بنا ہوا تھا کچھ دیر بعد ہی ایک نوجوان لڑکا باہر آیا اس نے دو کپ آئسکریم کے بنائے اور ہمیں دے کر اردو میں بات چیت شروع کردی۔ ہم نے کہا ہم نے تو آئسکریم آرڈر نہیں کی تھی۔

وہ کہنے لگا میں اندر مصروف تھا مگر میں نے آپ کی بات چیت سے اندازہ لگالیا کہ آپ لوگ پاکستانی ہیں اب جیسے ہی فرصت ملی آگیا۔ اس کی اردو سن کر حیرانی ہو رہی تھی۔ آپ پاکستانی ہیں؟ عزیز نے پوچھا۔ وہ کہنے لگا نہیں بھائی میں قونیہ کا رہنے والا ہوں مگر میں بچپن میں مدینہ چلا گیا تھا۔ وہاں میرے دادا کی کھجور کی دکان تھی اور وہ دکان میرے والد سنبھالتے تھے۔ پچھلے سال میرے دادا کا انتقال ہوگیا۔ ہم واپس قونیہ آگئے اور وہ دکان اب میرے چچا سنبھالتے ہیں۔

میری ماں اور باپ کو اپنا قونیہ بہت یاد آتا تھا تو ہم قونیہ واپس آگئے اور یہاں آکر دکان کھول لی۔

میں نے مدینہ میں رہ کر اردو سیکھی تھی۔ میرا ایک دوست پشاور کا رہنے والا ہے، میں اس کے ساتھ پشاور بھی گیا تھا۔ آپ لوگ پشاور سے آئے ہیں؟ وہ تجسس سے ہم سے پوچھ رہا تھا۔

ہم پشاور سے نہیں کراچی سے آئے ہیں۔ عزیز نے اسے بتایا۔

اوہو کراچی تو بہت بڑا شہر ہے۔ میرے دوست نے بتایا تھا مجھے معلوم ہے مگر میرا قونیہ چھوٹا ہے مگر بہت پیارا ہے۔ آپ لوگوں کو کیسا لگا۔ آپ رومیؒ کے مزار پر گئے تھے۔ شمسؒ کے مزار پر گئے تھے۔

ہم نے کہا ہم تو کل ہی آئے ہیں، ابھی ہم صرف شمسؒ اور رومیؒ کے مزار پر گئے ابھی قونیہ نہیں دیکھا مگر ہمیں بہت اچھا لگا ہے۔ وہ خوش ہوگیا آپ کو آئسکریم کیسی لگی یہ قونیہ کی خاص آئسکریم ہے۔ آپ کے لیے اور لے کر آؤں۔ میں نے کہا آئسکریم تو واقعی بہت مزے دار ہے مگر ایک ہی کافی ہے۔ آپ نے اپنا نام تو بتایا ہی نہیں۔ جی میرا نام اذکان خلیل ہے، یہ دیکھیں میرے ابا اور اماں ہیں۔ یہ میری بیوی اور بچے ہے۔ وہ یونیورسٹی میں پڑھاتی ہے۔

اس نے موبائل کھول کر اپنے نام کے ساتھ اپنے گھر والوں کا تعارف بھی کروادیا۔ یہی یہاں کا طریقہ ہے لیکن حیرت زیادہ ہونے کی بات یہ تھی کہ بیوی یونیورسٹی میں پڑھاتی ہے اور میاں دکان کرتا ہے۔ ہمارے ہاں تو کتنی لڑکیاں لڑکے اعلیٰ تعلیم اور ویل سیٹ نہ ہونے کی وجہ سے گھر بیٹھی رہ جاتی ہیں۔ اس کا مطلب ہے ان کے معیار ہمارے معیار سے مختلف ہیں۔

اذکان خلیل تو ہمیں جانے ہی نہیں دے رہا تھا، جب تک اس کی دکان پر گاہک نہیں آگیا، وہ بھی اس وعدے پر جب تک آپ لوگ قونیہ میں ہیں میری دکان پر ضرور آئیں گے۔ ہم نے بھی اس موقع سے فائدہ اٹھایا اور ہوٹل واپس آگئے۔

ہوٹل کے ڈائننگ ہال میں ارمان مل گیا۔ وہ کہنے لگا، عزیز! میں تو کھانے پر آپ کا انتظار کر رہا تھا۔

ہم نے اسے بتایا کہ ہم نے صبح کا ناشتہ کیا ہوا تھا بہت بھوک لگ رہی تھی۔ وہ کہنے لگا میں چائے بنواتا ہوں۔ جتنی دیر میں چائے آئی وہ ہمارے سفر کے متعلق پوچھتا رہا۔ عزیز نے اسے صبح رومیؒ کے مزار پر اس لڑکی کے متعلق بتایا تو وہ حیرانی سے بولا۔ یہ تو خیریت ہوگئی۔

یہ دور دراز علاقوں سے آئے ہوئے لوگ ہیں جو سیاحوں سے رقم اور کاغذات سب چھین لیتے ہیں مگر اب پولیس نے بہت سختی کردی ہے۔ کبھی کبھار ہی کوئی واقعہ ہوتا ہے۔ مجھے تو رات کو ہی تم کو ہوشیار کردینا چاہیے تھا مگر فکر مت کرو ہماری پولیس بہت اچھی ہے۔ سیاحوں کی بہتر حفاظت کرتی ہے، کیوں کہ پولیس میں سب ہمارے علاقے کے لوگ ہیں وہ نئے بندے کو پہچان لیتے ہیں۔

ہمارا آج قونیہ کا پہلا دن اختتام پذیر ہوگیا تھا۔ ہم سارا دن باہر تھے مگر تھکن بالکل نہ تھی۔ کمرے میں آئے تو بچے کا میسج آیا ہوا تھا کہ اگر تم لوگ انقرہ میں ہو تو آج رات میرے ساتھ ڈنر کرو۔ میری آج سال گرہ ہے یہ صبح کا آیا ہوا پیغام تھا جو ہم نے رات کو دیکھا تھا۔ ہم نے جب اسے بتایا کہ ہم تو قونیہ میں ہیں اور سال گرہ کی مبارک باد دی۔ اس نے جواب میں اپنی سال گرہ کی تصویریں اور اداسی کا ایموجی بھیج دیا۔ خوش رہو اچھے تم نے اتنا مان دیا۔

قونیہ بہت بڑا شہر نہیں ہے اور قابل دید مقامات بھی زیادہ نہیں ہیں۔ یہ مذہبی شہر ہے جس کی وجہ شہرت مولانا رومیؒ اور شمس تبریزؒ ہیں اور ہمارا ہوٹل جہاں تھا وہ شہر کا سب سے مشہور اور بڑا علاقہ تھا۔ ایک طرف جہاں شمس تبریزؒ کا مزار تھا۔ دوسری طرف قونیہ کی بلدیہ کا دفتر تھا۔ اذکان نے ہمیں بتایا تھا کہ قونیہ کلچر سینٹر بھی بہت خوب صورت جگہ ہے۔ وہاں ہفتہ کی رات کو رقص درویش ہوتا ہے وہاں ضرور جانا۔

لیکن ہم ہفتہ تک قونیہ میں نہیں رک سکتے تھے۔ ہمیں واپس استنبول جانا تھا کیوں کہ اتوار کی اتاترک ایئرپورٹ سے فلائٹ تھی۔ اس لیے بدھ کی صبح ہمیں استنبول کے لیے نکلنا تھا۔ پروگرام تو یہی بنایا تھا۔

صبح ناشتہ پر حیان سے ملاقات ہوئی۔ ہم آخری مہمان تھے جو ناشتے پر آتے تھے مگر اس نے اپنے ورکر سے کہہ کر تازہ ناشتہ لگوادیا تھا۔ وہ بھی اپنا چائے کا کپ لے کر ہماری میز پر آگیا۔ عزیز سے آج کے پروگرام کا پوچھنے لگا۔ اسے ارحان سے زیادہ قونیہ کے متعلق معلومات تھیں۔ دو تین جگہوں کے متعلق تو اس نے کہا کہ تم لوگوں کو ضرور دیکھنا چاہیے۔ ان میں ایک الہ دین پارک اور مسجد اور قونیہ کلچر سینٹر تھا مگر ہم ایک دن میں کیا کیا دیکھ سکتے تھے۔

ہمیں کلچر سینٹر جانے کے لیے شمس کے اسٹیشن جانا تھا یہاں سے ہمیں ٹرام مل جاتی۔ شمس پہنچ کر میں نے عزیز سے کہا پہلے شمس کے مزار پر فاتحہ پڑھ لیتے ہیں۔ عزیز جو ہمیشہ مجھ سے اس معاملے پر بحث کیا کرتا تھا مگر یہاں آکر اس نے مجھ سے بحث بالکل نہیں کی اسے یہاں کا طریقہ پسند آیا تھا۔ پہلے ہم نے مزار پر فاتحہ پڑھی جب ہم باہر آرہے تھے تو کل جن صاحب سے ملاقات ہوئی تھی وہ آگئے سلام دعا کے بعد انہوں نے ایک پیکٹ مٹھائی کا اور پانی کے دو گلاس ہمیں پکڑا دیے۔

عزیز نے ان سے کہا ہم بھی کچھ دینا چاہتے ہیں۔ وہ ہماری بات سمجھ گئے۔ انہوں نے ان صاحب سے جو وہاں ظغرے وغیرہ صاف کررہے تھے کچھ کہا۔ وہ مزار کے ساتھ والے کمرے میں سے ایک ڈبا اٹھا لائے یہ چندے کا ڈبا تھا جو انہوں نے چھپا کر رکھا تھا کہ جس کی مرضی وہ دے سکتا ہے۔ چندہ مانگنے کی ضرورت نہیں تھی۔ یہاں آکر بہت سکون ملتا تھا، ساتھ خوشی بھی ہو رہی تھی۔ میں نے وہ تبرک بیگ میں رکھ لیا۔ سعید کے لیے، ان کو ہر تحفہ سے زیادہ خوشی ہوگی۔

شمس کے اسٹیشن پر ہمیں ٹرام مل گئی۔ یہاں ٹرام بہت جلدی سے چلتی ہیں کیوں کہ یہاں انقرہ یا استنبول کی طرح میٹرو سسٹم نہیں ہے۔ اس وقت یونیورسٹی اور کالج کے طالب علموں سے ٹرام بھری ہوئی تھی۔ ایک طالب علم نے کھڑے ہو کر مجھے بیٹھنے کے لیے اپنی سیٹ دے دی۔ ہمارے ساتھ ہی کوئی اور خاتون بھی سوار ہوئی تھیں ایک اور طالب علم نے ان کے لیے اپنی سیٹ خالی کردی۔ اس کا مطلب ہے کہ قونیہ میں ہمارے ملک جیسے آداب ہیں۔

چھوٹے اپنے بڑوں کا احترام کرتے ہیں۔ رومی کے مزار کے بعد دو تین اسٹاپ آئے پھر قونیہ کلچر سینٹر کا اسٹاپ آگیا۔ اس اسٹاپ پر تو تقریباً ساری ٹرام ہی خالی ہوگئی۔ اس سے اندازہ ہوا کہ قریب ہی کوئی یونیورسٹی یا کالج ہے۔ کلچر سینٹر ایک باغ سے گھرا ہوا تھا اور باغ بھی لمبی لمبی روشوں کے کناروں پر گلاب کی کیاریاں تھیں جو پھولوں سے بھری ہوئی تھیں۔ کلچر سینٹر کی کوئی چار دیواری نہیں تھی۔ ایک طرف سینٹر کی شان دار عمارت اور دوسری طرف وہ ایریا بنا تھا جہاں رقص درویش ہوتا ہے مگر کلچر سینٹر بند تھا۔ صرف ریسپشن پر ایک دو لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ ادارہ بھی حکومت کے زیر انتظام ہے۔

ہم نے گھوم پھر کر عمارت دیکھی۔ آرٹ گیلری اور اسکول آف آرٹ اس وقت بند تھا۔ کلچر سینٹر کے پچھلی طرف ہی ایک بہت بڑی عمارت تھی۔ درمیان میں پختہ میدان اور درخت لگے ہوئے تھے۔ بنچیں لگی ہوئی تھیں۔ یہ عمارت اتنی بڑی تھی کہ دو منزلہ، کمرے جن کی کھڑکیاں باہر کی طرف تھیں وہ دور تک چلی گئیں تھی۔ نوجوان لڑکے لڑکیاں اپنے بیگ کاندھوں پر لیے واپس بھی آرہے تھے اور جا بھی رہے تھے یقیناً یہ کوئی یونیورسٹی تھی۔ ہم جب واپس ٹرام اسٹیشن پر آرہے تھے تو سامنے کافی فاصلے پر ایک اور عمارت نظر آئی جو عجائب گھر تھا مگر ہمارا ارادہ یہاں جانے کا نہیں تھا تو ہم ٹرام اسٹیشن آگئے۔

عزیز نے کہا اماں میرا ارادہ کھانا کھانے کا نہیں ہے ہم کچھ پھل لے لیتے ہیں وہی دوپہر کے کھانے میں کھالیں گے مگر آس پاس کوئی پھل کی دکان نظر نہیں آئی۔ وہیں ایک صاحب انگوٹھیاں، تسبیحات بیچ رہے تھے۔ ہم نے ان سے مارکیٹ کا پوچھا تو وہ ساتھی دکان دار کو دکان دیکھنے کا کہہ کر ہمارے ساتھ چلے آئے اور سڑک کے اس پار اشارہ کر کے بتایا کہ سامنے کی طرف مارکیٹ ہے۔ ہم نے شکریہ ادا کیا تو انہوں نے کہا دعائیں اور واپس پلٹ گئے۔ سامنے قونیہ کی بلدیہ کی شان دار عمارت تھی۔ میں نے عزیز سے کہا تم جا کر پھل لے آؤ میں یہاں انتظار کرلیتی ہوں۔

ایک بہت خوب صورت فوارے کے گرد بنچیں لگی ہوئی تھیں، میں بھی ایک بنچ پر بیٹھ گئی۔ ادھر ایک فٹ پاتھ پر کچھ کام ہو رہا تھا، جسے پیلی پٹیاں لگا کر بند کردیا گیا تھا۔ دو مزدور کام کر رہے تھے۔ میرے پاس ایک لڑکی آکر بیٹھ گئی۔ کچھ دیر تو وہ چپ رہی پھر اس نے انگریزی میں پوچھا آپ کیا کسی کا انتظار کر رہی ہیں؟ میں نے اسے بتایا کہ میرا بیٹا مارکیٹ گیا ہے۔ وہ کہنے لگی میں سمجھی آپ کو دوسری طرف جانا ہے تو میں آپ کو بتادوں کہ ذرا گھوم کر جانے سے آپ دوسری طرف جاسکتی ہیں۔ ہماری بلدیہ بہت جلد کام کرتی ہے۔ کل ہی یہ فٹ پاتھ ٹوٹی تھی۔ آج ہی مرمت بھی ہوگئی۔

میں نے کہا یہ تو بہت اچھی بات ہے آپ کا میئر کون ہے؟ وہ کہنے لگی ہمارا میئر ایک سال کے لیے آتا ہے، مجھے تو اس کا نام معلوم نہیں ہے۔ میں تو خود آفس میں کام کرتی ہوں۔ میری کبھی میئر سے ملاقات نہیں ہوئی اور نام معلوم کر کے کرنا بھی کیا ہے۔ کام اچھا ہونا چاہیے یہ میئر اچھا کام کر رہا ہے، ہوسکتا ہے دوبارہ آجائے۔ ابھی دو ماہ بعد الیکشن ہونے والے ہیں۔ باتونی لڑکی اپنے میئر کی کارکردگی سنا رہی تھی جس کا اسے نام بھی یاد نہیں تھا۔ ارے یاد آیا آپ کو ہمارا قونیہ کیسا لگا۔ ابھی آپ نے کیا کیا دیکھا۔ میرے شہر کی خوشبو بہت پیاری ہے۔

اس نے ایک لمبی سانس کھینچی۔ ہاں آپ کا شہر بہت خوب صورت اور خوشبودار ہے۔ جب اتنے گلاب کھلے ہوں تو خوشبو تو آتی ہے۔ مجھے یہ لڑکی بہت پیاری اور معصوم لگی۔ آپ کو شاعری پسند ہے مجھے تو بہت پسند ہے۔ میں شاعری کرتی بھی ہوں، لیکن ٹرکش زبان میں، آپ کو ٹرکش زبان نہیں آتی ورنہ میں آپ کو اپنی شاعری سناتی۔ آپ کون سی زبان جانتی ہیں فارسی، اردو، عربی اس نے اپنا موبائل کھولا۔ میں نے کہا اردو اس نے مجھے دیکھا اور خوشی سے کہا پاکستان سے بہت محبت ہے۔

میں اپنی شاعری اردو میں سناتی ہوں۔ اس نے اردو میں اپنی شاعری کا ترجمہ سنایا۔ واہ بہت خوب تم بہت اچھی شاعری کرتی ہو۔ بہت خوشی ہوئی۔ آپ کو پسند آئی بہت شکریہ۔ اس نے گرم جوشی سے میرا ہاتھ دبایا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ میرا لنچ ٹائم اور دعا کا وقت ختم ہو رہا ہے۔ میں نے اس کو خدا حافظ کہتے ہوئے اس کا نام پوچھا ارلش فاطمی میرا نام ہے اور آپ کا نام کیا ہے۔ میں نے اس کو اپنا نام بتایا۔ کیا آپ ٹیچر ہیں، اگر مناسب لگے تو مجھے اپنا نمبر دے دیں۔

میں نے کہا پیاری شاعرہ بیٹی! میں معذرت خواہ ہوں کیوں کہ میں اپنے بیٹے کا موبائل استعمال کرتی ہوں جس کا مجھے نمبر یاد نہیں ہے اور میں شاعری تو نہیں کرتی مگر نثر لکھتی ہوں۔ وہ دوبارہ بیٹھ گئی اور محبت سے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر بولی، جب میں نے آپ کو یہاں بیٹھے دیکھا تھا تو میں سمجھ گئی تھی ہمارے درمیان کچھ مشترک ضرور ہے۔ میں نے کہا میری دعا ہے تم ترکی کی بہت بڑی شاعرہ ہو تمھیں بہت سارے انعامات ملیں۔

تشکرم تشکرم مجھے قونیہ میں بہت لوگ جانتے ہیں۔ مجھے انعام بھی ملے ہیں۔ ایک انعام تو میری بلدیہ کی نوکری ہے، جو مجھے شاعری کی وجہ سے ملی ہوئی ہے تاکہ میں سکون سے شاعری کرسکوں۔ کیا تمہارے ملک میں کوئی نوکری ملی ہوئی ہے۔ ہمارے ملک میں تو ایسا ہوتا ہے مگر میرا کام کلچر سینٹر سے رابطہ رکھنا ہے۔

میں نے نفی میں گردن ہلادی اب میں ترکی کی پیاری سی شاعرہ کو کیا بتاتی کہ ہمارے ملک میں ایسا کچھ نہیں ہوتا۔ اچھا میں چلتی ہوں اگر آپ فیس بک پر ہیں تو میں تلاش کرلوں گی۔ جب میں آپ کو فرینڈ ریکوسٹ بھیج دوں تو آپ قبول ضرور کرنا۔ آپ پہچان تو ضرور لیں گی۔ میں نے کہا بالکل ضرور مجھے خوشی ہوگی۔ اپنی شاعری ضرور بھیجنا۔ اس نے مجھے GulaGula کیا اور اعتماد سے چلتی ہوئی بلدیہ کی عمارت کی طرف چلی گئی مگر اپنی خوشبو چھوڑ گئی۔ پیارے لوگوں کی خوشبو بھی پیاری ہوتی ہے جو تادیر قائم رہتی ہے۔

عزیز واپس آیا تو خاصا لدا پھندا تھا۔ مختلف قسم کے پھل اور دو گلاس جوس اس کے ہاتھ میں تھے۔ وہ کہنے لگا جوس والا نماز پڑھ رہا تھا۔ میں نے اتنی دیر میں پھل لے لیے۔ پھر اس نے جوس بنا کر دیا تو دیر ہوگئی۔ یقیناً آپ بور تو نہیں ہوئی ہوں گی۔ آپ کو تو ایسی جگہیں پسند ہیں۔ میں نے اسے بتایا کہ میں بور بالکل نہیں ہوئی جتنی دیر تم مارکیٹ میں رہے ایک لڑکی میرے پاس آکر بیٹھ گئی تھی۔ اوہو اماں پھر لڑکی، کون تھی وہ! عزیز پریشان ہوگیا۔

میں نے اسے بتایا کہ وہ بہت پیاری لڑکی تھی۔ شاعری کرتی تھی، اس کی بلدیہ میں نوکری ہے، تو عزیز کو اطمینان ہوا۔ بہت ٹھنڈی اور خوش گوار ہوا چل رہی تھی۔ بہت پرسکون جگہ تھی۔ ہم کافی دیر وہاں بیٹھے رہے۔ عزیز نے بتایا کہ یہاں وہ مسجد بھی ہے جو جلادی گئی تھی پھر دوبارہ تعمیر ہوئی۔ اگر آپ کا ارادہ اسے دیکھنے کا ہے تو چلتے ہیں۔ میں نے کہا نہیں اب نہیں جاسکتے۔ ابھی ہوٹل چلتے ہیں شام کو فریش ہو کر الہ دین جائیں گے۔

عزیز کہنے لگا میرا خیال ہے کہ ہم ایک دن اور رک جاتے ہیں۔ مجھے قونیہ بہت اچھا لگا ہے۔ لوگ بھی بہت اچھے ہیں اور سکون بہت ہے اور آج شام کو الہ دین چلتے ہیں اور کل ہم مسجد دیکھ لیں گے۔ مسجد کا نام عزیرہ مسجد تھا اور جہاں سے عزیز پھل لے کر آیا تھا وہ اس مسجد کے حوالے سے عزیرہ کا علاقہ کہلاتا تھا۔ اور بھی کہیں چلانا ہوگا تو چلیں گے میرا دل یہاں لگ رہا ہے۔ عزیز صاحب تو نپے تلے پروگرام پر چلنے کے قائل ہیں۔ آج قونیہ کی محبت میں پروگرام بدل رہے تھے۔ میرے پاس انکار کی گنجائش کہاں تھی کیوں کہ میرا دل بھی یہاں لگ رہا تھا۔ واقعی شہر دلوں میں بس جاتے ہیں اور قونیہ ہمارے دلوں میں بس چکا تھا۔

شام کو جب ہم الہ دین کے لیے نکل رہے تھے تو حیان سے ملاقات ہوگئی۔ اس ہوٹل میں ہر وقت چائے تیار رہتی تھی تو کافی لوگ ڈائننگ ہال میں موجود تھے۔ ہم نے بھی چائے پینے کا ارادہ کیا، حیان بھی وہاں موجود تھا۔ عزیز نے اس سے کہا کہ ہماری بکنگ تو کل صبح تک کی ہے مگر ہم نے ایک دن بڑھا دیا ہے، کیا ہم ایک رات اور رہ سکتے ہیں۔

وہ خوش ہوگیا comewelMost عزیز یہ تمہاری جگہ ہے جب تک چاہے رہو۔ مگر ایک مسئلہ تھا کہ ہمیں استنبول کے ہوٹل کی بکنگ کینسل کروانی پڑتی یا پھر ہوٹل والوں سے ایک دن بڑھانے کی درخواست کرنی پڑتی۔ استنبول کے ہوٹل سے جواب آیا بکنگ کینسل ہوگئی، آگے نہیں بڑھ سکتی اور اب اگر آپ بکنگ کروائیں گے تو ایڈوانس پے منٹ کرنی ہوگی اور نئی بکنگ ہوگی۔ یہ کیا بات ہوئی۔ ہماری مرضی ہم کب آئیں کب جائیں۔ عزیز کو ہوٹل والوں کی بات بہت بری لگی، اس نے بکنگ کینسل کروادی اور نادر کو میسج کیا وہ ایک سرائے پر کسی ہوٹل میں کام کرتا تھا اور عزیز سے اس کا رابطہ تھا۔ نادر نے فوری طور پر میسج کا جواب دیا کہ تم جب بھی آؤ گے تمھیں کمرا تیار ملے گا۔ ساتھ ہی اس نے لوکیشن بھی بھیج دی تھی۔ یہ ہوٹل میٹرو اسٹیشن کے بالکل قریب تھا اور کرایہ بھی مناسب تھا اور ہوٹل کا نام Nila تھا۔

اب ہمیں اطمینان ہوگیا تھا۔ ہم قونیہ میں ایک دن اور رک سکتے تھے اور واپس استنبول پہنچ کر بھی ہوٹل مل جائے گا۔

الہ دین پارک یہاں سے زیادہ فاصلے پر نہیں تھا۔ یہ ایک پہاڑی پر بنا ہوا پارک ہے جس کے گلابوں نے قونیہ پہنچتے ہی ہمارا استقبال کیا تھا۔ قونیہ میں داخل ہوتے ہی جس جگہ پر پہلی نظر پڑی تھی وہ بھی پارک تھے اور گلاب تھے۔ قونیہ کے رہنے والے بھی گلاب جیسے تھے۔ ان کے لہجے محبت بھرے تھے رویے بھی محبت سے لبریز اور گلابوں کی خوشبو سے معطر تھے۔ لوگ کہتے ہیں قونیہ میں مدینہ کی خوشبو آتی ہے۔ کیوں نہ آئے قونیہ والے حضورﷺ کی محبت سے سرشار ہیں۔ وہ رومیؒ کے پرستار ہیں اور رومیؒ محمدﷺ کے عشق میں ڈوبے ہوئے ہیں۔

ہم نے جب انقرہ میں پھل لیے تھے تو ان پر قیمتیں درج تھیں۔ عزیز نے بتایا کہ جب میں نے دکان دار سے پھل لیے تو ان پر بھی قیمتیں درج تھیں لیکن اس نے پھل دیتے وقت ایک پیکٹ علیحدہ سے بنا کر دیا تو میں نے پوچھا اس کی کیا قیمت ہے تو اس نے کہا، تشکرم تمہارا شکریہ کہ تم نے مجھ سے پھل خریدے۔ وہ تو بار بار میرا شکریہ ادا کر رہا تھا۔ قونیہ والوں کے رویے کا اندازہ تو ہمیں قونیہ میں داخل ہوتے ہی ہوگیا تھا۔

جب ہم الہ دین پہنچے تو اس وقت مغرب کی نماز ختم ہوئی تھی۔ اس پارک میں ایک بہت قدیم اور بڑی مسجد موجود ہے جس کے نام سے یہ پارک الہ دین پارک مشہور ہے۔ یہ پوری مسجد لکڑی کی بنی ہوئی ہے اور تیرہویں صدی کی قائم شدہ ہے اور بہت خوب صورت بنی ہوئی ہے۔ اس مسجد اور باغ کا داخلی حصہ اتنا خوب صورت ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ سفید پتھر کے بنے ہوئے آبشار نما فوارے کافی اونچائی سے نیچے آکر خوب صورت حوض میں گرتے ہیں اور ان کے درمیان میں اوپر جانے والی سیڑھیاں ہیں اور دونوں گلاب کی کیاریاں ہیں۔ ہم جیسے ہی اوپر پہنچتے ہیں صرف حد نظر تک گلاب ہی گلاب ہیں۔

ہم مسجد کی سمت جانے کی بجائے ایک طرف بنچ پر بیٹھ گئے۔ لوگ مسجد سے باہر آکر سیڑھیوں سے واپس جا رہے تھے۔ لوگوں میں عورتیں اور مرد اور بچے اور نوعمر لڑکے لڑکیاں سب شامل تھے۔ ایک بات جو ہم نے نوٹ کی وہ خواتین کا لباس تھا۔ کسی بھی عورت نے مغربی لباس نہیں پہنا ہوا تھا۔

سب خواتین نے بے انتہا خوب صورت ٹرکش لباس پہنا ہوا اور خوب صورت اسکارف لیے ہوئے تھے اور سونا بھی بہت پہنا ہوا تھا خاص طور پر گلے میں بہت خوب صورت زیور پہنا ہوا تھا۔ ہم نے پورے قونیہ میں خواتین کا یہی اسٹائل دیکھا تھا۔ اکثر خواتین اکیلی اپنے بچوں کے ساتھ یا دوسری خواتین کے ساتھ گروپ بنی تھیں جو نماز سے فارغ ہو کر باغ میں چہل قدمی کر رہی تھیں۔

مجھے تو ایسا لگا جیسے یہاں مردوں سے زیادہ خواتین یا نوعمر لڑکے لڑکیاں تھے۔ ایک خاص بات ہم نے یہاں دیکھی کہ جو بھی ہمارے پاس سے گزرتا سلام ضرور کرتا۔ مجھے وہ خاتون یاد آگئیں جو ہمیں انقرہ کے اسٹیشن پر ملی تھیں۔ جو انقرہ جیسے موڈرن شہر میں رہ کر اپنے قونیہ کو یاد کررھی تھیں ہم یہاں اپنے چودھویں پڑاؤ کا اختتام کرتے ھیں۔

وطن سرینگر

غیر معیاری میٹریل کا استعمال

تعمیر و ترقی کے حوالے سے سرکاری سطح پر جو بھی اقدامات اٹھائے جارہے ہیں۔ متعلقہ محکمہ جات عمارتوں کی تعمیرات کیلئے جے کے ہاوسنگ بورڈ کو ٹھیکہ پر کام دیتے ہیں لیکن جے کے ہاوس بورڈ کی کارکردگی پر اب تک سوالیہ نشان لگ چکا ہے کیونکہ وادی کے شمال و جنوب میں جن سرکاری عمارتوں کو مذکورہ تعمیراتی ایجنسی نے ٹھیکہ پر لیا ہے۔ اس تعمیراتی کام سے نہ ہی متعلقہ محکمہ مطمئن ہے اور نہ ہی لوگ اس سے خوش ہیں بلکہ لوگوں کا الزام ہے کہ مذکورہ بورڈ کے ٹھیکہ دار ایک تو سست رفتاری سے کام کرتے ہیں اور دوسرا یہ ہے کہ تعمیراتی کام کے دوران ناقص اور غیر معیاری میٹرئیل کا استعمال عمل میں لاتے ہیں جس کے نتیجے میں خزانہ عامرہ کا لوٹ کھسوٹ ہورہا ہے اور مفاد عامہ کے خاطر منظور شدہ پروجیکٹوں کا بنیادی مقصد ہی فوت ہوجاتا ہے۔ وادی کے ہر چارسو جے کے ہاوس بورڈ نے اسپتالوں ،اسکولوں ،کالجوں اور دیگر سرکاری عمارتوں کو متعلقہ محکمہ جات سے ٹھیکہ لیا ہے اور منظور شدہ پروجیکٹوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے فنڈس بھی واگذار کئے جاچکے ہیں لیکن ایک دہائی سے زیادہ عرصہ سے تعمیراتی کام چل رہا ہے کام ادھورا ہی ہے۔جس سے لوگ بھی اور محکمہ جات کے افسران بھی ورطہ حیرت میں پڑگئے ہیں ۔حیرانگی کی بات ہے وادی کے متعدد مقامات پر ایک اسکیم کے نیوٹائپ پرائمری ہیلتھ سنٹروں یا سب ہیلتھ سنٹروں کی تجدید و مرمت اور تعمیرات کے لئے ہاوس بورڈ نے ٹھیکے لئے ہیں۔لیکن ستم ظریفی یہ ہے کہ نہ ہی مرمت عمل لائی گئی ہے اور تعمیراتی کام بھی نامکمل ہے۔اسی زیر تعمیر پرائمری ہیلتھ سنٹروں اور سب ہیلتھ سنٹروں پر دہائیوں سے کام جاری ہے لیکن ابھی تک ان اسپتالوں کو محکمہ صحت کے متعلقہ بلاک کو سپرد نہیں کیا جارہا ہے۔ یہاں یہ بات غور طلب ہے کہ ان اسپتالوں کی تعمیرات کے دوران غیر معیاری میٹرئیل کا استعمال عمل میں لایا گیا ہے جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ جے کے ہاوسنگ بورڈ کے ٹھیکہ دار مفاد عامہ کے بجائے اپنا ذاتی فائدہ تلاش کررہے ہیں۔حالانکہ ہاوس بورڈ کی جانب سے زیر تعمیر کاموں میں سست رفتاری اور غیر معیاری میٹرئیل کے استعمال سے سرکار کی پول کھل جاتی ہے ۔کیونکہ متعلقہ ٹھیکہ داروں کو سرکاری کاندروں کی پشت پناہی حاصل ہوتی ہے ۔جس کے نتیجے میں متعلقہ ٹھیکہ دار لوٹ کھسوٹ مچانے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑتے ہیں ۔خزانہ عامرہ کا لوٹ ہونے کے ساتھ ساتھ تعمیر و ترقی کا باب بھی بُری طرح متاثر ہورہا ہے ۔حالانکہ عوامی سطح پر سرکاری تعمیراتی کیلئے کافی تگدو کی جارہی ہے کیونکہ یہ دفاتر ،اسپتال ،اسکول ،کالج مفاد عامہ پر مبنی ہوتے ہیں۔اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہاوسنگ بورڈ کے ٹھیکہ داروں کو جواب دہ بنایا جائے اور ان کا احتساب کیا جائے اور نامکمل تعمیراتی کاموں کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے تاکہ لوگوں کے خدشات وتحفظات بھی دور ہوسکیں گے۔

سعودی عرب اور انڈیا کی تیل کی قیمتوں پر آپس میں کیوں ٹھن گئی ہے؟

انڈیا کے وزیر تیل نے
اپنے بیان میں مزید کہا کہ نجی کمپنیوں کے
پاس تیل کے ذخائر 64.5 دن تک انڈیا
کی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے کافی ہیں۔
یہی کچھ وجوہات ہیں جن کی بنیاد پر انڈیا مزید
تیل درآمد نہیں کر رہا ہے۔ یوں انڈیا کے تمام
ذخائر 74 دن تک انڈیا کی ضرورت کو پورا کر
سکتے ہیں۔ دھرمندرا پردھان کے مطابق دوسرے
مرحلے پر انڈیا کے ان ذخائر میں مزید اضافہ کیا
جائے گا۔ ان کے مطابق چار ملین میٹرک ٹن کا
سٹریٹجک ذخیرہ اڑیسہ کے مقام چاندی خول اور
25 لاکھ میٹرک ٹن کا ذخیرہ کرناٹکا کے مقام
پادور میں تیار کیا جارہا ہے۔ یہ نئے
دو ذخائر انڈیا کی 12 دن تک تیل
کی ضرورت پوری کر سکیں گے۔

زبیر احمد
بی بی سی نیوز، دہلی

گذشتہ کچھ برسوں میں سعودی عرب اور انڈیا ایک دوسرے کے بہت قریب آ گئے ہیں۔ دونوں ممالک میں سیاسی، سفارتی، عسکری، سکیورٹی اور تجارتی تعلقات قائم ہوئے اور پھر کبھی انڈیا اور کبھی سعودی عرب کی قیادت ایک دوسرے کی مہمان بنی۔ چھ برسوں میں انڈیا کے وزیر اعظم نریندر مودی دو بار سعودی عرب کا دورہ بھی کر چکے ہیں۔ مگر بین الاقوامی تعلقات میں ہمیشہ 'سب اچھا' کی رپورٹ نہیں ہوتی اور ہر ملک اپنے بہترین قومی مفاد کو مقدم رکھتا ہے۔ یہی کچھ ان دو دوست ممالک کے معاملے میں بھی ہوا ہے اور اب اس کی وجہ بنی ہے تیل کی قیمتیں۔ خبر یہ ہے کہ سعودی عرب اور انڈیا میں خام تیل کی قیمت کے تعین پر آپس میں ٹھن گئی ہے۔

حال ہی میں انڈیا کے تیل اور گیس کے وزیر دھرمندرا پردھان نے اپنے سعودی ہم منصب عبدالعزیز بن سلمان ال سعود کے اس بیان پر اعتراض کیا ہے، جس میں انھوں نے انڈیا سے کہا کہ وہ خام تیل کی قیمتیں کم کریں۔ سعودی عرب نے انڈیا کو ہدایت کی کہ وہ تیل کے ذخائر کو استعمال میں لائے جو اس نے گذشتہ برس اس وقت خریدا تھا جب عالمی منڈی میں تیل کی قیمتیں انتہائی کم تھیں اور اس طرح سب حساب برابر ہو جائے گا۔ سعودی عرب کی طرف سے یہ بیان انڈیا کو اس قدر ناگوار گزرا کہ وزیر اعظم مودی کی کابینہ کے وزیر پٹرولیم دھرمندرا پردھان نے سعودی وزیر پٹرولیم کے بیان کو ہی سفارتی آداب کی خلاف ورزی قرار دیا ہے۔ انھوں نے واضح طور پر کہا کہ 'میں ایسے طریقہ کار سے اختلاف رکھتا ہوں۔ انڈیا کی تیل کے ذخائر کو استعمال کرنے کے بارے میں ایک اپنی حکمت عملی ہے۔ ہم خود اپنے مفادات کا صحیح معنوں میں ادراک رکھتے ہیں۔' اس بحث سے قبل کہ یہ تنازع انڈیا اور سعودی عرب کے تعلقات پر کس طرح اثر انداز ہو سکتا ہے پہلے یہ جائزہ لیتے ہیں کہ انڈیا میں تیل کا کتنا ذخیرہ موجود ہے اور اسے کس طرح استعمال کیا جا سکتا ہے۔

گذشتہ ماہ انڈین پارلیمنٹ کے ایوان بالا، راجیہ سبھا، میں دھرمندرا پردھان نے اپنے ایک تحریری جواب میں کہا تھا کہ انڈیا نے گذشتہ سال اپریل/مئی کے مہینوں میں سٹریٹجک پیٹرولیم ریزرو کا خوب فائدہ اٹھایا، جب کورونا وائرس کی وبا پھوٹی اور پھر اس کے نتیجے میں لاک ڈاؤن لگانا پڑا۔ ان کے مطابق انڈیا کے اس بروقت اقدام کی وجہ سے سٹریٹجک پیٹرولیم ریزرو مکمل بھر چکا ہے اور اس بروقت اقدام سے انڈیا کو تقریباً 50 ارب کی بچت بھی ہوئی۔ انڈیا میں سٹریٹجک پیٹرولیم ریزرو لمیٹڈ انڈیا کی حکومت کا ایک محکمہ ہے جس کا کام تیل کے ذخائر میں اضافہ کرنا ہے۔ اس محکمے نے ابھی تک تین مختلف جگہوں پر 50 لاکھ میٹرک ٹن سے زیادہ کے ذخائر رکھے ہوئے ہیں۔ ان تین جگہوں کی نگرانی سٹریٹجک پیٹرولیم ریزرو کے پاس ہے۔ یہ ذخائر انڈیا کی دس دن تک ضرورت پوری کر سکتے ہیں۔

انڈیا کے وزیر تیل نے اپنے بیان میں مزید کہا کہ نجی کمپنیوں کے پاس تیل کے ذخائر 64.5 دن تک انڈیا کی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے کافی ہیں۔ یہی کچھ وجوہات ہیں جن کی بنیاد پر انڈیا مزید تیل درآمد نہیں کر رہا ہے۔ یوں انڈیا کے تمام ذخائر 74 دن تک انڈیا کی ضرورت کو پورا کر سکتے ہیں۔ دھرمندرا پردھان کے مطابق دوسرے مرحلے پر انڈیا کے ان ذخائر میں مزید اضافہ کیا جائے گا۔ ان کے مطابق چار ملین میٹرک ٹن کا سٹریٹجک ذخیرہ اڑیسہ کے مقام چاندی خول اور 25 لاکھ میٹرک ٹن کا ذخیرہ کرناٹکا کے مقام پادور میں تیار کیا جارہا ہے۔ یہ نئے دو ذخائر انڈیا کی 12 دن تک تیل کی ضرورت پوری کر سکیں گے۔

انڈیا میں تیل اتنا مہنگا کیوں؟

چار ماہ قبل تیل پیدا کرنے والے ممالک کی تنظیم اوپیک نے گذشتہ سال مارچ سے بین الاقوامی منڈیوں میں خام تیل کی تیزی سے گرتی قیمتوں پر قابو پانے کے لیے پیداوار میں کمی کر دی تھی۔ خود سعودی عرب نے بھی پیداوار کم کر دی۔ اسی وجہ سے پیٹرول کی قیمت میں ایک بار پھر اضافہ ہونا شروع ہو گیا۔ پیٹرول اور ڈیزل کی بڑھتی قیمتیں انڈیا میں ایک متنازع مسئلہ بن چکی ہیں۔ بدھ کے روز سب سے مہنگا پیٹرول جبل پور میں دستیاب تھا اور اس کی قیمت 98.57 روپے فی لیٹر تھی۔ انڈیا میں پیٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں کا انحصار بین الاقوامی مارکیٹ کی قیمتوں پر ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر بین الاقوامی منڈی میں تیل کی قیمت کم ہوتی ہے یا بڑھ جاتی ہے تو پھر انڈیا میں بھی اسی طرح کا اتار چڑھاؤ دیکھنے میں آنا چاہیے۔ لیکن پچھلے سال عام صارفین کو تیل کی قیمتوں میں کمی کا فائدہ نہیں پہنچا کیونکہ حکومت نے دو بار ایکسائز ڈیوٹی میں اضافہ کیا۔

آئل اینڈ نیچرل گیس کارپوریشن لمیٹڈ (او این جی سی) کے سابق چیئرمین آر ایس شرما کہتے ہیں کہ 'جب یہ حکومت سنہ 2014 میں برسر اقتدار آئی تھی تو اس وقت سے تیل کی قیمت 106 ڈالر فی بیرل تھی۔ تب سے قیمتوں میں کمی واقع ہوتی رہی ہے۔' ان کے مطابق 'ہمارے وزیر اعظم نے یہ بھی مذاق کرتے ہوئے کہا کہ میں خوش قسمت ہوں کہ جب سے میں اقتدار میں آیا ہوں، تیل کی قیمتیں کم ہو رہی ہیں۔ اس وقت پیٹرول کی قیمت 72 روپے فی لیٹر تھی۔ حکومت نے انڈیا میں قیمت کم نہیں ہونے دی۔ اس کے بجائے حکومت نے ایکسائز ڈیوٹی میں اضافہ کیا۔

اب اس سال بین الاقوامی منڈی میں خام تیل کی قیمت 71 ڈالر فی بیرل تک پہنچ گئی ہے اور اب یہ فی بیرل 64.5 کے قریب ہے۔ جنوری میں سعودی عرب کا ایک انتہائی اہم خریدار ہونے کی وجہ سے انڈیا کی حکومت نے سعودی عرب سے پیداوار بڑھانے کی درخواست کی تھی لیکن اس کا سعودی عرب پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ اس وقت بھی دونوں ممالک کے مابین تناؤ کی فضا تھی۔ مارچ میں انڈیا نے اوپیک ممالک اور سعودی عرب سے خام تیل کی پیداوار بڑھانے کا مطالبہ کیا۔ لیکن ایک بار پھر انڈیا نے نہیں سنا اور جب انڈیا نے اس پر مایوسی کا اظہار کیا تو سعودی عرب کے وزیر نے کہا کہ انڈیا کو سستے داموں پر خریدے گئے خام تیل کے سٹریٹجک ذخائر کا استعمال کرنا چاہیے۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر انڈیا سعودی وزیر کے بیان سے مایوس ہے تو یہ ٹھیک ہے کیونکہ جب بھی کوئی ملک اپنے سٹریٹجک تیل کے ذخائر کو استعمال کرتا ہے تو یہ اس کا اپنا داخلی معاملہ ہوتا ہے۔ دوسری بات اسٹریٹجک ریزرو کے استعمال سے متعلق ایک بین الاقوامی معاہدہ ہے، جس کا انڈیا بھی ایک رکن ہے۔ اس معاہدے کے رکن ممالک اس تنظیم کے قواعد کے مطابق ایسے فیصلے خود کرنے کے مجاز ہیں۔ انڈیا میں پٹرولیم اور گیس بہت کم مقدار میں دستیاب ہیں، لہٰذا وہ درآمد کی جاتی ہیں۔ ملک کو بیرون ملک سے پٹرولیم مصنوعات کی درآمد کے لیے گذشتہ سال اپنے اخراجات کا 85 فیصد استعمال کرنا پڑا، جس پر 120 بلین ڈالر کی لاگت آئی۔ انڈیا کو اپنی بہت بڑی معیشت کی ترقی کے لیے بہت زیادہ خام تیل کی ضرورت ہے۔ انڈیا کی معاشی ترقی کے لیے انڈیا کو مزید خام تیل کی ضرورت ہے کیونکہ انڈیا میں تیل کو ایندھن کے طور پر بہت زیادہ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس وقت انڈیا دنیا کے سب سے بڑے برآمد کنندگان سعودی عرب سمیت دیگر عرب ممالک سے اپنا 25 فیصد خام تیل درآمد کرتا ہے۔ امریکہ اور روس بھی ان بڑے ممالک میں شامل ہیں جو انڈیا کو بڑی مقدار میں خام تیل کی فراہمی کرتے ہیں۔

توانائی کی پالیسی

حکمراں جماعت بی جے پی کے ترجمان گوپال کرشنا اگروال کا موقف ہے کہ اب وقت آ گیا ہے کہ انڈیا خلیجی ممالک پر انحصار کم کرے اور ایران اور وینزویلا سے اپنی ضروریات پوری کرے۔ دونوں ممالک کی جانب سے امریکی پابندیوں کی وجہ سے انڈیا نے تیل کی درآمد روک دی ہے۔ دونوں ممالک ایک وقت میں انڈیا کو بھاری مقدار میں تیل فروخت کرتے تھے۔ سنگاپور میں انڈین نژاد توانائی سے متعلق امور کی ماہر وندنا ہری نے مشورہ دیا ہے کہ انڈیا طویل المدتی پالیسیوں پر توجہ دے اور صاف توانائی اور توانائی کے دیگر ذرائع کو بھی بروئے کار لائے۔ پٹرول اور ڈیزل کی نیپال سے انڈیا کو سمگلنگ بھی انڈیا کے لیے پریشانی کا باعث بنتی ہے۔ انڈین حکومت طویل المدتی حل کے لیے متعدد سکیمیں شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے 17 فروری کو تمل ناڈو میں اپنی ایک تقریر میں توانائی کے دیگر ذرائع کو بروئے کار لانے اور خام تیل پر انحصار کم کرنے پر بھی زور دیا۔ کچھ ماہرین تجویز دیتے ہیں کہ انڈیا تیل کے سٹریٹجک ذخائر میں اضافہ کرے یعنی سٹاک کو 74 دن سے بڑھا کر 90 دن کر دیا جائے۔

اگرچہ سٹریٹجک ریزرو ہنگامی وقت کے لیے ہوتا ہے، اگر تیل کی قیمت بین الاقوامی منڈی میں تباہی یا جنگ کی وجہ سے بہت بڑھ جائے تو ذخیرہ شدہ تیل استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس وقت امریکہ نے دنیا میں اس طرح کے سب سے بڑے ذخائر قائم کر رکھے ہیں۔ امریکہ اور چین کے بعد انڈیا سب سے زیادہ تیل درآمد کرتا ہے۔ لہٰذا ماہرین ریزرو میں اضافے پر زور دیتے ہیں۔ تیل کا ایک بڑا درآمد کنندہ ہونے کی وجہ سے بین الاقوامی سطح پر انڈیا کی ایک اہمیت ہے۔ لیکن اگر سعودی عرب نے انڈیا کی بات بالکل ہی نہیں مانی تو ماہرین کا کہنا ہے کہ اس سے دونوں ممالک کے درمیان حال ہی میں قائم ہونے والے قریبی تعلقات میں فرق پڑ سکتا ہے۔

گذشتہ چھ برس میں وزیر اعظم نریندر مودی دو بار سعودی عرب کا دورہ کر چکے ہیں، تب سے اب تک، تیل فروخت کرنے والے ملک کی حیثیت سے انڈیا کی نظر میں سعودی عرب کی حیثیت ختم نہیں ہوئی ہے۔ سعودی عرب تیل کی برآمدات پر اپنی معیشت کا انحصار کم کرنے کے لئے انڈیا میں سرمایہ کاری کے مواقع تلاش کر رہا ہے۔ اس نے انڈیا میں 100 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ دسمبر میں سعودی عرب نے انڈیا کو یقین دلایا کہ انڈیا میں اس کی سرمایہ کاری کے منصوبے ابھی زیر غور ہیں۔ اس کے علاوہ دونوں ممالک کے مابین عسکری اور سکیورٹی امور میں گہرا تعلق پیدا ہوا ہے۔ ماہرین کا خیال ہے کہ دونوں ممالک کو ایک دوسرے کی اشد ضرورت ہے۔ چین کے بعد انڈیا سعودی عرب کا سب سے بڑا خریدار ہے اور عراق کے بعد سعودی عرب انڈیا کو خام تیل کی فراہمی کرنے والا سب سے بڑا ملک ہے۔ سعودی عرب کی توانائی کی صنعت اور انڈیا کی ٹیکنالوجی پر سبقت آنے والے کئی برسوں تک دونوں ممالک کے تعلقات کو مزید تقویت دے گی اور یوں یہ دونوں اپنے اپنے قومی مفادات کے تحفظ کے لیے ایک دوسرے کے مزید قریب آ جائیں گے۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر
انڈیا سعودی وزیر کے بیان سے مایوس ہے
تو یہ ٹھیک ہے کیونکہ جب بھی کوئی ملک اپنے
سٹریٹجک تیل کے ذخائر کو استعمال کرتا ہے تو یہ
اس کا اپنا داخلی معاملہ ہوتا ہے۔ دوسری بات
اسٹریٹجک ریزرو کے استعمال سے متعلق ایک بین
الاقوامی معاہدہ ہے، جس کا انڈیا بھی ایک رکن ہے۔
اس معاہدے کے رکن ممالک اس تنظیم کے قواعد کے
مطابق ایسے فیصلے خود کرنے کے مجاز ہیں۔ انڈیا میں
پٹرولیم اور گیس بہت کم مقدار میں دستیاب ہیں، لہٰذا
وہ درآمد کی جاتی ہیں۔ ملک کو بیرون ملک سے پٹرولیم
مصنوعات کی درآمد کے لیے گذشتہ سال اپنے
اخراجات کا 85 فیصد استعمال کرنا پڑا، جس پر
120 بلین ڈالر کی لاگت آئی۔ انڈیا کو اپنی بہت
بڑی معیشت کی ترقی کے لیے بہت زیادہ خام تیل کی
ضرورت ہے۔ انڈیا کی معاشی ترقی کے لیے انڈیا کو
مزید خام تیل کی ضرورت ہے کیونکہ انڈیا میں تیل کو
ایندھن کے طور پر بہت زیادہ استعمال کیا جاتا ہے۔
اس وقت انڈیا دنیا کے سب سے بڑے برآمد کنندگان
سعودی عرب سمیت دیگر عرب ممالک سے اپنا 25
فیصد خام تیل درآمد کرتا ہے۔ امریکہ اور روس
بھی ان بڑے ممالک میں شامل ہیں
جو انڈیا کو بڑی مقدار میں خام
تیل کی فراہمی کرتے ہیں۔

باقیات

101
حلقے کے ممبر پارلیمنٹ سید آغا روح اللہ نے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کی جانب سے ان کے بارے میں دیئے گئے بیان کے بعد لب کشائی کرتے ہوئے کہا کہ قوم نیشنل کانفرنس کانگریس ،پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی ،بھارتیہ جنتا پارٹی یا کسی اور سیاسی پارٹی کی محتاج نہیں ہے ۔انہوں نے کہا 2024 کے اسمبلی الیکشن میں جموں وکشمیر کے عوام نے تمام پارٹیوں کو ایک طرف چھوڑ کر این سی کو اس لئے چنا تھا کہ وہ ان کے جذبات احساسات کی قدر کریگی ۔انہوں نے کہا کہ اگر حکومت یہ محسوس کرتی ہے کہ اس نے سب کچھ عوام کی خواہشات اور احساسات کے مطابق کیا ہے تو پھر ڈر کس چیز کا، وہ لوگوں کو اپنے ساتھ لیکر چلنے کے لئے تیار کیوں نہیں ہوتی ہے ۔انہوں نے بڈگام، نگروٹہ اسمبلی حلقوں میں این سی کے اُمیدواروں کی نامزدگی کو وجود کی لڑائی قرار دیتے ہوئے کہا یہ لوگوں پر منحصر ہیں کہ وہ کس اُمیدوار کے حق میں اپنے ووٹ کا استعمال کرے تاہم جموں وکشمیر کے لوگوں نے اپنے جزبات احساسات ایک خاص پارٹی کے ساتھ منسوب کئے تھے تاہم یہ سیاسی پارٹی لوگوں کے جذبات احساسات کی قدر کرنے میں ناکام ثابت ہوئی۔

102
کہ سرکاری اسکول ہندوستان کے تعلیمی اصلاحات کے مستقبل کی رہنمائی کریں گے۔ لیفٹنٹ گورنر منوج سنہا نے کہا کہ ''ڈریم اسکول پروجیکٹ'' نے تعلیم اور اختراع کے ذریعے دونوں خطوں کو قریب لا کر کشمیر اور کیرالہ کے درمیان فاصلے کم کرنے میں مدد کی ہے۔انہوں نے کہا کہ اس منصوبے کا تصور 27 مارچ 2023 کو سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اور فضل اور شبانہ فاؤنڈیشن کے درمیان طے پانے والے ایم او یو کے بعد کیا گیا۔انہوں نے کہا کہ فاؤنڈیشن نے اس اقدام کو نافذ کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے، جس کا مقصد سرکاری اسکولوں کو جدید بنانا اور طلباء کو سیکھنے کے نئے ماڈلز سے جوڑنا ہے۔منوج سنہا نے کہا'' اس اقدام نے کیرالہ اور کشمیر کے درمیان فاصلے ختم کر دیے ہیں۔اس نے دونوں خطوں کو قریب لایا ہے، ہمارے کلاس رومز میں نئے آئیڈیاز، خواہشات اور سیکھنے کے ماڈل متعارف کرائے ہیں۔'' انہوں نے کہا کہ جموں وکشمیر انتظامیہ بھی تعلیمی شعبے کو تبدیل کرنے کے لیے خلوص نیت سے کام کر رہی ہے اور سیکھنے میں عالمی معیار کو یقینی بنانے کے لیے متحدہ عرب امارات کے شراکت داروں کے ساتھ تعاون کے لیے تیار ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ مستقبل ان کا ہے جو بڑے خواب دیکھنے کی ہمت رکھتے ہیں۔ پیشہ ورانہ تعلیم آنے والے سالوں میں ایک اہم کردار ادا کرے گی۔انہوں نے کہا ''جموں کشمیر میں ہزاروں اسکول پہلے سے ہی طلباء کو مستقبل کے لیے تیار کرنے کے لیے پیشہ ورانہ لیبز قائم کر رہے ہیں۔'' ایل جی سنہا نے کہا'' جموں وکشمیر کی تقدیر اس کے نوجوانوں کے ہاتھ میں ہے۔ان کی تخلیقی صلاحیتیں اور ہمت خطے کی ترقی کا تعین کرے گی۔ بڑا سوچیں، بڑے خواب دیکھیں، اور اپنے تعلیمی سفر میں جرات مندانہ قدم اٹھائیں۔'' منوج سنہا نے کہا'' اس اقدام نے کیرالہ اور کشمیر کے درمیان فاصلے ختم کر دیے ہیں۔اس نے دونوں خطوں کو قریب لایا ہے، ہمارے کلاس رومز میں نئے آئیڈیاز، خواہشات اور سیکھنے کے ماڈل متعارف کرائے ہیں۔'' انہوں نے کہا کہ جموں وکشمیر انتظامیہ بھی تعلیمی شعبے کو تبدیل کرنے کے لیے خلوص نیت سے کام کر رہی ہے اور سیکھنے میں عالمی معیار کو یقینی بنانے کے لیے متحدہ عرب امارات کے شراکت داروں کے ساتھ تعاون کے لیے تیار ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ مستقبل ان کا ہے جو بڑے خواب دیکھنے کی ہمت رکھتے ہیں۔ پیشہ ورانہ تعلیم آنے والے سالوں میں ایک اہم کردار ادا کرے گی۔انہوں نے کہا ''جموں کشمیر میں ہزاروں اسکول پہلے سے ہی طلباء کو مستقبل کے لیے تیار کرنے کے لیے پیشہ ورانہ لیبز قائم کر رہے ہیں۔'' ایل جی سنہا نے کہا'' جموں وکشمیر کی تقدیر اس کے نوجوانوں کے ہاتھ میں ہے۔ان کی تخلیقی صلاحیتیں اور ہمت خطے کی ترقی کا تعین کرے گی۔ بڑا سوچیں، بڑے خواب دیکھیں، اور اپنے تعلیمی سفر میں جرات مندانہ قدم اٹھائیں۔''

103
کو سہولیات بہم پہنچانے کیلئے وعدہ بند ہے ۔عارضی ملازمین کو مستقل نوکریاں فراہم کرنے کے سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جموں وکشمیر کے چیف سیکریٹری اٹل ڈولو کی سربراہی میں چھ رکنی کمیٹی کا قیام 25 مارچ 2025 کو عمل میں لایا گیا ہے ۔ اس کمیٹی نے 70 فیصد رپورٹ مکمل کر لی ہے اور 30 فیصد ابھی باقی ہے ۔ انہوں نے کہا کہ کمیٹی نے کیا سفارشات پیش کی ہیں اس بارے میں کسی بھی طرح کی جانکاری فی الحال نہیں ہے جب بھی رپورٹ حکومت کو سونپ دی جائے گی اس کا جائزہ لیا جائیگا اور مستقل نوکریاں فراہم کرنے کیلئے اقدامات اٹھائے جائیں گے ۔ وزیر اعلیٰ نے کسی بھی وقت کا تعین نہ کرتے ہوئے کہا کہ رپورٹ جتنی جلد انہیں مل جائے گی اس کا جائزہ لیکر عارضی ملازمین کو نوکریاں فراہم کرنے کیلئے اقدامات اٹھائے جائیں گے ۔ حالیہ سیلاب سے متاثرہ لوگوں کی امداد اور معاوضہ فراہم کرنے کے سوال کا جواب دیتے ہوئے جموں وکشمیر کے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کی جانب سے اس ضمن میں ایوان میں سوال ضرور پوچھا گیا تاہم میں یہ بات واضح کرتا چاہتا ہوں کہ ہمارا کام کرنے کا طریقہ الگ ہے،ہم مذہب اور ذات کی بنیاد پر امداد فراہم نہیں کرینگے بلکہ نقصان کو دیکھ کر امداد فراہم کرنے کیلئے اقدامات اٹھائیں گے ۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی حکومت کی جانب سے جب بھی سیلاب سے متاثرہ لوگوں کی باز آبادکاری کیلئے پیکیج فراہم ہوگا ہم معاوضہ فراہم کرنے میں ایک منٹ بھی ضائع نہیں کرینگے ۔ حالیہ سیلاب سے متاثرہ لوگوں کی امداد اور معاوضہ فراہم کرنے کے سوال کا جواب دیتے ہوئے جموں وکشمیر کے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کی جانب سے اس ضمن میں ایوان میں سوال ضرور پوچھا گیا تاہم میں یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارا کام کرنے کا طریقہ الگ ہے،ہم مذہب اور ذات کی بنیاد پر امداد فراہم نہیں کرینگے بلکہ نقصان کو دیکھ کر امداد فراہم کرنے کیلئے اقدامات اٹھائیں گے ۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی حکومت کی جانب سے جب بھی سیلاب سے متاثرہ لوگوں کی باز آبادکاری کیلئے پیکیج فراہم ہوگا ہم معاوضہ فراہم کرنے میں ایک منٹ بھی ضائع نہیں کرینگے۔

104
کے لیے وزیر اعظم مودی کی خصوصی ترجیح کے نتیجے میں، یہ خوش آئند ہے کہ دور دراز علاقوں کی ترقی کے لیے ہماری ہر درخواست اور اقدام کو ہمیشہ مثبت جواب ملا ہے''۔

105
میں آنے والے وقت میں انتخابات ہونے ہیں۔ذرائع کے مطابق، کمیشن ممکنہ طور پر ایس آئی آر کے پہلے مرحلے کی تفصیلات پیش کرے گا، جس میں تقریباً 10 سے 15 ریاستیں شامل ہوں گی۔ان میں وہ ریاستیں بھی شامل ہوسکتی ہیں جہاں 2026 میں اسمبلی انتخابات متوقع ہیں، جیسے تمل ناڈو، مغربی بنگال، کیرالہ، آسام اور پڈوچیری۔ وہ ریاستیں جہاں فی الحال بلدیاتی انتخابات جاری ہیں یا جلد ہونے والے ہیں، انہیں فی الوقت اس عمل سے مستثنیٰ رکھا جا سکتا ہے۔ یاد رہے کہ بہار میں حال ہی میں ایس آئی آر کی کارروائی مکمل ہوئی ہے، جس کے بعد وہاں نئی ووٹر لسٹ 30 ستمبر کو جاری کی گئی۔اس فہرست میں تقریباً 7.42 کروڑ ووٹر درج کیے گئے ہیں۔ تاہم، بہار میں یہ عمل تنازعات کا شکار رہا اور اس کے خلاف سپریم کورٹ میں سماعت جاری ہے۔ذرائع کے مطابق، ہر ریاست میں آخری بار ہوئے ایس آئی آر کو 'کٹ آف' سال کے طور پر مانا جائے گا۔جیسے بہار میں 2003 کی ووٹر لسٹ کو بنیاد بنایا گیا تھا، ویسے ہی دیگر ریاستوں میں بھی گزشتہ ایس آئی آر کے دوران تیار شدہ فہرستوں کو معیار کے طور پر اپنایا جائے گا۔ بیشتر ریاستوں میں یہ آخری عمل 2002 سے 2004 کے درمیان ہوا تھا۔الیکشن کمیشن کے مطابق، اس خصوصی مہم کا بنیادی مقصد غیر قانونی ووٹروں، بالخصوص غیر ملکی تارکین وطن کے ناموں کو فہرست سے ہٹانا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ بنگلہ دیش اور میانمار سے غیر قانونی طور پر آئے افراد کی نشاندہی اور ان کے اندراجات ختم کرنے پر زور دیا جائے گا۔اگرچہ بہار میں بھی یہی مقصد بتایا گیا تھا، مگر کمیشن نے اب تک ہٹائے گئے غیر ملکی ووٹروں کے اعداد وشمار عام نہیں کیے۔ اپوزیشن جماعتوں کا الزام ہے کہ اس عمل کا مقصد غریبوں، مہاجروں، بے گھر افراد اور اقلیتی طبقات کو نشانہ بنانا ہے۔الیکشن کمیشن اب تک دو بار ریاستی الیکشن افسران کے ساتھ اجلاس کر چکا ہے تاکہ اس مہم کی تیاری مکمل کی جا سکے۔کئی ریاستوں نے اپنی پرانی ووٹر لسٹیں ویب سائٹس پر عام کر دی ہیں تاکہ شہری اپنی تفصیلات کی جانچ کر سکیں۔ مثال کے طور پر، دہلی میں 2008 کی ووٹر لسٹ آن لائن دستیاب ہے جبکہ اتراکھنڈ نے 2006 کی فہرست جاری کی ہے۔

106
سیمناروں اور اخلاقی حکمرانی اور احتیاطی چوکسی پر مباحثوں کا انعقاد سرکاری محکموں اور سرکاری اداروں میں کیا جانا ہے۔ یہ اقدامات ملک بھر میں انتظامیہ میں شفافیت اور جوابدہی کے کلچر کو فروغ دینے میں تمام متعلقہ افراد کی فعال شمولیت کی حوصلہ افزائی کے لئے کئے جا رہے ہیں۔

107
میں ان کے ذریعہ لکھے گئے ایک میڈیا مضمون کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ کسانوں کو بطور کاروباری بااختیار بنانے، ہر ضلع کو پروسیسنگ ہب میں تبدیل کرنے، اور اس بات کو یقینی بنانے کے ذریعے حاصل کیا جائے گا کہ ہندوستان کی ترقی کے ثمرات ہر گھر تک پہنچیں۔وزیر خزانہ سیتارامن نے مزید کہا کہ تعاون پر مبنی وفاقیت کی حقیقی روح میں، مرکز اور ریاستوں کو ان کامیاب ماڈلز کو ملک بھر میں پھیلانے اور نقل کرنے کے لیے ہاتھ ملانا چاہیے۔اس ماہ کے شروع میں، سیتارمن نے کسانوں کو زرعی آمدنی کو بڑھانے کیلئے مکمل تعاون کا یقین دلایا، کیونکہ اس نے یہاں کسانوں کی تربیت اور مشترکہ سہولت مرکز اور ایک نئے زرعی پروسیسنگ یونٹ کا افتتاح کیا۔کرناٹک میں اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے، انہوں نے سوائل ہیلتھ کارڈ، کھاد، مالی امداد، اور اناج اور دالوں کے لیے بڑھتی ہوئی ایم ایس پی جیسے اقدامات پر روشنی ڈالی۔انہوں نے کہا کہ یہ کسانوں کو بطور کاروباری بااختیار بنانے، ہر ضلع کو پروسیسنگ ہب میں تبدیل کرنے، اور اس بات کو یقینی بنانے کے ذریعے حاصل کیا جائے گا کہ ہندوستان کی ترقی کے ثمرات ہر گھر تک پہنچیں۔وزیر خزانہ سیتارامن نے مزید کہا کہ تعاون پر مبنی وفاقیت کی حقیقی روح میں، مرکز اور ریاستوں کو ان کامیاب ماڈلز کو ملک بھر میں پھیلانے اور نقل کرنے کے لیے ہاتھ ملانا چاہیے۔اس ماہ کے شروع میں، سیتا رمن نے کسانوں کو زرعی آمدنی کو بڑھانے کیلئے مکمل تعاون کا یقین دلایا، کیونکہ اس نے یہاں کسانوں کی تربیت اور مشترکہ سہولت مرکز اور ایک نئے زرعی پروسیسنگ یونٹ کا افتتاح کیا۔کرناٹک میں اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے، انہوں نے سوائل ہیلتھ کارڈ، کھاد، مالی امداد، اور اناج اور دالوں کے لیے بڑھتی ہوئی ایم ایس پی جیسے اقدامات پر روشنی ڈالی۔

108
کی کوشش کی۔تاہم اسپیکر نے کہا کہ کوئی بھی کنویں میں داخل نہیں ہوگا اور ارکان سے کہا کہ وہ ایوان کی سجاوٹ کو برقرار رکھیں۔اسپیکر نے مزید کہا''اسے (پٹھانیا) کو بولنے دیں یہاں تک کہ اگر آپ کو وہ جو کہتا ہے اسے پسند نہیں کرتے اور بی جے پی ممبر اسمبلی کو جاری رکھنے کی اجازت دی۔ پٹھانیا نے کہا کہ ایک ایسا مسئلہ جو عدالت کے سامنے زیر التوا ہے اس پر ایوان میں بحث نہیں ہوسکتی۔اس کا جواب دیتے ہوئے گریز سے نیشنل کانفرنس ممبر اسمبلی نذیر احمد خان گریزی نے پوچھا''کیا اس ریاست کو ڈی سی چلائیں گے؟'' انہوں نے کہا'' اگر ملک نے کوئی ملک دشمن کام کیا ہے تو ہم نے کبھی اس کی حمایت نہیں کی اور نہ ہی کبھی حمایت کریں گے۔ (لیکن)، کیا ڈی سی کسی کو جیل بھیج سکتا ہے؟ آج، یہ ملک ہے، کل، یہ کوئی بھی ہوسکتا ہے، یہ آپ ہوسکتا ہے۔ یہ ایوان سپریم ہے، ہم اس معاملے پر بات کر سکتے ہیں۔'' انہوں نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جو اس بات کی تحقیقات کرے کہ آیا ملک کو حراست میں لینے کی ضرورت ہے۔

109
سوال کے جواب میں وزیر اعلیٰ نے کہا کہ حکومت کوئی نئی پالیسی نہیں لا رہی ہے کیوں کہ موجودہ فریم ورک اس مسئلے کو مناسب طریقے سے حل کرتا ہے۔انہوں نے کہا،''وزیر نے درست جواب دیا ہے۔ سوال یہ نہیں کہ پالیسی موجود نہیں بلکہ یہ کہ کیا نئی پالیسی کی ضرورت ہے۔ ہم کوئی نئی پالیسی متعارف نہیں کر رہے کیونکہ اس کی ضرورت نہیں ہے۔''عمر عبداللہ نے زمین سے محروم افراد کے لئے حکومت کے اقدام کی وضاحت کرتے ہوئے کہا، ''ہم پہلے ہی اعلان کر چکے ہیں کہ بے زمین کنبوں کو رہائشی مکانات کی تعمیر کے لئے پانچ مرلہ زمین دی جائے گی۔ ضروری دستاویزات کا عمل جاری ہے۔ رہائشیوں کے لئے زمین لیز پر دی جائے گی۔''علاقائی مساوات کے حوالے سے خدشات پر وزیر اعلیٰ نے سختی سے کسی بھی قسم کی امتیاز کی تردید کی۔انہوں نے زور دیتے ہوئے کہا، ''ہماری پالیسی کسی ایک خطے کے لئے امداد مانگنے اور دوسرے کو نظر انداز کرنے کی نہیں ہے سوال یہ نہیں کہ پالیسی موجود نہیں بلکہ یہ کہ کیا نئی پالیسی کی ضرورت ہے۔ہم کوئی نئی پالیسی متعارف نہیں کر رہے کیونکہ اس کی ضرورت نہیں ہے۔''عمر عبداللہ نے زمین سے محروم افراد کے لئے حکومت کے اقدام کی وضاحت کرتے ہوئے کہا،''ہم پہلے ہی اعلان کر چکے ہیں کہ بے زمین کنبوں کو رہائشی مکانات کی تعمیر کے لئے پانچ مرلہ زمین دی جائے گی۔ ضروری دستاویزات کا عمل جاری ہے۔رہائشیوں کے لئے زمین لیز پر دی جائے گی۔''علاقائی مساوات کے حوالے سے خدشات پر وزیر اعلیٰ نے سختی سے کسی بھی قسم کی امتیاز کی تردید کی۔انہوں نے زور دیتے ہوئے کہا،'' ہماری پالیسی کسی ایک خطے کے لئے امداد مانگنے اور دوسرے کو نظر انداز کرنے کی نہیں ہے۔ ہمارا ایسا کوئی ارادہ نہیں۔''وزیر اعلیٰ نے کہا کہ مرکزی حکومت کی ٹیمیں جن میں مرکزی وزیر برائے داخلہ اور وزیر برائے زراعت بھی شامل تھے، مقامی حکام کے ساتھ مل کر متاثرہ علاقوں کا دورہ کر چکی ہیں۔عمر عبداللہ نے ایوان کو آگاہ کیا،''مشترکہ جائزے کے بعد یہ بات سامنے آئی کہ صوبہ جموں کو کشمیر کے مقابلے میں زیادہ نقصان پہنچا ہے۔اس کے مطابق ہم نے ایک امدادی پیکیج تیار کیا ہے جو مرکزی حکومت کو منظوری کے لئے بھیجا جا رہا ہے۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ مرکزی حکومت کی ٹیمیں جن میں مرکزی وزیر برائے داخلہ اور وزیر برائے زراعت بھی شامل تھے، مقامی حکام کے ساتھ مل کر متاثرہ علاقوں کا دورہ کر چکی ہیں۔عمر عبداللہ نے ایوان کو آگاہ کیا،''مشترکہ جائزے کے بعد یہ بات سامنے آئی کہ صوبہ جموں کو کشمیر کے مقابلے میں زیادہ نقصان پہنچا ہے۔اس کے مطابق ہم نے ایک امدادی پیکیج تیار کیا ہے جو مرکزی حکومت کو منظوری کے لئے بھیجا جا رہا ہے۔''انہوں نے یقین دلایا کہ پیکیج کی منظوری کے بعد امدادی رقوم کی تقسیم بغیر کسی جانبداری یا طرفداری کے شروع ہوجائے گی۔وزیر اعلیٰ نے کہا،''امداد کی تقسیم میں نہ سیاست ہوگی، نہ مذہب، نہ علاقائی امتیاز، جہاں نقصان ہوا ہے وہاں معاوضہ ضرور دیا جائے گا۔'' اس سے قبل وزیر برائے سماجی بہبود سکینہ ایتو نے کہا کہ حکومت نے حالیہ سیلاب متاثرین کے لئے کوئی نئی بحالی پالیسی وضع نہیں کی ہے۔تاہم، ایک تجویز زیر غور ہے کہ آفات سماوی (سیلاب، لینڈ سلائیڈ، بادل پھٹنے، زلزلے وغیرہ) سے متاثرہ بے زمین کنبوں کو رہائشی مقاصد کے لئے پانچ مرلہ ریاستی زمین لیز پر دی جائے۔

110
منڈیوں'' کی اپ گریڈیشن کے لئے بالترتیب 1.28 کروڑ اور 3.68 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ باغبانی کے بڑھتے ہوئے مطالبات کو پورا کرنے کے لئے پلوامہ کے علاوہ دیگر اضلاع میں سی اے سٹوریج یونٹوں کے قیام کے امکانات تلاش کئے جا رہے ہیں۔اس موقعہ پر ممبران اسمبلی ایم وائی تاریگامی، غلام محی الدین میر اور جاوید ریاض بیدار نے اس موضوع پر ضمنی سوالات اُٹھائے۔

111
اور جیوٹیکنیکل اسٹڈیز کے لیے سائٹ کا دورہ کرنے کی اجازت کی درخواست کی ہے۔ وزیر نے کہا کہ معاملہ ڈپٹی کمشنر اننت ناگ کے ساتھ اٹھایا گیا ہے، جنہوں نے بتایا ہے کہ یہ قومی تحقیقاتی ایجنسی (این آئی اے) کیساتھ زیر غور ہے۔انہوں نے کہا کہ قومی تحقیقاتی ایجنسی (این آئی اے) کی طرف سے کلیئرنس ملنے کے بعد اس پراجیکٹ پر کام فوری طور پر شروع ہو جائے گا، جس کی تکمیل کی متوقع مدت 18 ماہ ہے۔اس دوران جموں وکشمیر کے محکمہ سیاحت نے پیر کو کہا کہ حکومت ہند نے خصوصی طور پر سیاحتی مقامات کی ترقی کیلئے کوئی خاص اسکیم یا بجٹ مختص نہیں کیا ہے۔ایم ایل اے نذیر احمد خان کے ایک سوال کے جواب میں محکمہ سیاحت نے کہا کہ وہ کسی بھی خصوصی مرکزی اسکیم سے واقف نہیں ہے جس کا مقصد آف بیٹ مقامات کو فروغ دینا یا فنڈ فراہم کرنا ہے مقامات کو فروغ دینا یا فنڈ فراہم کرنا ہے۔۔محکمہ سیاحت کے جواب میں یہ بھی کہا گیا کہ گریز ویلی کو 2022 میں اس کی قدیم خوبصورتی، منفرد زمین کی تزئین اور پائیدار سیاحت کے طریقوں کے لیے بھارت میں بہترین آف بیٹ ڈیسٹینیشن (گولڈ) ایوارڈ سے نوازا گیا۔اس میں مزید کہا گیا کہ جموں وکشمیر کے محکمہ سیاحت کے ذریعہ گریز کو پہلے ہی ایک ممکنہ آف بیٹ منزل کے طور پر شناخت کیا گیا ہے۔ موجودہ مالی سال 2025-26 کے کیپیکس بجٹ کے تحت اس کی اپ گریڈیشن اور ترقی کے لیے ایک وقف شدہ منصوبہ جاری ہے۔محکمہ سیاحت نے کہا کہ ڈائریکٹوریٹ آف ٹورازم، کشمیر، اس پروجیکٹ کو انجام دے رہا ہے اور ضلعی انتظامیہ، بانڈی پورہ کیساتھ مل کر ضروری رسمی کارروائیاں مکمل کی جا رہی ہیں۔

112
۔وادی کشمیر کی سڑکیں کس قدر آمدرفت کے قابل ہے یہ ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔لوگ دیکھ بھی رہے ہیں اور سفر بھی کرر ہے ہیں تاہم صرف آر اینڈ بی کی نظر اس پر نہیں پڑ جاتی ہے۔انہوں نے ایک نشانہ مقرر کیا تھا کہ رواں برس کے دوران اتنے کلومیٹر پر میکڈم بچھایا جائیگا۔ مرمت او رکشادگی کا کام مکمل کیا جائیگا تاہم صورتحال محکمہ کے سامنے ہے اور اس بات کا انکشاف ہوا کہ آر اینڈ بی محکمہ کی جانب سے صرف تیس فیصد رقومات اب تک خرچ کی گئی ہے۔ستر فیصد رقومات اب کس مد پر محکمہ خرچ کریگا یہ آنے والا وقت ہی ثابت کریگا۔انہوں نے ایک نشانہ مقرر کیا تھا کہ رواں برس کے دوران اتنے کلومیٹر پر میکڈم بچھایا جائیگا۔ مرمت اور کشادگی کا کام مکمل کیا جائیگا تاہم صورتحال محکمہ کے سامنے ہے اور اس بات کا انکشاف ہوا کہ آر اینڈ بی محکمہ کی جانب سے صرف تیس فیصد رقومات اب تک خرچ کی گئی ہے۔ستر فیصد رقومات اب کس مد پر محکمہ خرچ کریگا یہ آنے والا وقت ہی ثابت کریگا۔بجلی، پانی ،سڑک کی سہولیات 21 ویں صدی میں لوگوں کو دستیاب نہ ہونا حیران کن ہیں۔

اسمبلی کارروائی
توجہ دلاؤ نوٹس

حکومت بانڈی پورہ میں ہیپاٹائٹس اے کے پھیلاؤ کو روکنے کیلئے فعال اقدامات اٹھا رہی ہے۔سکینہ ایتو

سرینگر،ر انفو روزیر برائے صحت و میڈیکل ایجوکیشن محترمہ سکینہ ایتو نے آج قانون ساز اسمبلی کو بتایا کہ صحت وخاندانی بہبود محکمہ نے بانڈی پورہ کے ارین بلاک میں ہیپاٹائٹس اے کے پھیلاؤ کو روکنے اور کنٹرول کرنے کیلئے فوری اور جامع اقدامات اٹھائے ہیں ۔ ایم ایل اے نظام الدین بھٹ کی طرف سے پیش کردہ توجہ دلانے کی تحریک کے جواب میں وزیر موصوفہ نے کہا کہ صورتحال کی مسلسل نگرانی محکمہ صحت کی جانب سے کی جارہی ہے، جو ضلعی انتظامیہ اور جل شکتی محکمے کے ساتھ مل کر کام کر رہا ہے۔انہوں نے کہا ''ایک نگرانی کا نظام قائم کیا گیا ہے تاکہ کسی بھی نئے کیس کی بروقت رپورٹنگ اور ردعمل کو یقینی بنایا جاسکے۔''انہوں نے ایوان کو بتایا کہ متعدی بیماری کی اطلاع ملنے کے بعد فیلڈ ٹیمیں اور ضلعی نگرانی یونٹ بانڈی پورہ نے متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا اور یہ پایا گیا کہ کیسز غیر منظم اور بکھرے ہوئے تھے اور کسی مخصوص علاقے سے کیسز کا کوئی گروہ نہیں ملا ۔ وزیر نے مزید کہا کہ ان علاقوں کی فیلڈ ٹیموں کے ذریعے نگرانی کی جارہی ہے اور احتیاطی تدابیر کے طور پر کئی سطحوں پر وسیع آئی ای سی سرگرمیاں شروع کی گئی ہیں ، جن کے ساتھ پانی کے مائکروبیولوجیکل تجزیے بھی کئے جارہے ہیں۔وزیر نے مزید کہا کہ جل شکتی محکمے کے ساتھ مل کر تمام مقامی پانی کے ذرائع کا معائنہ کیا گیا اور کوالٹی ٹیسٹنگ کیلئے نمونے لئے گئے ہیں۔وزیر نے مزید کہا کہ متاثرہ اور ملحقہ دیہاتوں میں میڈیکل کیمپ منعقد کئے گئے ہیں تاکہ نئے کیسز کی ابتدائی تشخیص اور علاج کو یقینی بنایا جاسکے۔

FROM THE OFFICE OF
ADVOCATE MOOMIN SULTAN
CHAMBER NO. FFX-2, DISTRICT COURT COMPLEX MOOMINABAD BATMALOO, SRINAGAR
IN THE CASE OF:
1.
Mr. Abdul Majeed Bazaz
S/o Late. Assadullah Bazaz
2.
Sajad Ahmad Bazaz
3.
Asif Majeed Bazaz
Both sons of Abdul Majeed Bazaz
All Residents of Malik Sahab, Gojwara, Srinagar.
(CAVEATORS)
VERSUS
PUBLIC AT LARGE
IN THE MATTER OF:
Caveat Petition for providing right of prior audience to the caveators before passing any order if the non-caveators or any other person choose to file any suit, appeal, writ petition or proceedings against the caveators on the ground of distorted fact/misrepresent and crooked story and may succeed in obtaining some relief order at irreparable loss and inconvenience property situated at Gojwara, Srinagar. It would be proper that the caveators are given opportunity of being heard by the Hon'ble Court before passing any order.
MOOMIN SULTAN
ADVOCATE J&K HIGH COURT

Government of Jammu & Kashmir
Office of the Executive Engineer Mechanical & Hospitals Division Baramulla

Tender Notice Inviting e-Tender
NIT No: M&HDB/TS/2025-26/50/2138-42
Date: 25-10-2025

For and on behalf of the Lieutenant Governor of Jammu & Kashmir, Executive Engineer, Mechanical & Hospitals Division Baramulla, invites online e-bids in Two Cover system on percentage wise basis from Authorized service providers of OEMs /Registered / Listed Contractors for the below mentioned works:

S. No	Name of Work	Estimated Cost	Cost of T/Doc	Earnest Money Deposit	Time of Completion
01.	Providing of Bedding and Crockery Items required for establishment of New Snow Clearance Control Room at Common Facility Centre Kreeri for winter season 2025-26	0.7808	200.00	1562/-	10 days

Note: -
- AAA: -Administrative Approval accorded by Chief Engineer M&HD Kashmir vide No. M&HED/K/Acctt/ of 2025-26/108 Dated: 30-08-2025.
- Technical Sanction: - Technical Sanction Accorded by Executive Engineer Mechanical & Hospitals Division Baramullavide No. M&HDB/TS/31 of 10/2025 Dated: - 25-10-2025.
- Executing Agency: - Executive Engineer, Mechanical & Hospitals Division Baramulla.

1.	Date of issue of Tender Notice	25-10-2025
2.	Period of downloading of the bidding document	From 25-10-2025 to 03-11-2025
3	Bid Submission Start Date	From 25-10-2025 (18:15 HRS)
4.	Bid Submission End Date	03-11-2025 (18:55 HRS)
5.	Date of Opening of Cover 1st	04-11-2025 (13:00 HRS)

The bidders are required to submit their offers in two (02) covers.
Cover-I shall contain: Scanned copies of following documents:

01.	Tender Fee	Rs. 200.00 (Rupees Two hundred only) in shape of e-Challan / e-receipt / online Bank transfer acknowledgement including m-Pay Delight+, to be uploaded with each online bid pledged to Executive Engineer Mechanical & Hospitals Division Baramulla. Tender ID to be written also on the voucher. Bank: J&K Bank. Branch: T.P Baramulla. IFSC Code: JAKAOTEHSIL Account No.: 0213010200000051.
02.	EMD	Scanned copy of Earnest Money Deposit (EMD) in the shape of CDR/FDR equivalent to 02% of value of the advertised cost pledged to Executive Engineer Mechanical & Hospitals Division Baramulla. EMD of successful bidder shall be released on receipt of 03% - 10% Performance Guarantee from (L1) and execution of agreement with the Department. EMD of un-successful bidders shall be also released as per rules provided in J&K PWD Engineering Manual 2020.
03.	Terms & Conditions	Scanned copy of the Annexure- "A"& "B" duly accepted by the bidder.
04.	Tax Clearance	Registration Certificate of Sales Tax Department quoting GST Number.
05.	GST	Scanned copies of PAN Card / GST Registration / Latest GST clearance certificate or acknowledgement of latest returns.
06.	Undertaking	Undertaking as per format at Annexure "C" that the bidder has not been blacklisted or debarred by any Govt./Semi Govt. Department.
07.	Contractor Registration	Scanned copy of valid Contractor Registration on JKPWDOMS of PWD J&K.
08.	Eligibility / Work Experience Certificate	The Bidder Shall submit documentary proof of having successfully executed similar nature of work amounting to 80% of the estimated cost in single contract or 50% of the estimated cost in two contracts each or 40% of the estimated cost in three contracts each in last 07 years in any Govt. /Semi Govt./Autonomous institutions alongwith satisfactory performance certificate issued by a competent authority not below the rank of Assistant Executive Engineer.

No: - M&HDB/TS/e-tender-50/2138-42
Dated: - 25-10-2025
Sd/-Executive Engineer
Mechanical & Hospitals Division
Baramulla

DIPK No: 7531/25

The Urdu Daily
WATTAN
وطن

خواتین کو پیش آنے والے ماہواری کے عمومی مسائل، وجوہات اور علاج

بالغ خواتین کے مخصوص ایام عام طور پر چار سے سات دن تک برقرار رہتے ہیں جو کہ عام طور پر ہر 21 سے 35 دن بعد آتے ہیں۔ تاہم کچھ ایسی حالتیں ہیں جن میں ماہواری بےترتیب ہو سکتی ہے جس میں حیض کے دوران درد اور خون بہنے کی غیر معمولی مقدار بھی شامل ہے۔

اس بےترتیب یا ختم شدہ ماہواری کا علاج جاننے سے پہلے ان کی وجوہات کی نشاندہی کرنا بہت ضروری ہے جو کہ درج ذیل ہیں:

وجوہات

اینڈومیٹریوسس (Endometriosis): یہ وہ حالت ہے جس میں endometrial بافتیں (اندام نہانی کی اندرونی جلد) بچہ دانی کے باہر کی طرف بڑھنا شروع ہو جاتی ہیں۔ یہ بافتیں بیضہ دانی یا اس کی نالیوں کے اوپر آ جاتی ہیں۔ اس کے نتیجے میں ماہواری سے پہلے یا اس کے دوران غیر معمولی خون بہنے اور شدید درد کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

Pelvic inflammatory disease (پی آئی ڈی): یہ ایک بیکٹیریل انفیکشن ہے جو خواتین کے تولیدی نظام کو متاثر کرتا ہے۔ اس کی علامات میں حیض کے دوران بدبو، خون کا زیادہ اخراج، بےقاعدہ ایام اور ناف کے نچلے حصے میں درد شامل ہیں۔

Polycystic ovary syndrome (پی سی او ایس): پولی سسٹک اووری سنڈروم میں بیضہ دانی بڑی مقدار میں اینڈروجن ہارمون پیدا کرنے لگتی ہے جو کہ بیضہ ریزی (ovulation) میں رکاوٹ یا تاخیر کا سبب بنتی ہے۔ یہ حالت بھی ایام میں بےقاعدگی کا سبب بنتی ہے۔ یہ بعض اوقات حیض کو مکمل طور پر روک بھی سکتی ہے۔

Primary ovarian insufficiency: یہ حالت 40 سال سے کم عمر cisgender خواتین میں پیش آتی ہے۔ سسجینڈر انہیں کہا جاتا ہے جن کی جنس پیدائشی طور پر زنانہ جنس سے قریب تر ہو لیکن مکمل طور پر عورت نہ ہو۔ ایسی جنس میں بیضہ دانی ٹھیک طریقے سے کام نہیں کرتی جس کی وجہ سے ماہواری چھوٹ جاتی ہے یا بےترتیب ہو جاتی ہے۔

تھائرائیڈ یا پٹیوٹری غدود کی خرابی: ہائپوتھائیرائڈزم، ہائپر تھائیرائیڈزم اور اسی طرح کے دیگر امراض ہارمونز کو متاثر کرتے ہیں۔ اس سے بھی ماہواری میں بےقاعدگی آ جاتی ہے۔

خون بہنے کی خرابی: اگر کسی خاتون میں خون بہنے یا جمنے سے متعلق خرابی ہو ایسی خواتین کو ماہواری میں زیادہ خون کے اخراج کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

رحم مادر کا کینسر: بعض کینسر ماہواری کو متاثر کر سکتے ہیں۔ علامات میں خون بہنا شامل ہو سکتا ہے جو معمول سے زیادہ ہو یا مدتوں بعد آئے۔

بعض اوقات چند وجوہات طرز زندگی سے بھی جڑی ہوتی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

تناؤ، وزن میں کمی یا اضافہ، ورزش کے معمولات جس کے نتیجے میں جسم کی چربی بہت زیادہ کم ہو جائے، وائرس یا دیگر بیماریاں بھی مخصوص ایام کو متاثر کر سکتی ہیں۔

بعض ادویات، حمل اور دودھ پلانے سے متعلق پیچیدگیاں بھی ماہواری کو بےقاعدہ کر سکتی ہیں۔ اس میں مانع حمل گولیاں بھی شامل ہیں۔ ایسی ادویات ترک کرنے کے چھ ماہ تک بھی مخصوص ایام متاثر رہ سکتے ہیں۔

اسی طرح اسٹیرائڈز، اینٹی کوگولنٹ، اسقاط حمل کی ادویات یا ectopic حمل بھی حیض کو متاثر کر سکتا ہے۔ ایکٹوپک حمل اس وقت ہوتا ہے جب نطفہ رحم مادر میں اپنی عمومی جگہ سے ہٹ کر نشوونما پانے لگ جائے۔ علاوہ ازیں بچہ دانی، بیضہ دانی یا فیلوپین ٹیوبز میں سرجری، زخم یا کوئی رکاوٹ بھی ماہواری کو بےقاعدہ کر سکتی ہے۔

علاج

ہارمونل برتھ کنٹرول: اینڈومیٹریوسس، یوٹرین فبرائیڈز، پی سی او ایس یا اس جیسے دیگر طبی امراض کی وجہ سے ہونے والی بےترتیب ماہواری کو ہارمونل برتھ کنٹرول ادویات سے منظم کیا جا سکتا ہے۔ یہ ادویات ایام کو مستحکم کرنے میں مدد کرتی ہیں۔

Tranexamic acid: یہ دوا ماہواری کے دوران بہت زیادہ خون بہنے کے علاج کے لیے تجویز کی جاتی ہے۔

ibuprofen: آئبوپروفین یا acetaminophen حیض کے دوران ہونے والے کم یا معتدل شدت کے درد میں آرام کیلئے ہیں۔

ہارمون تھراپی: ہارمون تھراپی اس وقت کی جاتی ہے جب خاتون ماہواری کے خاتمے کی عمر کو پہنچ چکی ہوں۔ اس میں بےقاعدہ ماہواری کے ساتھ ساتھ دیگر علامات میں اندام نہانی کی خشکی اور چہرے میں تپش اور لالی محسوس ہونا شامل ہے۔ ہارمون تھراپی سے چند خطرات بھی وابستہ ہیں، لہٰذا اس سے پہلے ڈاکٹر سے رجوع کرنا نہ بھولیں۔

اینٹی بائیوٹکس: یہ اس وقت لی جاتی ہیں جب متاثرہ ماہواری کی وجہ کوئی بیکٹیریل انفیکشن ہو۔

گوناڈوٹروپین ہارمون مانع ادویات: یہ دوائیں بچہ دانی کے سائز کو سکیڑتی ہیں اور بہت زیادہ خون بہنے کو کنٹرول کرتی ہیں تاہم خیال رہے کہ یہ ماہواری کو عارضی طور پر روک بھی سکتی ہیں۔

کچھ حالتیں سنگین صورتحال اختیار کر جاتی ہیں جسکے تدارک کیلئے پھر آپریشن کی ضرورت پڑتی ہے۔

1 Endometrial ablation: یہ ایک ایسا طریقہ کار ہے جو گرمی، سردی یا مختلف قسم کی توانائی کا استعمال کرتے ہوئے ان بافتوں کو تباہ کرتا ہے جو آپ کی بچہ دانی پر آ گئی ہیں۔ تاہم یہ بات ذہن نشین رہے کہ اگر آپ مستقبل میں حاملہ ہونے کی خواہشمند ہیں تو یہ اس طریقہ کار سے اجتناب کیا جائے۔

2) Uterine artery embolization: اس آپریشن کے ذریعے رحم مادر میں خون کی سپلائی کو بند کر دیا جاتا ہے تاکہ زیادہ خون کے اخراج کو روکا جا سکے۔

3 Hysterectomy: سنگین صورتوں میں بعض اوقات اندام نہانے کی بافتیں بیضہ دانی اور پیٹ میں بڑھنے لگ جاتی ہیں۔ اسے ختم کرنے کیلئے ہسٹیریکٹمی کی جاتی ہے۔ آپریشن کا یہ انتخاب سب سے آخری مرحلے میں کیا جاتا ہے جب سارے طریقہ کار ناکام ہو جائیں۔ MNN

ادویہ تجویز کرتا روبوٹ ڈاکٹر

دنیا بھر میں یہ غلغلہ بلند ہے کہ مصنوعی ذہانت یا آرٹیفیشل انٹیلی جنس عنقریب لاکھوں کروڑوں انسانوں کی ملازمتیں ختم کر دے گی۔ وجہ یہ کہ ان کے کام مصنوعی ذہانت کی مدد سے بننے والے روبوٹ یا مشینیں سنبھال لیں گی۔

سچ یہ ہے کہ یہ محض ایک خیال ہے جو شاید عملی جامہ نہ پہن سکے۔ مصنوعی ذہانت کی بنیاد سافٹ ویئر یا کمپیوٹری پروگرام ہے۔ اور اب تک سائنس داں ایسا سافٹ ویئر ایجاد نہیں کر سکے جو آزادی سے، ازخود انگلی بھی ہلا لے... انسان کی طرح خودمختاری سے کوئی سادہ سا کام بھی کرنے والا سافٹ ویئر ایجاد ہونا تو بہت دور کی بات ہے۔

دراصل سائنس داں بس ایسا سافٹ ویئر ایجاد کرنے میں کامیاب ہو گئے جو معلومات کے سمندر یا ڈیٹا میں سے مطلوبہ معلومات تلاش کر کے انسانوں کے سامنے لے آئے۔

اس سافٹ ویئر کو "لارج لینگویج ماڈل" (Large language model) کہا گیا۔ اور اسی کی بنیاد پر اوپن اے آئی، گوگل، مائیکروسافٹ اور دیگر مغربی کمپنیوں نے ایسے پروگرام (چیٹ جی پی ٹی، مائکروسافٹ کو پائلٹ، گوگل جیمنی وغیرہ) تخلیق کیے جن میں معلومات کا خزانہ زیادہ سے زیادہ مقدار میں بھرا جاتا ہے اور جو انٹرنیٹ پہ رواں دواں ہیں۔ جب پروگرام سے کوئی سوال پوچھا جائے تو وہ اپنی مصنوعی ذہانت بروئے کار لا دستیاب معلومات سے تلاش کر مطلوبہ جواب دے دیتا ہے۔

معنی یہ کہ بظاہر تہلکہ مچا دینے والے مصنوعی ذہانت کے یہ جدید ترین سافٹ ویئر یا عرف عام میں روبوٹک مشینیں دراصل انسان کی محتاج ہیں۔ اگر انسان انھیں معلومات فراہم نہ کریں تو وہ محض تاروں اور ننھے منے آلات کا مجموعہ رہ جائیں، بےجان اور تمام احساسات و جذبات سے عاری! انسان مگر سافٹ ویئر کو جتنی زیادہ معلومات فراہم کرے گا، اس کا جواب اتنا ہی زیادہ معیاری اور عمدہ ہوگا۔

گویا ان سافٹ ویئروں کی یہ افادیت ضرور ہے کہ کسی نتیجے تک پہنچنے اور کسی مشکل سے نکالنے میں وہ انسان کی بھرپور مدد کر سکتے ہیں۔ اور ان کو اسی لیے تخلیق کیا گیا کہ وہ روزمرہ زندگی کے دوران انسانوں کے مددگار بن جائیں اور انھیں تکالیف و مشکلات سے بچائیں۔ برطانیہ کی مشہور زمانہ آکسفورڈ یونیورسٹی کے ماہرین نے ایک ایسا ہی ایک اور سافٹ ویئر ایجاد کیا ہے جسے "ڈرگ جی پی ٹی" (DrugGPT) کا نام مل چکا۔ یہ بھی انٹرنیٹ پر اپنا کام انجام دے گا۔ اس کا بیٹا یا تجرباتی نمونہ کام کرنے لگا ہے۔

ڈرگ جی ٹی پی ڈاکٹروں کی مدد کے لیے بنایا گیا ہے۔ جب وہ کسی بیماری کے متعلق اسے بتائیں گے تو ڈرگ جی ٹی پی اس مرض سے متعلق تمام جدید ترین معلومات سامنے لے آئے گا۔ مثلاً یہ کہ بیماری کیوں ہوتی ہے۔ اس کی علامات کیا ہیں۔ علاج کیونکر ممکن ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ سافٹ ویئر ایسی ادویہ تجویز کرے گا جو بیماری کو دور کر سکیں۔ وہ یہ بھی بتائے گا کہ فلاں دوا استعمال کرنے کے نقصان کیا ہیں اور فلاں فلاں ادویہ ایک ساتھ کھائی جائیں تو کیا منفی ردعمل پیدا ہو سکتے ہیں۔ یہ وہ بنیادی مقصد ہے جس کی خاطر ڈرگ جی ٹی پی کو تخلیق کیا گیا۔

دراصل دنیا بھر میں ڈاکٹر کسی بیماری کی ادویہ تجویز کرتے ہوئے کبھی نہ کبھی غلطی کر جاتے ہیں۔ اس باعث نہ صرف مریضوں کو مالی نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے بلکہ بعض اوقات مریض جان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ گویا غلط ادویہ تجویز کر دینا ایک سنگین اور خطرناک مسئلہ بن چکا۔

مثال کے طور پہ صرف برطانیہ میں برٹش میڈیکل جرنل کی رو سے ہر سال ڈاکٹر ادویہ تجویز کرنے میں "237 ملین" (تئیس کروڑ ستر لاکھ) غلطیاں کرتے ہیں۔ ان کی وجہ سے مریضوں کو "98 ملین پونڈ" (تقریباً پینتیس ارب روپے) کا مالی نقصان ہوتا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر "سترہ سو مریض" غلط ادویہ کھا کر موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔ اگر دنیا بھر کا حساب لگایا جائے تو مالی نقصان کھربوں روپے اور انسانی جانوں کا ضیاع کہیں زیادہ ہو جاتا ہے۔

ڈاکٹروں کو تشخیص اور ادویہ تجویز کرتے ہوئے مدد دینے کے لیے ہی ڈرگ جی ٹی پی وجود میں لایا گیا۔ یہ سافٹ ویئر آکسفورڈ کی "اے آئی لیبارٹری فار ہیلتھ کیئر" میں ڈاکٹر پروفیسر ڈیوڈ کلفٹن کی رہنمائی میں کام کرتی ٹیم نے تخلیق کیا۔ ڈاکٹر کلفٹن کی رو سے "یہ سافٹ ویئر اس لیے بھی اہم ہے کہ یہ معالجوں کو بتاتا ہے، فلاں فلاں دوا علاج میں استعمال کرنا کیوں ضروری ہے۔"

ڈرگ جی ٹی پی کی ایجاد سے دنیا بھر کے ڈاکٹروں کو یہ موقع ملے گا کہ وہ دوران علاج اس سے دوسری رائے لے سکیں۔ یوں انھیں مریضوں کا علاج کرنے میں آسانی رہے گی۔ ڈرگ جی ٹی پی کو صرف اس لیے ڈیزائن کیا گیا ہے کہ وہ درست ادویہ منتخب کرنے میں معالجین کی مدد کر سکے۔ اس لیے چیٹ جی پی ٹی، مائکروسافٹ کو پائلٹ، گوگل جیمنی وغیرہ دوران سرچ جو عمومی اور بچگانہ غلطیاں کرتے ہیں، ڈرگ جی ٹی پی ان سے پاک ہو گیا۔ پھر بھی فی الحال ڈاکٹروں کو کہا گیا ہے کہ وہ یہ سافٹ ویئر دیکھ بھال کر استعمال کریں اور اس کی تجاویز پہ آنکھیں بند کر کے عمل نہ کریں۔

ایک مریض کا علاج کرتے ہوئے ادویہ بنیادی کردار ادا کرتی ہیں۔ انہی کی مدد سے مریض اپنے مرض سے چھٹکارا پاتا ہے۔ اسی باعث درست ادویہ کا انتخاب تندرستی پانے کی شرط ہے۔ اس عمل کی اہمیت کے پیش نظر ہی ماہرین نے ڈرگ جی ٹی پی ایجاد کیا۔ امید ہے کہ اس سافٹ ویئر کی مدد سے ڈاکٹر تشخیص اور ادویہ کی تجویز میں ہونے والی غلطیوں پہ قابو پا لیں گے۔

عام افراد مگر خبردار رہیں کہ وہ ازخود یہ سافٹ ویئر استعمال نہ کریں کیونکہ اسے صرف ڈاکٹروں کی مدد کے لیے بنایا گیا ہے۔ ڈرگ جی ٹی پی کی بیان کردہ معلومات اور جوابات کو ڈاکٹر ہی بخوبی سمجھ سکیں گے۔ طب سے نابلد کسی انسان نے اپنی بیماری کا علاج اس سافٹ ویئر کے ذریعے کرنے کی کوشش کی تو معمولی سی کوتاہی بھی اُسے قبر میں اتار سکتی ہے۔ لہٰذا اس سافٹ ویئر کے ساتھ کوئی ایڈونچر کرنے سے باز رہیے گا۔

دنیا میں کچھ ڈاکٹر دوران علاج چیٹ جی پی ٹی یا گوگل جیمنی سے مدد لیتے ہیں۔ تاہم میڈیکل ایسوسی ایشنوں نے یہ ہدایت جاری کر رکھی ہے کہ ان سے مدد نہ لی جائے کیونکہ وہ کافی غلطیاں کرتے ہیں۔ مگر ڈرگ جی ٹی پی کے موجد، پروفیسر واٹسن کا کہنا ہے: "یہ بڑا ماہر اور باخبر سافٹ ویئر ہے۔ اس میں طب کی ساری معلومات فیڈ کی گئی ہیں اور مسلسل نئی ڈالی جا رہی ہیں۔ یہ امریکا میں ڈاکٹری کا امتحان بہ آسانی پاس کر لے گا۔"

MNN

پھل، قدرت کا فرحت بخش تحفہ

اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو بےشمار نعمتوں سے نوازا ہے۔ رنگ برنگے، رسیلے پھل اللہ کی خاص نعمتوں میں سے ہیں۔ پاکستان میں ہر طرح کے موسمی پھل دستیاب ہیں۔

پھلوں میں تمام غذائی اجزاء، وٹامنز اور معدنیات وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ پھل کھانے سے آدمی تندرست و توانا رہتا ہے۔ صحت مند اور تر و تازہ رہنے کے لیے تازہ اور رس بھرے پھلوں کا زیادہ سے زیادہ استعمال کریں۔

کھجور

کھجور میں بےحد غذائیت ہے، تازہ خون پیدا کرتی ہے، ہاضم ہے۔ معدہ، جگر اور باہ کو قوت بخشتی ہے، جسم کو فربہ کرتی ہے، لقوہ اور فالج جیسے امراض میں بہت مفید رہتی ہے۔ کھجور میں تمام غذائی اجزاء، وٹامنز اور معدنیات شامل ہوتے ہیں۔ کھجور کی گٹھلیاں بھی کئی امراض کا علاج ہیں۔ مثلاً اسہال بند کرتی ہیں۔ جلی ہوئی گٹھلیوں کا سفوف بہتا ہوا خون بند کر دیتا ہے اور زخم کو صاف کرتا ہے، اس سفوف کو بطور منجن استعمال کرنے سے دانت مضبوط ہوتے ہیں۔ (کتاب المفردات)

کھجور کے دیگر فوائد درج ذیل ہیں: جسمانی کمزوری کے لیے خاص طور پر جب کسی کو کچھ عرصہ کھانے کو نہ ملے تو توانائی جلد بحال کرنے کے لیے کھجور کا باقاعدہ استعمال کیا جائے۔ دبلا پن دور کرنے کے لیے کھجور کے ساتھ کھیرا، ککڑی، تربوز اور آلو کا استعمال کریں۔ پیٹ کے کیڑے مارنے کے لیے نہار منہ کھجور کھائیں۔ گردوں، مثانہ، پتہ، آنتوں میں قولنجی دردوں کو دور کرنے کے لیے بکثرت کھجور استعمال کریں۔

انجیر

خوش ذائقہ پھل ہے۔ اس کا ذکر قرآن پاک میں بھی ہے۔ جلد کی بیماریوں میں مفید ہے، انجیر کھانے سے معدہ اور جگر ٹھیک کام کرتے ہیں، ورم تلی دور ہوتا ہے۔

گلے کی خراش کے لیے دو دانے کھائیں، سخت پھوڑے کے لیے دودھ میں انجیر پکا کر پلٹس باندھیں۔ اس سے جلدی گندا مواد نکل آئے گا۔ بچے کے سر پر بال نہ ہوں انجیر کی چھال اور سمندری جھاگ پیس کر گاڑھا لیپ کریں۔ انجیر کھانے سے بچوں کا قد بڑھتا ہے۔ بوڑھے روزانہ تین، چار دانے دودھ کے ساتھ کھائیں، نظر تیز ہوگی۔ تازہ انجیر توڑنے پر سفید دودھ نکلتا ہے۔ یہ دودھ برص Leucoderma کے داغوں پر لگانے سے نشانات مٹ جاتے ہیں

شہتوت

شہتوت کا خوبصورت اور فرحت بخش پھل کھانے سے طبیعت ایک دم بحال ہو جاتی ہے۔ اس کی سینکڑوں اقسام ہیں۔ بعض اقسام تو ایسی ہیں کہ شہتوت کا دانہ منہ میں رکھتے ہی شیرینی کی طرح گھل جاتا ہے اور مزید کھانے کو دل کرتا ہے۔ منٹوں میں پلیٹ صفاچٹ ہو جاتی ہے۔

شہتوت کا پھل بیماریوں سے پیدا شدہ گندے مادے خارج کرتا ہے۔ جگر کا فعل درست کرتا ہے، خون صاف کرتا ہے۔ پھوڑے پھنسیوں سے حفاظت، گلے کی تکلیف اور خناق Diphtheria کا علاج ہے۔ گھبراہٹ بےچینی اور چڑچڑے پن کو ختم کرتا ہے۔ اسے کھانے سے اعصاب پرسکون ہو جاتے ہیں۔ دل و دماغ میں تر و تازگی آتی ہے۔

سفید شہتوت جگر اور پھیپھڑوں کو طاقت دیتا ہے۔ آج کل شربت توت سیاہ کھانسی کا مجرب علاج ہے۔ منہ میں چھالے پڑ گئے ہوں تو کالے شہتوت کا شربت استعمال کریں، گلے کے غدود ٹانسلز بڑھ جائیں، آواز بھاری ہو جائے تو شہتوت کا شربت دیں، آپریشن کی نوبت ہی نہیں آئے گی۔

تمباکو نوشی میں گلے کو صاف رکھتا ہے، گردے صاف کرتا ہے، پیاس گرمی دور کرتا ہے، شہتوت کھانے سے گلے کے غدود ٹانسلز بڑھ نہیں سکتے، گرمی کے دنوں میں متواتر دو ماہ صبح و شام 200 گرام شہتوت کھائیں تو خناق سے چھٹکارا ہو جاتا ہے۔

لیموں

لیموں ذائقہ بخش پھل ہے جو ہر کھانے کا لازمی جزو ہوتا ہے۔ یہ ہاضم ہے۔ قے اور متلی میں لیموں کاٹ کر تھوڑا سا نمک اور کالی مرچ چھڑک کر چبائیں، لیمن جوس، گلاب کا عرق ہم وزن میں ایک چمچ گلیسرین یا شہد ملا کر لگانے سے کیل اور مہاسے ختم ہو جاتے ہیں۔ لیموں کی سکنجبین پینے سے گرمی دور ہوتی ہے۔

ڈی ہائیڈریشن کنٹرول ہو جاتی ہے۔ بخار کم ہوتا ہے۔ الٹیاں ختم ہوتی ہیں۔ پیٹ کے افعال درست رہتے ہیں۔ دانتوں کی بیماری، پائیوریا یا ماخورہ میں عرق گلاب میں رس ملا کر پلائیں۔ ملیریا میں لیموں کی سکنجبین دیں۔ عرق میں بیسن ملا کر چہرے پر لگانے سے داغ دور ہوتے ہیں۔ دمہ میں لیمن جوس دن میں تین بار پلائیں۔ جگر و تلی کے امراض میں بہت فائدہ مند ہے۔ یرقان میں سکنجبین بار بار پلائیں۔ سر درد ہو تو قہوہ میں لیموں نچوڑ کر پلائیں، نزلہ زکام میں لیموں کے گرم گودے میں شہد ملا کر کھلائیں۔ موٹاپا دور کرنے کے لیے روزانہ نہار منہ لیمن گراس قہوہ میں ایک لیموں نچوڑ کر لیں۔

MNN

The Urdu Daily
WATTAN
وطن سرینگر

ویمنز ورلڈ کپ: انگلینڈ کی خواتین ٹیم نے کیویز پر قابو پالیا

نئی دہلی (ایم این این): شاندار گیند بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے انگلینڈ نے ویمنز ورلڈ کپ کے ۲۷ویں میچ میں اتوار کو نیوزی لینڈ کو ۱۳۱ گیندوں باقی رہتے ۸ وکٹوں سے شکست دے دی۔ اس میچ میں نیوزی لینڈ کی تجربہ کار کھلاڑی سوفی ڈیوائن نے آخری بار ٹیم کی کپتانی کی۔ نیوزی لینڈ کے ۱۶۸ رنز کے جواب میں بیٹنگ کے لیے آنے والی انگلینڈ کی اوپننگ جوڑی ایمی جونز اور ٹیمی بیومونٹ نے اچھی شروعات کی، پہلے وکٹ کے لیے ۵۷ رنز جوڑے۔ لیا تاہوہو نے ۱۵ویں اوور میں ٹیمی بیومونٹ کو ایل بی ڈبلیو آوٹ کرکے اس شراکت کو توڑی۔ بیومونٹ نے ۴۳ گیندوں پر ۲ چوکے لگا کر ۴۰ رن بنائے۔ ہیتھر نائٹ نے ایمی جونز کے ساتھ اننگز کو مستحکم کیا اور تیز رفتاری سے رنز بنائے۔ شکست کے دہانے پر موجود نیوزی لینڈ کو دوسری کامیابی اس وقت ملی جب سوفی ڈیوائن نے ۸۲ویں اوور کی پہلی گیند پر ہیتھر نائٹ کو ایل بی ڈبلیو کیا۔ ہیتھر نائٹ نے ۴۰ گیندوں پر دو چوکوں اور ایک چھکے کی مدد سے ۳۳ رنز بنائے۔ پہلے ہی سیمی فائنل کے لیے کوالیفائی کرنے والے انگلینڈ نے ۲،۹۲ اوور میں دو وکٹ پر ۱۷۲ رنز بنا کر میچ ۸ وکٹوں سے جیت لیا۔ ایمی جونز نے ۴۹ گیندوں پر ناٹ آوٹ ۸۶ رنز بنائے جس میں ۱۱ چوکے اور ایک چھکا شامل تھا۔ جونز کو پلیئر آف دی میچ قرار دیا گیا۔ نیوزی لینڈ کی جانب سے سوفی ڈیوائن اور لیا تاہوہو نے ایک ایک بلے باز کو آوٹ کیا۔ اس سے قبل اتوار کو نیوزی لینڈ کی خواتین ٹیم نے ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کا فیصلہ کیا۔ بیٹنگ کا انتخاب کرتے ہوئے، نیوزی لینڈ انگلینڈ کے بولنگ اٹیک کے خلاف ٹھہر نہیں سکا، ۲،۳۸ اوورز میں ۱۶۸ رنز پر ڈھیر ہوگیا۔ نیوزی لینڈ کی جانب سے جارجیا پلیمر نے سب سے زیادہ ۴۳ رنز بنائے۔

ہندوستانی مکے باز لولینا بورگوہین عالمی کپ فائنلز میں شرکت نہیں کریں گی

نئی دہلی (ایم این این): گریٹر نوئیڈا میں آئندہ ماہ ہونے والے عالمی کپ فائنلز سے قبل ہندوستانی باکسنگ ٹیم کو بڑا جھٹکا لگا ہے۔ ٹوکیو اولمپک میں میڈل جیتنے والی ہندوستانی مکے باز لولینا بورگوہین اس باوقار ٹورنامنٹ میں نہیں کھیلیں گی۔ واضح رہے کہ ورلڈ کپ فائنلز میں ہر ویٹ کیٹیگری میں دنیا کے صرف ٹاپ ۸ باکسر ہی حصہ لیں گے۔ لولینا نے عالمی کپ فائنلز کیلئے کوالیفائی کیا تھا اور وہ یہاں میڈل کی دعویدار بھی تھیں لیکن ناک کی بڑھی ہوئی ہڈی کی وجہ سے انہوں نے اس ٹورنامنٹ سے ہٹنے کا فیصلہ کیا ہے۔ وہ اپنی ناک کی سرجری کروانے جا رہی ہیں۔ لولینا نے ورلڈ کپ فائنلز کی تیاریوں کے لئے این آئی ایس پٹیالہ میں جاری تیاری کیمپ میں بھی حصہ نہیں لیا۔

رنجی ٹرافی: دہلی کی ٹیم نے ہماچل پردیش پر شکنجہ کس دیا

نئی دہلی (ایم این این): ارپت رانا، سنت سانگوان، لیش دھول، آیوش ڈوسیجا، سمیت ماتھر اور انوج راوت کی نصف سنچریوں کی بدولت دہلی نے رنجی ٹرافی کے دوسرے راونڈ میچ کے دوسرے دن اتوار کو ۴۴۰ رن کا بڑا اسکور کھڑا کرنے کے بعد اسٹمپ پر ہماچل پردیش کے ۵۶۱ رن پر ۳ وکٹ لے کر میچ پر مضبوط گرفت حاصل کی۔ دہلی نے کل کے ۴ وکٹ پر ۳۰۶ رنز پر دوبارہ کھیل شروع کیا۔ دہلی نے ۳۲۱ رن پر ۶ وکٹ گنوا دیے۔ دہلی کا پانچواں وکٹ آیوش ڈوسیجا (۵۷ رن) کی شکل میں گرا۔ سمیت ماتھر اس کے بعد ۱۵ رن بنا کر آوٹ ہوئے۔ سدھانت شرما (۱۷)، نوودیپ سینی (صفر) انوج راوت (۵۷) اور رونق وگھیل چار رنز بنا کر آوٹ ہوئے۔ ہماچل پردیش کے لیے وشو اروڑہ اور ارپت گلیریا نے ۴-۴ وکٹ حاصل کیے۔ دیوش شرما نے دو وکٹ حاصل کیے۔ بیٹنگ کرنے آئے ہماچل پردیش کی سدھانت پروہت اور کپتان انکش بینس کی اوپننگ جوڑی نے پہلے وکٹ کے لیے ۶۸ رنز جوڑے۔ سمیت ماتھر نے ۶۲ویں اوور میں انکش بینس (۳۴ رن) کو آوٹ کرکے اس شراکت کو توڑا۔ انکت کلسی (۲۰ رن) کو نوودیپ سینی نے آوٹ کیا۔ ہماچل پردیش کا تیسرا وکٹ ۱۵ویں اوور میں گرا جب سدھانت پروہت (۷۰ رن) کو نوودیپ سینی نے آوٹ کیا۔ اسٹمپ پر ہماچل پردیش نے ۳ وکٹ پر ۱۶۵ رنز بنائے۔ پکھراج مان (ناٹ آوٹ ۱۷ رن) اور ایکانت سین (ناٹ آوٹ ۴ رن) کریز پر تھے۔ دہلی کے لیے نوودیپ سینی نے دو وکٹ لیے۔ سمیت ماتھر نے ایک بلے باز کو آوٹ کیا۔ ہریانہ نے تریپورہ کو اور سروسیز نے آسام کو شکست دی رنجی ٹرافی کے دوسرے راونڈ کے دوسرے دن اتوار کو ہریانہ نے تریپورہ کو نو وکٹوں سے ہرا دیا جبکہ سروسیز نے آسام کو آٹھ وکٹوں سے شکست دی۔

سڈنی میں آسٹریلیائی گیند باز 'رو-کو' کو روکنے میں ناکام

نئی دہلی (ایم این این): اپنے بین الاقوامی کریئر کے آخری مرحلے پر چل رہے سابق کپتانوں روہت شرما اور وراٹ کوہلی نے سڈنی میں کھیلے گئے تیسرے یکروزہ میچ میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے نہ صرف ہندوستان کو فتح دلائی بلکہ کچھ دنوں کیلئے اپنے کریئر کو بھی آگے بڑھا لیا۔ ٹیم انڈیا نے میزبان آسٹریلیا کو بھلے ہی ۹ وکٹوں سے شکست دی ہو لیکن وہ ۳ میچوں کی سیریز دو ایک سے ہار گئی۔ سابق کپتان روہت (ناٹ آوٹ ۱۲۱) اور وراٹ (ناٹ آوٹ ۷۴) کی دھماکے دار اننگز نے ان کے مداحوں کو ایک نئی امید دی ہے۔ ابتدائی ۲ میچوں میں کھاتہ بھی نہ کھول پانے والے وراٹ نے شاندار واپسی کی۔ روہت نے اپنی ۳۳ویں ون ڈے سنچری بنا کر کوہلی کے ساتھ دوسری وکٹ کیلئے ۱۶۸ رنوں کی ناقابل شکست شراکت قائم کی۔ سڈنی کرکٹ گراونڈ پر کھیلے گئے اس مقابلے میں آسٹریلیا نے ٹاس جیت کر پہلے بلے بازی کا فیصلہ کیا لیکن ہندوستانی گیند بازوں کے سامنے ان کی اننگز ۶۴،۴۶ اوور میں ۲۳۶ رنوں پر سمٹ گئی۔ میزبان ٹیم کیلئے میٹ رینشا نے سب سے زیادہ ۵۶ رن بنائے۔ ۲۳۷ رنوں کے ہدف کا تعاقب کرتے ہوئے ہندوستانی ٹیم نے ۶۹ گیندیں باقی رہتے ایک وکٹ کے نقصان پر ہدف حاصل کر لیا۔ روہت۔ کوہلی کی مستحکم بلے بازی دیکھ کے بعد ون ڈے کپتانی سنبھالنے والے شبھمن گل کا بلا ایک بار پھر خاموش رہا۔ پہلے ون ڈے میں ۱۰ اور دوسرے میں ۹ رن بنانے والے گل ۲۴ رن بنا کر پویلین لوٹ گئے۔ اس کے بعد روہت اور وراٹ (رو-کو) کی جوڑی نے آسٹریلیا کے خلاف اپنے تجربے کا مظاہرہ کیا۔ دوسرے یکروزہ میں نصف سنچری لگانے والے روہت شرما نے ۳۱ چوکوں اور ۳ چھکوں کی مدد سے آسٹریلوی گیند بازوں کو پریشان کیا۔ کوہلی نے بھی ۷ چوکوں کی مدد سے اپنے ناقدین کا منہ بند کرنے کی کوشش کی۔ روہت نے ۱۲۵ گیندوں کا سامنا کرتے ہوئے ناٹ آوٹ ۱۲۱ رن بنائے جس میں ۳۱ چوکے اور ۳ چھکے شامل تھے۔ وہیں وراٹ کوہلی نے بھی اپنا فارم حاصل کرتے ہوئے ۸۱ گیندوں پر ۷۴ رن بنائے۔ سڈنی کے میدان پر آسٹریلیائی گیند باز 'رو-کو' کو روکنے میں ناکام رہے۔ ہرشت کی شاندار گیند بازی ہندوستانی گیند بازوں نے پورے میچ میں شاندار کنٹرول برقرار رکھا۔ پہلے ۲ میچوں میں متاثر نہ کر پانے والے ہرشت رانا نے اس مقابلے میں شاندار واپسی کرتے ہوئے تباہ کن گیند بازی کی۔ انہوں نے ۳۹ رن دے کر ۴ وکٹیں حاصل کیں اور ون ڈے کے ابتدائی ۸ میچوں میں ۱۶ وکٹیں لے کر روی چندرن اشوین کی برابری کر لی۔ ان کے علاوہ واشنگٹن سندر نے ۴۴ رن دے کر ۲ وکٹیں حاصل کیں جبکہ محمد سراج، پرسدھ کرشنا، کلدیپ یادو اور اکشر پٹیل نے ایک ایک وکٹ لئے۔ آسٹریلیائی بلے بازی ناکام ٹاس جیت کر پہلے بلے بازی کرنے اتری آسٹریلیائی ٹیم کے بلے باز بڑی شراکتیں نبھانے میں ناکام رہے۔ ہندوستانی گیند بازوں نے اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ خاص طور پر اسپنرز نے بیچ کے اوورز میں رنوں کے بہاو کو روکنے میں کامیابی حاصل کی۔

آسٹریلیا نے جنوبی افریقہ کو شکست دی، سیمی فائنل میں ہندوستان سے ٹکرائے گی

نئی دہلی (ایم این این): پلیئر آف دی میچ الانا کنگ (۷ وکٹ) کی شاندار گیند بازی کی بدولت آسٹریلیا نے سنیچر کو خواتین ورلڈ کپ کے ۲۶ویں میچ میں جنوبی افریقہ کو صرف ۲۴ اوور میں ۹۷ رنوں پر سمیٹنے کے بعد آسانی سے ۸۹ رن بنا کر یکطرفہ انداز میں جیت حاصل کرکے پوائنٹ ٹیبل میں پہلا کا مقام حاصل کرلیا۔ اندور کے ہولکر اسٹیڈیم میں جنوبی افریقہ کی ٹیم ۹۷ رن بنا کر آوٹ ہو گئی تھی جبکہ آسٹریلیا نے ۱۷ویں اوور میں ہدف حاصل کرکے میچ جیت لیا۔ ۸۹ رنوں کے ہدف کا تعاقب کرنے اترنے والی آسٹریلیا ویمنز کی شروعات خراب رہی۔ ٹیم نے صرف ۱۱ رن پر ۲ وکٹیں گنوا دیں۔ فیبی لچ فیلڈ ۵ رن بنا کر اور ایلس پیری بغیر کوئی رن بنائے آوٹ ہو گئیں۔ اس کے بعد جارجیا وول اور وکٹ کیپر بیتھ مونی نے نصف سنچری شراکت قائم کی۔ مونی ۴۲ رن بنا کر آوٹ ہو گئیں جبکہ ان ایناٹیل نے صرف ۴ گیندوں میں ۱۰ رن بنا کر ٹیم کو ۱۷ویں اوور میں جیت دلا دی۔ جارجیا ۳۸ رن بنا کر ناٹ آوٹ رہیں۔ جنوبی افریقہ کیلئے ماریجان کیپ، نادین ڈی کلارک اور مسابا تا کلاس نے ایک ایک وکٹ حاصل کی۔ ایابونگا کھاکا اور نونکولولو ملابا کوئی وکٹ نہ لے سکیں۔ آسٹریلیا اب ۳۰ اکتوبر کو نوی ممبئی میں دوسرے سیمی فائنل میں ہندوستان سے سامنا کرے گی جبکہ جنوبی افریقہ ۲۹ اکتوبر کو گوہاٹی میں پہلے سیمی فائنل میں انگلینڈ سے مقابلہ کرے گی۔ ٹاس جیت کر آسٹریلیا نے پہلے گیند بازی کا فیصلہ کیا، جو درست ثابت ہوا۔ بلے بازی کے لئے اترنے والی جنوبی افریقہ کی ابتدائی جوڑی لورا ولفارٹ اور تزمین برٹس نے پہلے وکٹ کیلئے ۲۳ رن کی شراکت قائم کی، جو اس میچ میں ان کی ٹیم کی سب سے بڑی شراکت تھی۔ ساتویں اوور میں میگن شٹ نے لارا ولفارٹ کو آوٹ کرکے اس شراکت کو توڑ دیا۔ ولفارٹ نے ۱۲ گیندوں میں ۲ چوکے لگا کر ۳۱ رنوں کی اننگز کھیلی۔ اس کے بعد آسٹریلوی گیند بازی کے سامنے جنوبی افریقہ کی دیگر بلے باز زیادہ دیر کریز پر تک نہ سکیں۔ مجموعی طور پر جنوبی افریقہ کی ۸ بلے باز دہائی کے اعداد تک بھی نہ پہنچ سکیں۔

ساوتھ ایشین سینئر ایتھلیٹکس چمپئن شپ: ہندوستان بدستور ٹاپ پر

نئی دہلی (ایم این این): ہندوستان نے چوتھی ساوتھ ایشین سینئر ایتھلیٹکس چمپئن شپ کے دوسرے دن بھی اپنی شاندار کارکردگی کو جاری رکھتے ہوئے ۷ چاندی کے اور ۸ سونے کے تمغے جیتے۔ اس سے ہندوستان کے تمغوں کی تعداد ۲۳ ہوگئی، وہ تمغوں کے ٹیبل پر ٹاپ پر ہے۔ چمپئن شپ کے دوسرے دن ہندوستان کی ننددھینی نے خواتین کی ۱۰۰ میٹر رکاوٹ دوڑ (ہرڈل) میں ۶۵، ۳۱ سیکنڈ کے وقت کے ساتھ طلائی تمغہ جیتا، جب کہ موجیتا منڈل (ہندوستان) نے چاندی کا تمغہ جیتا اور وجیوریا دستھا (سری لنکا) نے کانسہ کا تمغہ جیتا۔ مردوں کی ۱۱۰ میٹر رکاوٹ دوڑ (ہرڈل) میں ہندوستان کے مانو آر نے ۸۷، ۳۱ سیکنڈ میں طلائی تمغہ جیتا۔

پریمیر لیگ میں لیورپول کو مسلسل چوتھی شکست کا سامنا

نئی دہلی (ایم این این): لیورپول فٹبال کلب کو مسلسل چوتھی شکست کا سامنا انگلش پریمیر لیگ میں کرنا پڑا۔ برینٹ فورڈ فٹبال کلب نے اچھا مقابلہ کیا اور اسے آوٹ کلاس کر کے ۲-۳ گول سے مات دے دی۔ ڈینگو اواتارا اور کیون شیڈ نے پہلے ہاف میں گول کیا۔ اس سے قبل کہ اضافی وقت میں میلوس کرکیز نے متنازع طور پر مہمانوں کے خلاف پہلا گول کیا لیکن محمد صلاح نے لیورپول کو بچانے کی کوشش کی۔ لیکن برینٹفورڈ کے لیے اگور تھیاگو کا دوسرے ہاف کا پنالٹی کافی تھا۔ لیورپول آخری بار فروری ۲۰۱۴ء میں لگاتار چار لیگ گیمز ہار گیا تھا اور ایک بار پھر کنٹرول کا فقدان تھا اور دفاعی طور پر کمزور تھا، لیورپول نے اپنا پچھلا میچ برنلے کے خلاف جیتا تھا۔ دوسری طرف موسم گرما میں لیورپول نے اچھی ٹیم بنانے کیلئے ۴۴۶ ملین پاونڈ خرچ کئے تھے۔ وہ پریمیر لیگ میں سنڈرلینڈ اور مانچسٹر یونائیٹڈ کے ساتھ چھٹے نمبر پر ہے اور ان سے اوپر لیڈر آرسنل ہے۔ اس میچ میں برینٹفورڈ کے کھلاڑیوں نے اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور حریف ٹیم کے خلاف اپنے میدان پر شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ پنجاب ایف سی کا سپر کپ سے قبل گول کیپر عرشدیپ سنگھ سے معاہدہ پنجاب ایف سی نے ہندوستانی گول کیپر عرشدیپ سنگھ سے معاہدہ کرنے کا اعلان کرتے ہوئے اپنی گول کیپنگ لائن اپ کو مزید مضبوط کیا

پہلے یکروزہ میچ میں نیوزی لینڈ کی انگلینڈ پر شاندار فتح

نئی دہلی (ایم این این): ہیری بروک کی شاندار سنچری سازگار نتیجہ دینے میں ناکام رہی کیونکہ ڈیرل مشیل (ناٹ آوٹ ۷۸ رن) اور مائیکل بریسویل (۵۱ رن) کی نصف سنچریوں نے نیوزی لینڈ کو انگلینڈ کے خلاف ون ڈے سیریز میں ۰-۱ کی برتری دلا دی۔ ان کے آغاز سے پہلے، زچری فاولکس (۴ وکٹ) اور جیکب ڈفی (۳ وکٹ) نے بہترین بولنگ کے ساتھ میچ کا آغاز کیا، جس سے انگلینڈ کی ٹیم لڑکھڑا گئی، لیکن بروک نے جواب دیا۔ میٹ ہنری نے میچ کی پہلی گیند پر جیمی اسمتھ کو بولڈ کرتے ہوئے نیوزی لینڈ کو برتری دلائی۔ اس کے بعد فالک نے بین ڈکٹ کو آوٹ کیا اور جو روٹ کو آوٹ کرکے مہمانوں کو جھٹکا دیا۔ فاولکس اور ہنری نے بالترتیب جیکب بیتھل اور جوس بٹلر کو آوٹ کرتے ہوئے انگلینڈ کی تباہی جاری رکھی۔ سیم کرن ۲۱ویں اوور میں فاولکس کا چوتھا شکار بنے جب گیند وکٹ کے پیچھے لگ گئی۔ وہیں بروک نے ہنگامہ آرائی کے درمیان ایک کنارہ تھام لیا اور ۲۶ویں اوور میں شاندار چھکا لگا کر ۶۳ گیندوں پر اپنی نصف سنچری مکمل کی۔ اوورٹن نے بروک کے ساتھ اپنی شراکت داری کو آگے بڑھایا، لیکن پھر آوٹ ہوگئے۔ انہوں نے گیند کو لیگ سائیڈ پر کھیلنے کی کوشش کی لیکن لیڈنگ ایج کور پر ڈیرل مشیل کے پاس پہنچ گئی اور وہ ۴۵ گیندوں پر ۴۶ رن بنا کر آوٹ ہو گئے۔ ڈفی نے اگلی ہی گیند پر برائیڈن کارس کو بیک ورڈ پوائنٹ پر صفر پر کیچ کرایا۔ ۸ وکٹ پر ۱۴۳ رن کی انگلینڈ کی تباہی قریب آرہی تھی، لیکن بروک ابھی تک جمے ہوئے تھے۔ انہوں نے عادل رشید کے ساتھ مل کر ڈفی کو ایک چوکا اور ایک چھکا لگایا اور پھر تیسرا الیوک ووڈ کے ساتھ ۵۷ رن کی شراکت قائم کی۔ یہ شراکت ۲۳ گیندوں تک جاری رہی، ووڈ کو صرف چار گیندوں کا سامنا کرنا پڑا۔ بروک نے اسٹرائیک کو اچھی طرح سے تھام لیا اور رشید کے آوٹ ہونے پر ۱۰۱ گیندوں پر ۱۳۵ رن تک پہنچ گئے، ۳۷ پر ۵۸ رن بنا کر انہوں نے ۲۳ویں اوور میں ڈفی پر تین چھکے اور ہنری کے ایک اوور میں مزید ۳ چھکے لگائے۔

کرکٹ وائیڈ بال کے نئے قانون کا تجربہ، نیلے رنگ کی نئی لکیروں کا آغاز

نئی دہلی (ایم این این): انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) نے کرکٹ میں وائیڈ بال کے قوانین میں نیا تجربہ شروع کر دیا ہے۔ ہندوستان اور آسٹریلیا کے درمیان پرتھ میں کھیلے جانے والے پہلے ون ڈے میچ میں وکٹ کے دونوں جانب نیلے رنگ کی نئی لکیروں کا استعمال کیا گیا، جس نے شائقین کو حیران کر دیا۔ اسی طرح بنگلہ دیش اور ویسٹ انڈیز کے درمیان میرپور میں کھیلے جانے والے پہلے ون ڈے میں بھی نئی لکیریں دیکھی گئیں۔ ذرائع کے مطابق آئی سی سی لیگ اسٹمپ کے قریب وائیڈ بال کے نئے قانون کا ۶ ماہ کے ٹرائل مرحلے کے تحت تجربہ کر رہی ہے۔ اگر یہ تجربہ کامیاب رہا تو اسے وائٹ بال کرکٹ میں باضابطہ نافذ کر دیا جائے گا۔ پرانے قانون کے مطابق اگر گیند لیگ اسٹمپ کے قریب بھی جاتی تھی تو اسے وائیڈ قرار دیا جاتا تھا، جس سے بیٹرز کو زیادہ فائدہ ہوتا اور بولرز کی غلطی کی گنجائش کم رہتی تھی۔ نئے قانون کے تحت لیگ اسٹمپ کے قریب نئی لکیریں لیگ سائیڈ پر جانے والی وائیڈ بال کا تعین کریں گی۔ اگر گیند لکیر کے اندر سے گزرے تو اسے وائیڈ قرار نہیں دیا جائے گا

روینہ ٹنڈن، حسن، عزم اور فن کی درخشاں داستان

نئی دہلی (ایم این این): ہندوستانی فلم انڈسٹری کی تاریخ میں چند ایسے نام ہیں جنہوں نے اپنے حسن، اداکاری، اور شخصیت کے امتزاج سے ایک طویل عرصے تک دلوں پر حکومت کی ہے۔ روینہ ٹنڈن ان ہی میں سے ایک ہیں۔ ایک ایسی فنکارہ جنہوں نے ۹۰ کی دہائی کے گلیمر سے لے کر آج کے سنجیدہ کرداروں تک، ہر روپ میں خود کو ثابت کیا۔ ان کا سفر محض ایک فلمی اداکارہ کا نہیں بلکہ ایک ایسی عورت کا ہے جو بدلتے وقت کے ساتھ خود کو متوازی چلی گئی۔ روینہ ٹنڈن ۲۶ اکتوبر ۱۹۷۴ء کو ممبئی میں پیدا ہوئیں۔ ان کے والد روی ٹنڈن ایک مشہور فلم ڈائریکٹر تھے، جنہوں نے 'آن'، 'منزل منزل' اور 'زہریلا انسان' جیسی فلمیں بنائیں۔ فنکارانہ ماحول میں پرورش پانے والی روینہ بچپن ہی سیروشنیوں کے اس جہاں سے مانوس تھیں، لیکن ابتدا میں ان کا ارادہ اداکارہ بننے کا نہیں تھا۔ وہ گرافک ڈیزائننگ میں دلچسپی رکھتی تھیں اور ممبئی کے مٹھی بائی کالج سے تعلیم حاصل کی۔ مگر قسمت نے ان کے لیے کچھ اور ہی لکھ رکھا تھا۔ ایک دن وہ فلمساز شانتانو شریواستو کی نظر میں آ گئیں اور فلم 'پتھر کے پھول' (۱۹۹۱ء) کیلئے منتخب کر لی گئیں۔ بس، یہ وہ لمحہ تھا جس میں بالی ووڈ میں ایک نئے ستارے کا جنم ہوا۔ سلمان خان کے ساتھ ان کی پہلی فلم پتھر کے پھول باکس آفس پر ہٹ ثابت ہوئی۔ اس فلم کے لیے روینہ کو فلم فیئر ایوارڈ برائے بہترین نو آموز اداکارہ سے نوازا گیا۔ ان کی سادگی اور معصومیت نے ناظرین کو متاثر کیا، اور یوں وہ دیکھتے ہی دیکھتے ۹۰ء کی دہائی کی معروف ہیروئنوں میں شامل ہو گئیں۔ روینہ ٹنڈن نے ۹۰ء کی دہائی میں ایسی فلموں میں کام کیا جو آج بھی بالی ووڈ کی تاریخ کا حصہ ہیں۔ ان میں 'مہرا' (۱۹۹۴ء)، 'دل والے' (۱۹۹۴ء)، 'کھلاڑیوں کا کھلاڑی' (۱۹۹۶ء)، 'ضد' (۱۹۹۷ء)، 'رکشک'، 'گھر والی باہر والی'، 'بدنام'، اور 'دولہے راجہ' جیسے کامیاب فلمی سفر نے انہیں گلیمر کوئن کے لقب سے نوازا۔ 'مہرا' کے گانے "ٹپ ٹپ برسا پانی" نے روینہ کو نئی پہچان دی۔

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,